596

حسرت قوالی

ناشر
ادارہ "الاشاعت"
کراچی

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

Marfat.com

وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ یَّشۡتَرِیۡ لَهۡوَ الۡحَدِیۡث

یعنی جو لوگ گانے اور باجے سے لوگوں کو گمراہی میں ڈالتے ہیں ان کے لئے رسوائیوں والے عذاب ہیں

الحمدللہ کہ یہ کتاب موجودہ قوالی کی مجلسوں محفلوں کی تردید میں بنام

حرمت قوالی

المعروف نور محمدی

جس میں

آیتوں حدیثوں اقوال صحابہ تابعین مجتہدین۔ محدثین۔ ائمہ وفقہا وصوفیا کرام و اولیاء عظام و چاروں اماموں اور فقہ حنفی سے قوالیوں کی اور راگ راگنیوں اور باجوں گاجوں کی نہایت اعلیٰ تردید ہے اور قوالی پسندوں کی تمام دلیلوں اور تمام اعتراضوں کا مکمل اور مدلل رد ہے۔ اور ان لوگوں کی تین کتابوں کا زبردست لاجواب جواب ہے تھا ہی اور بھی بہت سی کارآمد بحثیں ہیں جو تمام مسلمانوں کے لئے بے حد مفید ہیں

ملنے کا پتہ

مکتبہ شعیب اٹلری میدان بنس روڈ۔ کراچی

قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ

فون نمبر

Marfat.com

137400

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم

الٰہی اور الٰہ العالمین تیرے ہی لئے حمد و ثنا ہے تو واحد ہے تو اَحد ہے۔ تو یکتا ہے۔ تو بے مثل ہے۔ شرکت سے تیری ذات منزہ ہے۔ تثلیث سے تو مُبرّا ہے۔ نہ تو کسی میں ہے نہ تجھ میں کوئی ہے۔ نہ تو کسی سے نکلا نہ تجھ سے کوئی نکلا۔ تو صمد ہے۔ کمی بیشی سے پاک ہے۔ ساری کائنات کا تو ہی خالق و مالک ہے نہ ہی تیرے اولاد۔ نہ تیرے ماں باپ۔ نہ تیری کفو کا کوئی۔ نہ تیری جنس کا کوئی سب کے سر تیرے سامنے جھکے ہوئے۔ سب کے ہاتھ تیرے آگے اُٹھے ہوئے سب تیرے محتاج اور تو سب سے بے نیاز۔ سب تیرا دیا کھانے والے اور تو سب کو دینے والا۔ جسے تو چاہے عزت کے جھولے جھلائے۔ جسے تو چاہے دَر دَر سے دُر دُر کرائے۔ کس میں تاب کہ تیرے سامنے سرتابی کرے؟ کس میں طاقت کہ تیرے فرمان کو ٹالے؟ آسمان و زمین پر تیری حکومت۔ ہر چیز پر تیرا بس اور قدرت۔ انبیاء اور ملائکہ بھی تیرے در کے سائل۔ ہر پیغمبر بھی تیرے احکام کے عامل۔ اے بے جان تنکے میں جان ڈالنے والے سیپ کے پیٹ میں موتی پیدا کرنے والے پانی کے قطرے کو انسان تو نے بنایا۔ بہتے ہوئے دریا تیرے تسبیح خواں ہیں۔ کائنات کا ہر ذی روح تیرا مہمان ہے۔ تو اپنی مخلوق سے اوپر عرش پر ہے۔ تو سب سے جُدا اور تیرا علم ہر جگہ۔ کوئی تنکے پھڑ کانے اور سانس لینے کا بھی مختار نہیں۔ تجھ بن اے مولا ہمارا کوئی مددگار نہیں۔ اے مخلوق کے حاجت روا۔ اے ہر ایک کے مشکل کشا اے بیکس کی پکار کو سننے والے۔ اے ہر چھپے کھلے کے جاننے والے۔ اپنی توحید ہمیں سکھا دے۔ اپنی محبت ہمارے دلوں میں رچا دے۔ اپنے سوا کی عبادت سے بیزار رکھ۔ اپنی عبودیت میں سرشار رکھ آمین یارب العالمین ؁

Marfat.com

اے دستگیرِ بیکساں تجھ بن نہیں کوئی مرا ٭ اے چارۂ بیچارگاں تجھ بن نہیں کوئی مرا

صلاۃ وسلام درود ورحمت نازل ہوان پر جو ساری کائنات سے افضل ہیں جو سردار اولادِ آدم ہیں۔ جو حمد کے جھنڈا بردار ہیں۔ اور شفاعتِ کبریٰ کے واحد حق دار ہیں جو صاحبِ حوضِ کوثر ہیں۔ جو آمرِ معروف اور ناہیٔ منکر ہیں۔ جن پر رب کی نعمتیں بھرپور ہیں۔ جو حبِّ خداوندی میں سرشار و چور ہیں جن کے ہاتھوں خدا کا دین پورا ہوا۔ جن کی ذات پر نبوت ختم ہوئی۔ جن کے فرمان فرمانِ خدا ہیں۔ جن کے نافرمان رحمتِ رحیم سے جدا ہیں جن کی بعثت کا مقصود مکارمِ اخلاق کا پورا کرنا۔ اور ناجائز خواہشاتِ انسانی کو کچل دینا تھا۔ جو باجوں گاجوں کے دشمن ہیں۔ اور راگ راگنیوں کے بیخ کُن تھے جنھوں نے قرآن و حدیث کی سہاونی صدائیں سنائیں۔ اور ناپاک شیطانی آوازیں دبائیں۔ مخلوق پرستی جس نے ٹھکرادی۔ گندے پیروں کی پیری جس نے خاک میں ملادی۔ فلاح جس کی اطاعت میں ہے۔ نجات جس کی اتباع میں ہے حق جس کی زبان پر ہے۔ نور جس کے بیان پر ہے۔ صداقت جس کے کلام میں ہے حلاوت جس کے نام میں ہے۔ ترقی جس کے پیام میں ہے۔ حق جس کے پیغام میں ہے۔ وہ وہ ہیں جن کا نام حبیبِ خدا حضرت محمد مصطفےٰ ہے۔ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

جو کوئی رکھتا ہے دل میں اُلفتِ خیرالورٰی ٭ صادق وکامل وہی ہے اُمتِ خیرالورے

حمد و صلوٰۃ کے بعد۔ دہلی کے حسن نظامی سے غالباً ناظرین واقف ہوں گے۔ آپ جہاں بے علم ہیں وہاں بے ادب بھی ہیں۔ کبھی آپ بخاری شریف پر زبان درازیاں کرنے لگتے ہیں۔ کبھی قرآنِ کریم پر موشگافیاں کرنے لگتے ہیں۔ آپ حریص اصول بھی ہیں۔ کبھی سنیوں کی خبر لیتے ہیں۔ کبھی شیعوں کو کوستے ہیں رسا ... مذہبوں سے کھیل کھیلتے رہتے ہیں۔ کبھی فقہا پر چوٹ ہے کبھی محدثین پر حملہ ہے۔ کبھی آپ ہندوؤں کے ساتھ ہیں۔ کبھی سکھوں کے گلے میں آپ کے ہاتھ ہیں کبھی کانگریس کے گن گاتے ہیں۔ کبھی حکومت کے سامنے زانو تہ کردیتے ہیں۔ جتنے بائسکوپ ہیں آپ کے کرم کا نشانہ ہیں۔ جتنے تھیٹر ہیں آپ کے رہینِ منت ہیں۔ آپ قوالوں کے شیدا ہیں۔ آپ گانے پر فدا ہیں۔ آپ

Marfat.com

سُروں پرست ہیں۔ آپ لَے پر چالاک و چست ہیں۔ آپ کو طبلے کی تھاپ اور سارنگی کے سُر میں وجد آتا ہے۔ قرآن شریف سے آپ کو نور و سُرور حاصل نہیں ہوتا۔ خوش گلو مردوں سے آپ کو عشق ہے اُن کی محبت میں آپ کو عشق پر عشق ہے۔ آپ ہر دلعزیزی میں متاعِ دین کو لٹا چکے ہیں۔ آپ جاہ طلبی میں دین و دیانت کو کھپا چکے ہیں۔ گو آپ کو تھالی کا بیگن۔ ہر دیگی چمچہ۔ آندھی کا تنکا ہم نہ بھی کہیں۔ تاہم آپ کی دورنگی آپ کی لہریا چال آپ کی اداکاری کا جال، ہے محیطِ عالم ؎

کسی پر پڑے گی نظر دیکھ لینا ٭ کہ جس گل کی مٹھی میں زر دیکھ لیا

اے جاہل انسان! اے اپنی موت سے غافل انسان! اپنے پیروں آپ قبر کی طرف جا رہا ہے۔ ہر ہر منٹ موت سے قریب ہو رہا ہے اور پھر بھی اپنی مکاریوں سے دنیا کو گورکھ دھندے میں پھانس رہا ہے۔ انھیں اپنی چرب زبانی سے بھول بھلیاں میں ٹھونس رہا ہے۔ اے اپنے بوجھ میں آپ دبے ہوئے کیوں دنیا کا بوجھ اپنے ناتواں کندھوں پر لے رہا ہے؟ اور کیوں اپنے خالق مالک کے کلام سے دنیا کو غافل کر کے قوالوں اور گویوں کے شعر اشعار میں ان کے دل اٹکا رہا ہے۔ سوچ کہ کیا آگے بھیج رہا ہے؟ اور کیا پیچھے چھوڑ رہا ہے؟ دنیا بہت سی جمع کر لی ہے اب عقبیٰ کی بھی فکر کر۔ راگ راگنیاں بہت سی سُن چکا۔ اب کچھ خدا کا بھی ذکر کر۔ کیا تیری دل بستگی کے لئے قرآن حدیث بس نہیں؟ جو تو فساق و فجار کے نظاروں کا اور ان کی لَے کا محتاج ہے؟ ان سُروں کے تار ٹوٹے ہیں۔ ان بے رونق چہروں پر جھائیاں پڑنے والی ہیں۔ یہ کلیں ایک دن بے کل کر دینگی۔ یہ اُچھل کود ایک دن دبوچ دے گی۔ یہ زلفیں کٹ جانے والی۔ یہ کمر ٹوٹ جانے والی۔ یہ رُخسار مرجھانے والے۔ یہ حسن کیڑے مکوڑوں کی خوراک بننے والا ہے۔ آ میں تجھے وہ راستہ دکھاؤں جس سے تو خدا کی آواز سُن سکے۔ جس سے تو رسولِ خدا سے ہمکلام ہو سکے، وہ ہے قرآن حدیث۔ قرآن کلام خدا ہے اُسے سُن۔ حدیث کلامِ مصطفےٰ ہے اُسے سُن۔ اور اپنی گزشتہ سیاہ کاریوں پر سر دھن۔

Marfat.com

دنیا میں تجھ سے زیادہ عیش کرنے والے آئے جو آج آگ کے عذابوں میں گھرے ہوئے ہیں۔ ڈر خدا سے ڈر۔ جس کا کھاتا ہے اُسی کا گا" جس کی اُمت میں ہے اس کی اطاعت کر۔ مادر زاد آزادی کو لات مار۔ اس ناپاک جوئے کو اُتار پھینک۔ دوڑ توبہ کر۔ خدا کی طرف جھک۔ آنسوؤں سے اپنے نامۂ اعمال کی سیاہی دھو ڈال۔ بددینی اور لامذہبی اور شوشاں چھوڑ۔ نفس کی سرکشی کو توڑ۔ شیطنت سے منہ موڑ۔ خدا اور رسولؐ سے دل کو جوڑ۔ حسنؐ راحت و سرور قرآن و حدیث میں ہے۔ نجات و نور قرآن و حدیث میں ہے۔ مدتوں [illegible] کے پیچھے لگا رہا۔ اب قرآن حدیث کی تابعداری میں لگ جا۔ مدتوں [illegible] میں رہا۔ اب عبادت خداوندی میں لگ جا۔ مدتوں شعر اشعار میں رہا۔ اب خدا رسول کے کلام سے دل و دماغ آشنا کر۔

کتنے ہولناک اس سے بہ اچھا ہیں [illegible] آجاؤ [illegible] بھی کبھی [illegible]

راگ راگنیاں قوالیاں اور باجے گاجے شیطانی جال [illegible]

کو [illegible] کو [illegible] [illegible]

حدیث سے [illegible] دل [illegible] فاسقوں اور [illegible]

یہ ہیں۔ ہر وقت ڈھول ڈھمکا ہے۔ اور [illegible]

پاس پڑوس کا ناک میں دم۔ ان مکروہ آوازوں سے ہر ایک [illegible]

تالیاں ہیں اور ہی ہی ہاہا ہے۔ آہ واہ ہے۔ ناچنا [illegible]

بلانا یہی شیطانی کتاب ہے۔ یہی رحمانی نور کا [illegible] کا [illegible]

لگتا ہے۔ زنا کاری [illegible]

[illegible] کونسی مسلمانی ہے کہ قرآن سے دل نہ لگے۔ حدیث سے [illegible]

جہاں زلف و کمر کی تعریف۔ عارض و رخسار کی صفت کے [illegible]

اور ساتھ ہی طبلے پر تھاپ پڑی اور بار مونم کی آواز [illegible] کہ صوفی [illegible] بھرنے اور لگے بے پر کے اُڑنے۔ اللہ سے ڈرو۔ مخلوق سے شرماؤ۔ [illegible] کو بھانڈ نہ بناؤ۔ دشمنانِ اسلام کو مسلمانوں پر نہ ہنساؤ۔ جبکہ تم نے اپنا نام صوفی و فقیر رکھا۔ جبکہ تم درویش اور اللہ والے مشہور ہوئے۔ پھر یہ دنیا داریاں کیسی؟

Marfat.com

پھر یہ جانوروں کی طرح کودنا پھاندنا کیسا؟ پھر یہ لہو ولعب کیوں؟ ہ کس طرح تمہیں سمجھائیں؟ ؎

جلوۂ رُخ جو دکھائیں تو دکھائیں کیونکر ⁂ وہ دُو بدو ہو کے بھلا آنکھ ملائیں کیونکر

اس قرآن کو اللہ نے اُتارا۔ رسول نے پہچانا۔ یہی حق ہے۔ یہی نور ہے۔ یہی دل کا سُرور ہے۔ اسی میں ہدایت ہے۔ اسی میں موعظت ہے۔ اسی میں حکمت ہے اسی میں رحمت ہے۔ یہی ذکر ہے۔ یہی فکر ہے۔ یہی نعمت ہے۔ یہی فضیلت ہے۔ اس کلامِ رحمانی کو چھوڑ کر۔ اس سے تعلق توڑ کر تم نے شعر اشعار غزلیں اور مثنوی لے لی جس کی بابت قرآن فرماتا ہے وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ہم نے اپنے نبی کو شاعر نہیں بنایا انہیں شعر نہیں سکھائے۔ اور نہ نبوت کے لائق شعر اشعار ہیں فرمانِ خدا ہے وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ۝ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ۝ وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ۝ الخ یعنی گمراہ لوگ شاعروں کے پیچھے لگ لیتے ہیں۔ تم دیکھ لو کہ یہ شعرا اور ان کے پچھ لگو سب کے سب ہر ہر جنگل میں سرگرداں ہیں۔ یہ قوال ہیں فعال نہیں۔ بک جھک ان میں ہوتی ہے لیکن شریعت کے اعمال سے الگ ہوتے ہیں۔ ہاں وہ ایسے نہیں جو باایمان نیک اعمال اللہ کے ذاکر اور مظلومی کے بعد بدلہ لینے والے ہوں۔ لیکن پہلی قسم کے بے جگر جیز کو رکھنے والے لوگ ابھی ابھی جان لیں گے کہ کیسی ہیر پھیر چال چل رہے تھے؟ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لَاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا (متفق علیہ) یعنی پاخانہ کھالینا شعروں کے پیٹ بھر لینے سے بہتر ہے۔ تم نے کھیل تماشوں کا نام عبادت رکھ لیا۔ راگ راگنیوں کو تم نے قرآن کی جگہ دیدی۔ اپنے لطف خوشی کا نام تم نے وجد رکھ لیا۔ ناچنے تھرکنے کو تم خدارسی سمجھنے لگے۔ تالیاں بجانے اور باجے بجانے کو تم نے ذکر اللہ کی جگہ دیدی۔ فَبِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖ اَنْفُسَهُمْ گو یہ سب کچھ ہو چکا ہے۔ مگر اب بھی ہم خدا کی رحمت سے نا اُمید نہیں ؎

نہیں کچھ غم گلستاں سے جو فصلِ گل روانہ ہے ⁂ وہ بلبل ہوں کہ گل کھا کھا کے تازہ گل کھلاتا ہوں

میں تم سے پوچھتا ہوں اے خانقاہ نشینو اور اے صوفیت کے ہمنوا دادا

ے قبروں کے مجاور و کہ کیا رسولِ مقبول فداہ ابی و امی صلے اللہ علیہ وسلم نے
اپنی پوری عمر میں تیئیس برس میں آٹھ ہزار دو سو اسّی دنوں اور اتنی ہی راتوں
میں کسی ایک دن کسی ایک رات ایسی کوئی مجلس کی جس میں قوال آئے، سوں ڈھولک
بجے ہوں۔ ہارمونیم بجا ہو۔ رقص و سرود ہوا ہو۔ شور و غل مچا ہو۔ وجد آئے ہوں۔
لوگ کودتے پھاندتے ہوں۔ جب حضور اپنی پوری عمر اس سے دور رہے تو فرمانِ
خداوندی وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا کا تقاضا یہی ہے کہ تم بھی اس سے باز
رہو جس سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم باز رہے۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ تمہاری بھلائی اسی میں ہے کہ پیروی رسول کرتے رہو۔ لَا تُقَدِّمُوْا
بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اللہ سے اور اُس کے رسول سے آگے قدم نہ رکھو۔
اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ۔ اگر دلوں میں سچ مچ خدا کی محبت ہے تو
اتباعِ رسول کیا کرو۔ جب خدا اس کا نام نہیں کہ اتباعِ رسول چھوڑ کر شاعروں اور
قوالوں کی پیروی میں لگ جاؤ۔ نماز روزے کے بدلے گانے بجے اور پھنگ اور رقص
سرود میں مشغول ہو جاؤ۔ جن بھونڈے۔ شہوت افزا اخلاقِ شرع شرک و بدعت کے
اور فسق و فجور کے ناپاک باجوں اور گانوں اور اشعار کو آج تم سنتے ہو اور جن پر تم
اپنا سر دھنتے ہو۔ ایک مرتبہ حضور کے کان میں کسی کی زبانی ایسے شعر سننے میں آئے
تو آپ نے اسی وقت فرمایا خُذُوا الشَّيْطَانَ اس شیطان کو گرفتار کر لو (مسلم)
یہ گانا جسے تم آج اے دینِ خدا کے الٹ پلٹ کرنے والو عبادت سمجھے ہوئے ہو۔ اُس
کی بابت رسول رب العالمین فرماتے ہیں۔ اَلْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ
كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ (بیہقی) یعنی گانا دل میں نفاق کو اس طرح اُگاتا اور
بڑھاتا ہے جس طرح بارش کھیتی کو۔ آج باجوں پر تم رتجگے ہوئے ہو۔ مزار کو تم نے
ذکرِ خدا کا درجہ دے رکھا ہے۔ اے رسول کے نافرمانو سنو۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ راستے میں کہیں جا رہے ہیں جو باجے کی آواز کان میں پڑتی ہے تو آپ اپنی
انگلیاں اپنے کانوں میں دے لیتے ہیں۔ دور نکل کر ایک طرف ہٹ کر دریافت فرماتے
ہیں کہ اب بھی باجے کی آواز نہیں آ رہی ؟ جب کہا جاتا ہے کہ نہیں تو اپنی انگلیاں اپنے
کانوں پر سے ہٹاتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ سنت طریقہ یہی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ افسوس جس نبیؐ نے گانے کی اچانک آواز سے بھی اپنے کانوں کو نا آشنا رکھا ہو آج اُس کی اُمت دھوم سے محفلیں کرتی ہے اور دور سے قوالوں کو بلاتی ہے۔ عمدہ عمدہ باجے مہیا کرتی ہے اور شوق سے باجے گاجے راگ رگنیاں سنتی ہے۔ اے امتیو! تمہاری طرح تو کسی امت نے اپنے نبی کو نہ ستایا ہو گا۔ تم کس خوابِ خرگوش میں ہو۔ جاگو! اٹھو! ہشیار ہو جاؤ۔ آنکھیں کھولو۔ جاگتے میں خراٹے نہ لو ان خود غرض قبر کے پجاریوں کے پیچھے اپنے نبیؐ کی اتباع کو ترک نہ کرو۔ یہ قبروں کی خاک پھانکنے والے۔ یہ قبروں کی دھوون پینے والے۔ یہ قبروں کے ٹکڑے کھانے والے۔ یہ بزرگوں کے نام پر اپنا پیٹ پالنے والے تمہاری دنیا الگ لوٹتے ہیں اور تمہارے دین پر الگ ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ آؤ سنو خدا کی آواز سنو! آسمانی صدا سنو۔ نورانی گلے پر دھیان دھرو۔ قرآن فرماتا ہے۔ اِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ بہت سے صوفی اور درویش لوگ لوگوں کا مال ناحق مار کھاتے ہیں اور انہیں راہِ خدا سے دور ڈالدیتے ہیں مسلمانوں ان خواہش پرستوں کے نام میں نہ آؤ یہ لوگ

تسلی دے رہے ہیں دل کے بہلانے کی باتیں ہیں ؛ نگاہیں صاف کہتی ہیں مُکر جانے کی باتیں ہیں

نظامی صاحب اپنی ایک اور عادت کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ نہ جانے ان میں یہ عادت کب سے ہے۔ یعنی تالیاں بجانے کی "منادی" میں خوب فخر سے لکھتے ہیں کہ میں ابلیس کی طرح سرکش نہیں ہوں کہ اظہار تاثر کے لئے تالی نہ بجاؤں" اے جناب خوب بجاؤ تالیاں پیٹنے کے سوا آپ کے پاس رکھا ہی کیا ہے؟ آپ سے پہلے بھی ابوجہل ابولہب سب تالیاں بجاتے تھے۔ یہ ہے قرآن جو فرماتا ہے مَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِندَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَتَصْدِيَةً ان کی تو نماز تالیاں اور سیٹیاں ہیں۔ شاباش ہے کہ آپ نے اپنے اگلوں کی تقلید نہیں چھوڑی۔ ان کی یادا ابتک باقی رکھی ہے۔ بھلا آپ اپنی اس نماز کو چھوڑ کر مسلمان کیسے بن سکتے ہیں؟ ہماری نماز رکوع سجدہ ہے۔ آپ کی نماز تالی سیٹی ہے كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ۝ اگلوں میں تالی بجانے والے یہ تھے جنھیں آپ نے بیانِ قرآن سے معلوم کر لیا۔ موجودہ لوگوں میں بھی تالیاں بجانے والا ایک

Marfat.com

فرقہ ہے جنھیں لوگ ہیجڑے کہتے ہیں۔ پس ان کا یہ فعل آپ کو مبارک ہو چونکہ طبیعتیں قدرتاً یکساں ہیں اس لئے میل جول افعال میں ہونا لازمی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے ہیجڑوں کی پشت پناہی فرمائی۔ اور انہیں دیوالی اور ہولی کی طرح، مسلمانوں کے تیوہاروں میں مسلمان دوکانداروں کے ہاں اودھم مچانے کی اجازت دی! آہ! سوکھا سڑا انسان۔ روئی کا گالا اور پانی کا بھولا انسان ہوا کا جھونکا اور آندھی کا بگولا۔ انسان کیا کیا برائیاں سر کرتا ہے؟ کس طرح شیطان کا بھی استاد بن جاتا ہے؟ کس طرح نفس سرکش کے پیچھے جہنم مول لے لیتا ہے؟ اے ظالم و جاہل انسان! عاقبت کی بھی فکر کر۔ تو مٹ جائے گا۔ تیرا نام مٹ جائے گا۔ تیرا رتبہ مٹ جائے گا۔ تیرا زور گھٹ جائے گا۔ قبر کی بغلی تیری ساری ہڈیاں کھودے گی۔ کیوں بُنیہ بگوش ہے؟ کس لئے مدہوش ہے؟ کیوں بیہوش ہے؟ روٹھے میاں کو منا لے؟ بگڑی زندگی کو بنا لے۔ اپنی اصلاح کر۔ اپنے ساتھ والوں کی اصلاح کر۔ اوروں کے بگاڑ کر اپنے سینے پر پتھر نہ ڈال۔ اور دل کی گمراہی کے وبال سے بچ۔

عروج مال خزانہ سدا نہیں رہتا　:　کسی کا دوست یگانہ سدا نہیں رہتا
امارتوں کا فسانہ سدا نہیں رہتا　:　بہوش باش زمانہ سدا نہیں رہتا
جہاں میں آیا ہے تو نیک نام پیدا کر　:　جہاں کے جو کام آئے وہ کام پیدا کر۔

دوسرے گناہ گار تو اپنے گناہ کو چھپ کر کریں مگر یہ علانیہ کفر کے کام کرتے ہیں نالیوں پر فخر کرتے ہیں اور دنیا کو زنخا بنانے کے درپے ہیں۔ اس شخص نے جنت بھی دنیا میں بنا لی ہے۔ اسی مضمون پر الست ... صفحہ ۲۲ میں لکھا ہے کہ بابا فریدالدین شکر گنج کے گنبد کے دروازے سے جو نالیاں بجا کر گزر جائے گا وہ جنتی ہو جائے گا یہ بہشتی دروازہ ہے۔ مسلمانو! یہ خیال نہ کرنا کہ صرف شداد نے ہی یہاں جنت بنائی تھی۔ اب تک بھی شدادی لوگ اور ان کی جنت موجود ہے۔ ایک جنتی دروازہ اجمیر میں بھی ہے۔ ان مشرکین کا اس کی نسبت بھی یہی خیال ہے۔ فرمائیے اب ان کے مریدوں کو نماز روزے سے خدا پرستی سے گناہوں سے بچنے سے سروکار ہی کیا رہا؟ نالیاں بجالیں اور

Marfat.com

دروازے سے نکل گئے۔ چوکھے جنتی بن گئے۔ فَبَدَّلَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَیْرَ الَّذِیْ قِیْلَ لَھُمْ۔ ان ظالموں نے فرمانِ خدا بدل ڈالا۔ چونکہ حسن نظامی اس وقت تک اپنے تئیں اہلسنت میں سے گنتے ہیں چاروں مذہبوں کو کبھی کبھی حق بھی کہدیتے ہیں۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ انہیں ائمہ دین کے فتاوے اس قوالی اور سماع کے متعلق سنائیں۔ لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت آپ کے شاگرد فرماتے ہیں۔ اِنَّہٗ نَھٰی عَنِ الْغِنَاءِ وَعَنِ اسْتِمَاعِہٖ یعنی گانے سے اور گانا سننے سے امام صاحب منع فرماتے تھے۔ فرماتے ہیں اِنَّمَا یَفْعَلُہٗ عِنْدَنَا الْفُسَّاقُ یہ فعل فاسقوں کا ہے۔

امام مالکؒ کا فتویٰ

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ گانے کو مکروہ جانتے تھے۔ اسے کبیرہ گناہوں میں شمار کرتے تھے۔ امام سفیانؒ۔ امام حمادؒ امام ابراہیمؒ امام شعبیؒ سب کے سب آپ کے ساتھ ہیں۔ اور امام صاحب کی طرح یہ حضرات بھی اسے مکروہ اور گناہ کبیرہ فرماتے ہیں۔ بلکہ حنفی مذہب میں تو یہ سخت تر حرام ہے۔ یہاں تک کہ فقہائے حنفیہ فرماتے ہیں اِنَّ السَّمَاعَ فِسْقٌ وَالتَّلَذُّذَ بِہٖ کُفْرٌ یعنی گانا سننے سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے۔ اور جو اس سے لطف و سرور اٹھائے اور خوش ہو وہ کافر ہو جاتا ہے۔ امام صاحبؒ کے شاگرد رشید قاضی ابو یوسفؒ فرماتے ہیں جہاں ایسی سماع و غنا کی محفل ہو آدمی پر فرض ہے کہ بغیر اجازت وہاں داخل ہو جائے اور ان کی محفل کو توڑ دے۔ اس لئے کہ یہ محفل خلاف شرع ہے اس کا ازالہ فرض ہے۔

امام ابو حنیفہؒ

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اِنَّ الْغِنَاءَ لَھْوٌ مَکْرُوْہٌ یُشْبِہُ الْبَاطِلَ وَالْمُحَالَ مَنِ اسْتَکْثَرَ مِنْہُ فَھُوَ سَفِیْہٌ تُرَدُّ شَھَادَتُہٗ یعنی گانا بجانا کھیل تماشا ہے۔ باطل ہے اسے سننے والے اور کرانے والے بیوقوف ہیں۔ ان کی شہادت مردود ہے۔ اصحاب شافعیؒ اسے صاف طور پر حرام کہتے ہیں۔ امام عمرو بن صلاحؒ باجے کے ساتھ راگ سننے کی حرمت پر اجماع نقل کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں اِنَّ الدُّفَّ وَالشَّبَابَۃَ وَالْغِنَاءَ اِذَا اجْتَمَعَتْ فَاسْتِمَاعُ ذٰلِکَ حَرَامٌ عِنْدَ اَئِمَّۃِ الْمَذَاھِبِ وَغَیْرِھِمْ مِنْ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ وَلَمْ

امام شافعیؒ

یُنْبِتُ عَنْ اَحَدٍ یُعْتَدُّ بِقَوْلِہٖ فِی الْاِجْمَاعِ یعنے راگ راگنیاں اور گانا بجانا باجوں گاجوں کے ساتھ چاروں مذہب کے علماء کے نزدیک حرام ہے کسی سے بھی اس کا خلاف منقول نہیں ہے بلکہ امام شافعیؒ تو فرماتے ہیں اَحْدَثَتْہُ الزَّنَادِقَۃُ اسے زندیقوں نے نکالا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اَلْغِنَاءُ یُنْبِتُ النِّفَاقَ فِی الْقَلْبِ لَا یُعْجِبُنِیْ یعنے گانا دل میں نفاق کو اُگاتا ہے۔ میرا سے حرام کہتا ہوں۔ بلکہ آپ تمام باجوں گاجوں کو توڑ دینے کا حکم فرماتے ہیں۔ ان بزرگوں کے یہ تمام فتوے "اغاثۃ اللہفان" میں مروی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نیک توفیق عطا فرمائے۔

بالآخر ہم "منادی" کے مضمون نگار صاحب سے دردِ دل کے ساتھ اپیل کرتے ہیں کہ خدارا اس راگ راگنیوں کو چھوڑ دو۔ اور کلام خدا کو پڑھتے رہو۔ اور اسی کو دوروں سے سنتے رہو۔

بکند پشتے کہ خم در طاعتِ رحمان نشد ۔ کور بہ چشمے کہ لذت گیر از قرآں نشد

شریعت کا طریقہ گانے بجانے اور قوالی سننے اور قوالی کرنے کا نام ہی ایسا رکھا ہے جس سے اس کی حرمت ظاہر ہے۔ مثلاً لہو۔ لغو۔ لہو الحدیث۔ باطل۔ زور۔ مکاء۔ تصدیہ۔ رقیۃ الزنا۔ قرآن الشیطان۔ منبت النفاق۔ صوت الاحمق۔ صوت الفاجر۔ صوت الشیطان۔ مزمور الشیطان۔ اور سمود وغیرہ۔

(۱) قرآن پاک فرماتا ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَھْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّیَتَّخِذَھَا ھُزُوًا اُولٰٓئِکَ لَھُمْ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ ۝ وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْہِ اٰیٰتُنَا وَلّٰی مُسْتَکْبِرًا کَاَنْ لَّمْ یَسْمَعْھَا کَاَنَّ فِیْٓ اُذُنَیْہِ وَقْرًا فَبَشِّرْہُ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝ یعنی بعض لوگ ہیں جو گانا اختیار کر کے اپنی جہالت سے راہِ خدا کی روک بنجاتے ہیں اور طریقہ خداوندی کا مذاق اُڑاتے ہیں۔ ان کے لئے رسواکن عذاب ہیں۔ ان کے سامنے جب قرآن کی آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں تو یہ ایسی لاپرواہی سے گزر جاتے ہیں گویا کچھ سنا ہی نہیں۔ بلکہ گویا یہ بہرے بگوش ہیں۔ ایسوں کو دردناک اور المناک عذابوں کی خبر سنادے۔ لغت عرب کی بہترین کتاب قاموس میں الملہی کے

معنے کئے ہیں۔ اِشْتَغَلَ بِالْغِنَآءِ گانے ہیں یا گانے کے سُننے میں مشغول ہوا۔ اَلْھٰی فعل ہے لھوٌ مصدر کے باب افعال کا۔ لَھْوُالْحَدِیْث بھی نام گانے اور باجوں کا ہے۔ شرع نے ان کا یہ نام رکھا ہے۔ اس کے لغوی معنے غفلت میں ڈالنے والی بات۔ پس باجا اور گانا دونوں غفلت میں ڈالنے والی چیزیں ہیں یہی تفسیر اس کی حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ۔ حضرت مجاہد رحؒ حضرت عکرمہ رحؒ حضرت مکحول رحؒ حضرت ابواسحاق وغیرہ نے کی ہے۔

نظامی صاحب چونکہ علم سے کورے ہیں وہ قرآن جیسی حکیم کتاب کو کیا سمجھتے؟ انھوں نے بچوں کی طرح ہجے کرنی شروع کردی لَھْوٌ کو الگ کیا حدیث کو الگ کیا نہ خود سمجھے نہ دوسروں کو سمجھنے کا موقع دیا۔ اور اللہ کی کتاب میں بے علمی کے ساتھ تصرّف کرنے بیٹھ گئے۔ بندۂ خدا شرا کا معنے صرف خریدنا ہی نہیں آتا بلکہ لفظ شرٰا استبدال اور اختیار کے معنیٰ میں بھی اکثر آتا ہے۔ قرآن فرماتا ہے بِئْسَ مَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ۔ وغیرہ بہت سی آیتیں خود قرآن پاک میں ہیں۔ اب نظامی صاحب ہی اس کا کوئی نظام مقرر کریں۔ کہ مغفرت سے عذاب کیسے خریدا جائے گا؟ اور ہدایت سے ضلالت کیسے مول لی جائے گی؟ اور اپنی جان کو کیسے بیچی جائے گی؟ وغیرہ۔ پس آپ نے کہو میں ٹھوکر کھائی۔ آپ نے حدیث میں غلطی کی۔ آپ نے شرا میں نقصان اٹھایا۔ اور خدا کی بات کو الٹ پلٹ کر دیا۔

ہو تحمل جو تحمل کی نہایت ہووے ٭ کیجئے صبر اگر صبر کی غایت ہووے

"ناظرین کرام! نظامی صاحب کو چند دنوں سے یہ بھی دھت لگی ہے کہ وہ مجھے مجھے چیلنج دیتے پھرتے ہیں۔ اس لئے میں ان سے کہتا ہوں کہ مدرسہ امینیہ والے۔ مدرسہ مولوی عبدالرب والے مدرسہ فتحپوری والے جمع ہوں اور نظامی صاحب میری دی ہوئی کتاب میں سے عربی کی پانچ سطریں صحیح پڑھ دیں تو میں انھیں پانچسو روپیہ دوں گا۔ ورنہ وہ اپنے اس مسئلے سے رجوع کریں اور اخبار منادی کی وہ اشاعت جس میں لغو

قوالی کو دینِ اسلام بتلایا ہے اور لوگوں کو اس پر مرمٹنا سکھایا ہے اور اہلحدیث کے خلاف قبر پرستوں کو ابھارا ہے اس کی تمام کاپیاں اسی مجمع میں آگ میں جلا دیں دیکھیں فضیلت آب اس کا کیا جواب دیتے ہیں؟

سرکنم شکوہ اگر تابِ شنیدن داری ؎ سینہ بشگافم اگر طاقتِ دیدن داری

آپ کو الف بے تو یاد نہیں آپ عربیت سے بالکل کورے ہیں۔ صرف نحو تک تو جانتے نہیں۔ پھر آپ علمی بحثوں میں کیوں اترآتے ہیں؟ آپ تو "مجھ بھاگا" "کھٹمل وغیرہ" تصنیفات تصنیف فرماتے ہیں۔ یا کسی سے انہیں لکھوا کر اپنے نام سے شائع کرتے رہیں۔ اور بچاریوں سے مردوں کے ساتھ ہی اپنے زندہ آپے کو بھی پوجواتے رہیں۔ کلام اللہ پر آپ اصلاح دینے والے کون؟ وَمِنَ النَّاسِ کو آپ نے خوب سمجھا کہ ایک شخص تھا پھر اس کے کیا معنے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ آمَنَّا بِاللّٰہِ منافق بھی حضور کے وقت میں ایک ہی تھا؟ اور اسی قسم کی بہت سی آیتیں ہیں۔ خدا کے بندے ہر چیز کو تو چٹکیوں میں نہ اڑاؤ۔ خدا کے کلام کی تو عزت رکھو۔ ورنہ یاد رکھو عزت کے آسمان تلے سے ہٹا دیئے جاؤ گے۔ سنو خدا کے رسولؐ فرماتے ہیں مَنِ اسْتَمَعَ اِلٰی قَیْنَۃٍ صُبَّ فِیْ اُذُنَیْہِ الْاٰنُکُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یعنے گانے والے سے جس نے گانا سنا اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ قیامت کے دن ڈالا جائے گا۔

نظامی صاحب! آیئے میں اس آیت کی تفسیر آپ کو آپ کے اور میرے اور کل دنیا کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی سناؤں۔ مسند احمد مسند حمیدی جامع ترمذی میں حضرت ابو امامہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لَا تَبِیْعُوا الْقَیْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوْھُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوْھُنَّ وَلَا خَیْرَ فِیْ تِجَارَۃٍ فِیْھِنَّ وَثَمَنُھُنَّ حَرَامٌ فِیْ مِثْلِ ھٰذَا اُنْزِلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ الخ یعنی گانے والیوں کی خرید و فروخت گانا سکھانا اور ان کی قیمت سب حرام ہے۔ انہی جیسے میں یہ آیت اتری ہے۔ کتنا فریب ہے؟ کس قدر دھوکہ ہے؟ کہ ایک ناخواندہ شخص آج اٹھ کر کہتا ہے کہ ابن عباس سے اس آیت کی تفسیر میں گانا گانا کہنا صحیح نہیں۔ بھلا ان حضرات سے جو عربی پڑھ بھی نہیں سکتے کوئی پوچھے تو؟ کہ یہ آپ مسائلِ دین میں بحث کیسے کرنے لگے۔ حضرت ابو الصہبا فرماتے

Marfat.com

ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ سے (جو مفسر قرآن ہیں جو حبر الامہ ہیں جنھیں
رسول اللہ نے اپنے سینہ سے لگاکر یہ دعا کی کہ باری تعالے انھیں کلام اللہ سکھا اور
آیتوں کی تفسیر بتلا جو رسول اللہ کے چچازاد بھائی ہیں جن سے بہتر قرآن شریف کا
جاننے والا کوئی ہوا نہ ہو) پوچھا کہ اس آیت کے کیا معنی ہیں؟ آپ نے فرمایا وَاللّٰہِ الَّذِی
لَآ اِلٰہَ غَیْرُہٗ ھُوَ الْغِنَآءُ خدا کی قسم اس سے مراد گانا ہے گیت اور غزلیں ہیں قوالی
اور بھجن ہیں واللہ یہی مراد ہے بخدا اسی کو قرآن حرام فرما رہا ہے۔ تین تین بار قسمیں
کھا کھا کر صحابی رسول یہی تفسیر کرتے ہیں لیکن آج ایک ادنیٰ انسان اسے نہیں مانتا اس کا انکار
کرتا ہے اور اپنی حق سوزی کا اعلان کرتا ہے۔ حضرت ابن مسعودؓ جن پر سارے حنفی مذہب کا
مدار کہا جاتا ہے وہ بھی اس کی یہی تفسیر کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اس کے یہی معنی
کرتے ہیں۔ اگر کسی مفسر نے اس کی تفسیر عجمی بادشاہوں کے قصوں سے کی بھی ہو تو کیا مضائقہ
ہے؟ الفاظ قرآنیہ انھیں اور انہیں سب کو شامل ہیں۔ جو قصوں کہانیوں میں رہ کر قرآن سے
دور پڑ جائے اور جو قوالیوں اور غزلوں میں پھنس جائے دونوں اسی وعید میں داخل ہیں
لیکن قصے کہانیوں میں وہ زور نہیں جو اس شیطانی آواز میں ہے۔ اس لئے اول چیز
یہی ہے۔ نظامی صاحب کبھی تم نے قرآن کے پڑھنے قرآن کے سننے پر بھی اتنا زور دیا ہے
جتنا قوالی پر؟ بیبانگ کہ آپ نے لکھا ہے کہ جان و مال سے تیار ہو جاؤ، جس میں اشارہ ہے
کہ تم لوگوں کو حنفیوں اور اہلحدیثوں کے خلاف اکسا رہے ہو۔ ان سے لڑنے پر اور مرنے
مارنے پر آمادہ کر رہے ہو۔ اور پھر اس دنیا میں ایک شورش برپا کر رہے ہو۔ پس دیکھو کہ
قرآن کی آیت کتنی سچی اتری۔ تم نے لہو الحدیث یعنی قوالی لے لی اور تم نے ذکر اللہ
سے یعنی قرآن سے روکا۔ وَمَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ فِتْنَتَہٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَہٗ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا اللہ
جسے فتنے میں ڈالے اس کا مالک کوئی نہیں ؎

ذی لیاقت ہزار ہو خواجہ ؎ ابھی ناکردہ کار ہو خواجہ

حرمت قوالی کی دوسری آیت

(۲) آپ خواہ کتنی ہی بے سود کوششیں کریں۔ لہو الحدیث سے غنا کو خارج نہیں کر سکتے
لہو سے ملاہی اسم آلہ ہے اور ملاہی کہتے ہیں باجوں گاجوں کو جن سے راگ میں مدد ملتی ہے
اور وہ خود راگ اور گانا ہیں۔ شریعت نے قرآن کریم کی اس آیت سے دونوں چیزیں حرام
کردیں۔ اس آیت کے ساتھ ہی آیت وَالَّذِیْنَ لَا یَشْھَدُوْنَ الزُّوْرَ وَاِذَا مَرُّوْا

Marfat.com

بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ه یعنی مسلمانوں کی صفت یہ ہے کہ وہ گانے کی مجالس میں شرکت نہیں کرتے بلکہ کبھی نادانستہ ایسی لغویات پر گزر ہو تو دامن بچا کر گزر جاتے ہیں۔ امام محمد ابن حنفیہ فرماتے ہیں الزُّوْرُ ھٰھُنَا الْغِنَاءُ مراد یہاں زور سے گانا ہے یعنی سماع و قوالی سے محترز رہنا چاہئے مومن اور حقیقی بندۂ خدا کی شان ہے۔ اس کے خلاف شیطان کی بندگی اور ایمان سے دوری ہے حضرت مجاہدؒ سے بھی اسکی یہی تفسیر مروی ہے۔ امام کلبیؒ فرماتے ہیں۔ مراد اس سے یہ ہے کہ لا یحضرون مجالس الباطل یعنی باطل کی مجلسوں میں وہ شرکت نہیں کرتے۔ لغو کے معنی ہیں ہر وہ چیز جو پھینک دینے کے لائق ہو۔ ہر بیہودہ کلام بھی لغو میں داخل ہے چنانچہ لغت عرب کی مستند کتاب قاموس میں ہے اَلسَّقَطُ وَمَا لَا يُعْتَدُّ بِهٖ مِنْ كَلَامٍ وَّ غَيْرِهٖ اسی طرح لکھا ہے کلمة لاغية فاحشة یعنی ہر فحش کلمہ لغو شمار کئے جانے کے لائق ہے پس گانا اور غزل قطعاً لغو ہے۔ جناب باری اس سے اپنے خاص بندوں کو دور کر رہا ہے۔ اب اس کی رغبت دلانے والا اور اسکی طرف بلانے والا یقیناً خدا سے جنگ کر رہا ہے۔ اس آیت میں زور کا لفظ ہے اس کے معنی بھی قاموس میں ہے مجلس الغناء یعنی زور کہتے ہیں گانے کی مجلس کو۔ پس ممانعت قوالی پر یہ آیت اپنے لفظوں سے دلالت کر رہی ہے بلکہ ہم لغت عرب کے مطابق اس کا ترجمہ کھلے لفظوں میں یہ کر سکتے ہیں کہ مسلمان لوگ وہ ہیں جو قوالی کی مجلس میں نہیں جاتے جس کا مفہوم صاف ہے ہوا کہ وہ نا مسلمان ہیں جو قوالیوں کی مجلس میں نظر آتے ہیں۔ یہ ہے لغت اور یہ ہے تفسیر سلف جس نے قرآن کا معنی بتا دیئے۔ والحمد للہ۔

(۲) آیت سنیے جو اس سے بھی زیادہ وضاحت والی ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے واذا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ یعنی مسلمانوں کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ وہ لغو باتیں سننے سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ آیت اول میں یشہدون کے معنی یحضرون کا ہے۔ اس کا قرینہ یہ ہے کہ اس کا صلہ "ب" نہیں یعنی یوں نہیں فرمایا گیا لا یشہدون بالزور بلکہ فرمان ہوتا ہے۔ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ پس گانے بجانے کی مجلسوں سے الگ رہنے پر رب العالمین نے ان کی تعریف فرمائی ہے جس سے ظاہر ہے کہ ان مجلسوں والے خدا سے دور اور مستحق مذمت ہیں۔

Marfat.com

(۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ کیا گانا حرام ہے یا حلال؟ تو آپ نے فرمایا یہ بتلاؤ کہ قیامت کے دن گانا حق میں شامل ہوگا یا باطل میں شمار کیا جائیگا سائل نے جواب دیا باطل میں تو آپ نے فرمایا بس اینو تم نے خود فیصلہ کر دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ گانا باطل میں داخل ہے۔ اور باطل حرام ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ زَهَقَ الْحَقُّ باطل رد ہے اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ہر باطل برباد شدنی اور برباد کردنی ہے۔ سرداران صوفیہ حضرت فضیل ابن عیاض رحمتہ اللہ علیہ کا فرمان ہے اَلْغِنَاءُ رُقْيَةُ الزِّنَا منتر ہے زنا کا۔ امام یزید بن ولید کا فرمان ہے اِنَّ الْغِنَاءَ رَاعِيَةُ الزِّنَا گانے سننے سے بدکاری کا چسکا ہوتا ہے۔ خلیفۂ وقت سلیمان بن عبدالملک تو گویوں اور قوالوں کو سخت سزائیں دیتے تھے۔ اے اسلام کے رہزنو! تمہارے اس گانے بجانے نے خدا جانے کتنی پاک دامن عورتوں کو کسبیاں بنا کر چھوڑی ہیں۔ ان کی تو گنتی نہیں ہوسکتی جو تمہارے اس مرض سے اغلام کے مرض میں مبتلا ہوگئے ہیں۔ کتنے ایک نوجوان ہیں جنھیں تم نے قوالیاں سُنا کر تھیٹر کا اور بائسکوپ کا عاشق بنا رکھا ہے۔ چوریاں کر کے ماں باپ کو ستا کر بیویوں کا زیور اُتار کر بچوں کو بھوکا رکھکر آج وہ باجوں گاجوں اور راگ راگنیوں کے پیچھے مر رہے ہیں۔ غیرت و حمیت کو کھونے والی چیز یہی گانا ہے خواہش نفسانی کو بھڑکانے والی چیز یہی گانا بجانا ہے۔ اسی کی وجہ سے تمہاری خانقاہوں کی آبادی ہے۔ آج اگر یہ مزار شیطانی آج یہ زناکاری کے منتر آج یہ قوال اور ڈوم ڈھاڑی اور ہیجڑے اور کنچن قبروں پر نہ ملیں، تو یہ میلے ٹھیلے عرس و مجلس آج ختم ہوجائے۔

یہی وجہ ہے کہ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں اَلْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ یعنے گانا دل میں نفاق کو اُگاتا ہے جس طرح بارش کھیت کو۔ یہ حدیث مرفوعاً بھی امام ابن ابی الدنیا محدث کی کتاب ذم الملاہی میں موجود ہے۔ امام ضحاک فرماتے ہیں اَلْغِنَاءُ مُفْسِدَةٌ لِلْقَلْبِ مُسْخِطَةٌ لِلرَّبِّ یعنے غنا سماع دل کو بگاڑنے والی اور خدا کو ناراض کرنے والی چیز ہے۔ خلیفۃ الرسول حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے بچوں کے استاد کو لکھا تھا کہ لِيَكُنْ أَوَّلَ مَا يَعْتَقِدُوْنَ مِنْ أَدَبِكَ

Marfat.com

بُغْضُ الْمَلَاهِي الَّتِي بَدْؤُهَا مِنَ الشَّيْطَانِ وَعَاقِبَتُهَا سَخَطُ الرَّحْمٰنِ وَأَنَّهُ بَلَغَنِي عَنِ الثِّقَاتِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ عَنْ صَوْتِ الْمَعَازِفِ وَاسْتِمَاعِ الْأَغَانِي وَاللَّهْجِ بِهَا يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْعُشْبُ عَلَى الْمَاءِ

لئے سب سے پہلے تم میری اولاد کے دلوں میں باجوں گاجوں اور راگ رنگینیوں کی نفرت ڈالنا ان کی ابتدا شیطان کی طرف سے ہے اور ان کی انتہا خدائے رحمان کی ناراضگی ہے۔ مجھے اپنے زمانہ کے نہایت ثقہ علماء سے یہ بات پہنچی کہ اس سے دل میں نفاق پیدا ہوتا ہے۔ جیسے بارش سے گھاس پیدا ہوتی ہے۔

ایک موقوف حدیث میں ہے کہ جب ابلیس راندۂ درگاہ باری ہو کر زمین پر پھینکا گیا تو اس نے کہا میرا عمل جادو ہے میرا قرآن شعر اور غزل گانا ہے۔ میری کتاب جسم کو گودنا ہے۔ میرا کھانا مردار ہے اور وہ جانور جو نام خدا پر ذبح نہ کیا جائے۔ میرا پانی نشہ آلود چیزیں ہیں۔ میرا مکان بازار ہیں۔ میری آواز باجے گاجے ہیں۔ میرے شکار کے جال اور پھندے عورتیں ہیں۔ طبرانی میں یہ روایت الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ مروی ہے۔ اس میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان نے کہا الٰہی میرا مؤذن کون ہے؟ فرمایا گیا باجے گاجے۔ اس نے کہا الٰہی میرا قرآن کیا ہے؟ فرمایا گیا شعر اشعار اور گانے الخ اور صحیح حدیث میں ہے **نَفْثُهُ الشِّعْرُ** ابلیس کا پھونکنا ہی شعر گوئی اور گانا اور شعر اشعار و غزلوں کا پڑھنا ہے۔ الغرض سماع و غنا شیطانی قرآن ہے اور وجد رقص یہ شیطانی نماز ہے۔ باجے گاجے یہ شیطانی نماز کے مؤذن ہیں۔ امام اور قوال اور گویا ہے اور مجلس قوالی کے تمام حاضرین اس ابلیسی نماز کے مقتدی ہیں۔
مَعَاذَ اللہ!

اے قوالیوں کے شیدائیو! میرا ایمان ہے کہ تم مسلمان ہو تم کو ان تماشوں نے [illegible] گمراہ کیا ہے اور یہ صرف اس لئے کہ درباری [illegible] قوالوں کو [illegible] لونڈوں کو کسی قبر پر جمع کریں۔ ان سے خوش ہو کر [illegible] اور [illegible] کے ساتھ تان اور ان کے ساتھ گانا گائیں [illegible] تم خوش ہو۔ ان کے یار دوست ہو کے بیٹے پر چڑھاوے کے نام سے کچھ چڑھاوا چڑھا دیں [illegible] بنانے بیٹھیں اور تم جوتیاں چٹخاتے وہاں سے واپس آجاؤ۔ اس لئے میں یہ کہتا ہوں [illegible] دل گرفتہ

Marfat.com

دیکھنا ہے کہ جب تمہیں اللہ کی باتیں اللہ کے رسول کی حدیثیں اس کے خلاف سنائی جائیں گی تو اس کارِ شیطانی سے تم باز آجاؤ گے جب تم دیکھنے والے ہی نہ جاؤ گے تو یہ ناچنے تھرکنے والے خود ہی گت بھول جائیں گے۔ وہ قوال اور گویّے خود ہی آنا بند کر دیں گے۔ اب قبر پر چادر رہوگی نہ ہائے ہوئی ہوگی۔ نہ شور و غل ہوگا۔ بہت کو بھی آرام مل جائے گا نایاب بیٹھے والے ہیجڑے بھی کسی کام کاج پر لگ جائیں گے اور گویّے بھی کوئی معاش کی صورت نکال لیں گے۔ اور مسلمان ان مفت خوروں کی بار برداری سے نجات پالیں گے اس لئے آؤ میں تمہیں ترمذی شریف کی ایک صحیح حدیث سُناؤں۔ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم نزع کے عالم میں ہیں۔ حضورؐ جاتے ہیں بچے کو اپنی گود میں لے لیتے ہیں اس کی روح نکلجاتی ہے۔ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے ہیں تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں کہ حضورؐ آپ تو اس سے لوگوں کو منع فرماتے تھے۔ پھر یہ کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا میں نے آنسو بہانے کو تو حرام نہیں کیا میں نے تو دو احمق آوازوں سے منع کیا ہے صَوتٌ عِندَ نغمۃ لھوٍ وَّلعبٍ وَمزامیرِ شیطانٍ الخ ایک تو وہ آواز جو گانے کی نغمہ اور لَے والی ہو لہو و لعب اور شیطانی باجوں کے ساتھ ہو۔ دوسری وہ آواز جو مصیبت کے وقت منہ نوچنے کپڑے پھاڑنے اور نوحہ کرنے کے ساتھ ہو۔ امام ترمذیؒ اس حدیث کو حسن کہتے ہیں۔ پس گانے کی آوازوں کو اللہ کے رسولؐ احمقانہ آوازیں فرما رہے ہیں اس سے منع فرما رہے ہیں۔ باجوں کو شیطانی آلات فرما رہے ہیں۔ اب اس حدیث کا منکر بھی جو باجوں گاجوں اور راگ راگنیوں قوالیوں اور مجلسوں کا شیدائی رہے۔ وہ سوچ لے کہ خدا کو کیا جواب دے گا؟ اور پیغمبر کی نافرمانی کر کے کس سے شفاعت کی آرزو کرے گا؟ نظامی مسکین تو کیا خاک سمجھیں گے۔ لیکن سمجھدار مسلمانوں سے ہماری اپیل ہے کہ کیا اس کے بعد بھی باجوں گاجوں اور گانے بجانے کی حرمت میں کوئی کلام رہ گیا؟ اگر ایسی صاف دلیلیں بھی کسی چیز کی حرمت کو ثابت نہیں کر سکتیں تو واللہ پھر شریعت میں کوئی چیز حرام نہ رہیگی۔ حضورؐ کا اس حدیث میں یہ فرمانا اِنَّمَا نُھِیْتُ عَنْ صَوْتَیْنِ یہ صاف حرمت کا صیغہ ہے۔ مسلمانو! نظامی اس کا حکم کر رہا ہے۔ رسولِ رحمانی اس کی ممانعت کر رہے ہیں۔ اب تمہیں اختیار ہے۔ نظامی سنو یا محمدی؟ اسے حضورؐ صاف اور

Marfat.com

نفس دنجور کا کام کہہ رہے ہیں اور نظامی اُسے ثواب کا اور عبادت کا کام بتلا رہے ہیں
الہوکس کی مانوگے ؟ ؎
جانتے ہیں حالِ دلِ عاقل قیافہ دیکھ کر ؛ خط کا مضموں بھانپ لیتے ہیں لفافہ دیکھ کر
امام حسن فرماتے ہیں صَوْتَانِ مَلْعُوْنَانِ مِزْمَارٌ عِنْدَ نِعْمَةٍ وَرَنَّةٌ عِنْدَ مُصِيْبَةٍ یعنی دو آوازیں ملعون ہیں۔ گانے باجے کی لے دار آواز اور نوحہ و بکا کی مصیبت بھری پکار۔ لے تصوف کے سلسلہ سے ارادت اور عقیدت بتلانے والو۔ سید الطائفہ خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا قول سنو۔ آپ فرماتے ہیں صَوْتَانِ قَبِيْحَانِ فَاحِشَانِ عِنْدَ نِعْمَةٍ إِنْ حَدَثَتْ وَعِنْدَ مُصِيْبَةٍ إِنْ نَزَلَتْ ذَكَرَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ وَفِيْ أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُوْمِ وَجَعَلْتُمْ أَنْتُمْ فِيْ أَمْوَالِكُمْ حَقًّا مَّعْلُوْمًا لِّلْمُغَنِّيَةِ وَلِلنَّائِحَةِ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ یعنے دو آوازیں نہایت بد ہیں نعمت کے وقت گانے کی اور قوالی کی آواز اور زحمت کے وقت نوحے کی اور مرثیے کی آواز۔ ایمانداروں کے بارے میں قرآن فرماتا ہے ان کے مالوں میں ساجھا ہے مسکینوں کا خواہ وہ مانگیں یا نہ مانگیں لیکن افسوس تمہارے مالوں میں خوشی کے وقت گویوں قوالوں اور رنڈیوں اور بھڑووں کا ساجھا ہے۔ اور مصیبت کے وقت نوحہ گروں اور مرثیہ خوانوں کا حصہ ہے۔

(۵) مسلم برادری کے ممبرو! قرآن پاک میں آپ نے پڑھا ہوگا۔ رب العزت نے شیطان کو دھتکارتے ہوئے فرمایا۔ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ نہیں تو اپنی طاقت بھر اپنی آواز کے ساتھ بہکاتا۔ یعنی اس سے مراد بھی یہی گانا بجانا ہے۔ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وَقِيْلَ الْغِنَاءُ آواز شیطانی یہی گانا ہے۔ آپ سے یہ بھی مروی ہے کہ صَوْتُهُ الْمَزَامِيْرُ یعنے شیطانی آواز یہی باجے ہیں پس قوال اور ان کے عشاق سب شیطانی صداؤں پر مرمٹنے والے اور شیطانی آواز پر پیچھے چلے آنے والے ہیں۔ یہ اُسی کی اطاعت میں منڈلیاں جماتے ہیں اور اسی کے اشاروں پر گتیں بھرتے ہیں۔ ہندوؤں کے ہاں بھجن دیکھکر ان حضرات نے قوالی ایجاد کرلی ہے۔ پس جو حکم اُن کے بھجنوں کا ہے یہی حکم ان کی قوالیوں کا ہے۔ مسلمانو! قرآن میں تو سب کچھ تھا۔ آہ! ہم کہاں بھٹک گئے۔ سنو قرآن فرماتا ہے۔ الا این کرا

اشتہارات و اعلانات گمراہ کن (بائیں حاشیے پر ہاتھ سے لکھا ہوا)

لاَ بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ اطمینانِ دل ذکر اللہ میں ہے نہ کہ شیطانی گانے بجانے میں مسلمانو! تم میں سے کون ہے؟ جو تھیٹر کو بائسکوپ کو برا نہ جانتا ہو لیکن تمہیں معلوم ہوگا کہ حسن نظامی نے تو آج تک کوئی تھیٹر کوئی بائسکوپ نہیں چھوڑا اور اس کے اخباروں اور رسالوں میں ان پر ریویو ہوتا ہے۔ وہ ان کے ایکٹروں ایکٹریسوں اور اداکاروں کی تعریف کا پل باندھتا ہے۔ وہ ناچ گانا تھیٹر بائسکوپ کھلے بندوں دیکھتا ہے۔ پھر ہم نہیں سمجھ سکتے کہ اسے کوئی اپنا پیر اور دینی رہبر کیسے مان لے گا۔ ع

پھُنہ کریں آرزو خدائی کی ۔ شان ہے تیری کبریائی کی۔

عقائد کے لحاظ سے یہ حضرت پورے بڑے بھرے کھرے ہیں۔ اس لئے کہ ان کے نزدیک ہر انسان بلکہ ہر جانور کیڑا مکوڑا بھی خدا ہے۔ منادی کے اسی پرچے میں لکھتے ہیں "جو آدمی بول رہا ہے اور جو آدمی سن رہا ہے وہ بھی غیر اللہ نہیں ہے" پس یہ شخص خدا پرست نہیں بلکہ انسان پرست ہے۔ اس کی علمیت کا یہ حال ہے کہ لفظ بڑ لکھتا ہے اور اس سے بھید اور راز کے معنوں میں ظاہر کرتا ہے۔ حالانکہ اصل لفظ سِرّ ہے ایک ر کو ہضم کر جاتا ہے۔ اس شخص کی سرکشی اور بے باکی کا یہ حال ہے کہ اسی منادی میں بابت ۲ جولائی میں لکھتا ہے کہ "تصوف کے سوا جو کچھ ہے" وہ انسانوں کو گھبرانے اور بھڑکانے والی چیزیں ہیں"۔ یعنی اس کے نزدیک قرآن حدیث سب گھبرانے اور بھڑکانے والی چیزیں ہیں، یہ گانے بجانے کے منع کرنے والوں کو شیطان لکھتا ہے انہیں پیکر ابلیس لکھتا ہے۔ حالانکہ چاروں امام رح فقہا رح محدثین رح تابعین رح صحابہ رض سب کے سب اس کے منکر تھے پس اس کے نزدیک یہ پیکر ابلیس اور شیطان ہیں۔ خود مانتا ہے کہ ایک بڑی جماعت قوالی اور سماع کی مخالف ہے۔ مگر پھر کہتا ہے کہ سماع کا شوق باوجود اس کے ترقی پر ہے۔ گویا یہ اس کے حق ہونے کی دلیل ہے۔ اور کیوں جناب! بائسکوپ کا شوق کیا ترقی پر نہیں۔ رنڈیوں کا پیشہ کیا ترقی پر نہیں۔ پس آپ کے نزدیک یہ سب بھی حق ہی حق ہوگا۔ آپ کو اس کی اشاعت کی ضرورت ہی کیا ہے؟ یہ تو قدرت کا اصول ہے حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ جہنم خواہش کی چیزوں میں ہی پوشیدہ ہے۔ نیک بنانے کے لئے محنت کی ضرورت ہے۔ بد بنانے کے لئے کسی دلانے اسی کوشش کی بھی ضرورت نہیں پڑتی۔ مسجدوں سے بہت پڑے

Marfat.com

مجمع اسکولوں میں ہوتے ہیں۔ وعظ کی مجلس سے زیادہ زینت تھیٹر کی ہوتی ہے۔ مسلمانوں کی تعداد سے زیادہ تعداد کفار کی ہے۔ تو کیا یہ سب چیزیں حق ہو گئیں؟ سنو! قرآن خواہش پرستوں کو کافر کہتا ہے۔ فرمان ہے أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوَاهُ پھر جو تہمتیں آپ نے حضرت شاہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ پر رکھی ہیں یہ سب آپ کی اپنی گھڑنت ہے جھوٹ ہے اور اگر بالفرض کسی نے کچھ کہا یا کیا ہو تو وہ نبی نہیں جو اس کا قول فعل حجت ہو۔ مسلمان مکلف ہیں اس کی ماننے کے جس کا کلمہ وہ پڑھتے ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس کی بے ادبی اور گستاخی ملاحظہ ہو لکھتا ہے "منکرین صرف ایک آیت کو گاتے پھرتے ہیں" نظامی صاحب تو بہ کیجئے ورنہ آپ کے کفر میں کیا شک رہا کہ آپ نے قرآن کی بے ادبی کی اور اس کی تلاوت کو گانا کہا۔ کوئی آریہ اگر یہ الفاظ کہتا تو مسلمان اس کے سر ہو جاتے لیکن تعجب ہے کہ یہ شخص باوجود اپنے مسلمان کہنے کے قرآن پاک کی تحقیر و توہین کرتا ہے۔ اس کی تحریف قرآن ملاحظہ ہو وَمِنَ النَّاسِ کا مفہوم یہ بیان کرتا ہے کہ "ایک آدمی ایسا ہے" پھر وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا کی نسبت لکھتا ہے "اس لہو الحدیث کو مسخرا پن بناتا ہے" حالانکہ ضمیر ھا کا مرجع سبیل ہے نہ کہ لہو الحدیث۔ مذکر ہے ضمیر مؤنث ہے لیکن خواجہ صاحب میں علمیت ہوتی تو انہیں اس کا پتہ چلے۔ یہاں تو گنوار کا لٹھ ہے۔ جہالت کا جو چاہا ہانک دیا۔

لیکن شان خدا ہے ان کی اپنی زبان سے حق نکل ہی گیا۔ لکھتا ہے "حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور رسول مقبول نے گانے کو بھی لہو فرمایا ہے" لیجئے اب سمجھا بس کرو۔ جب حضور نے گانے کو لہو فرمایا اور اس آیت وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي الخ میں لہو والوں کو عذاب مہین اور عذاب الیم کی خبر دی گئی ہے تو خود گویوں میں داخل نہ کرو جو شان نزول اس کا آپ نے لکھا ہے اس کا ذکر ہے پھر اس سے تجوئی کیوں ہے؟ آپ نے خود لکھا ہے کہ ان باتوں میں جھوٹ اور مبالغہ ہوتا تھا پس لہو الحدیث اب بقول آپ کے جھوٹ اور مبالغہ والی باتیں ہوئیں۔ شعروں میں یہ دونوں چیزیں موجود ہیں۔ پس گانا لہو الحدیث ہو گیا اور اس کے گانے والوں اور سننے والوں کے لئے اہانت والے الناک عذاب

Marfat.com

خدا کے ہاں ہیں شاعری کی تو جان مبالغہ اور جھوٹ ہے۔ یہاں تک کہ مثل مشہور ہے
اَعْذَبُہٗ اَکْذَبُہٗ یعنی سب سے اچھا اور لذیذ شعر وہ ہوتا ہے جس میں سب سے زیادہ جھوٹ
اور مبالغہ ہو۔ پس بقول آپ کے بھی آپ کو گانا گوانے اور گانا سننے اور گانا گنوانے
سے محترز رہنا چاہیئے۔ ورنہ المناک اور رسوا کن عذابوں کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے
ہم تو پھر بھی بطورِ نصیحت کہیں گے کہ اگرچہ خواہشِ نفس کے خلاف ہو اس گانے بجانے
کو اور اس کے سننے کو چھوڑ دو تاکہ خدا کے ہاں لذت و سرور نصیب ہو۔ ؎
آگ میں کود کے پروانہ جو بیہوش ہوا ٭ جس کی اُلفت میں جلا اس سے ہم آغوش ہوا

ہم نے اس سے پہلے گانے کی حرمت پر پانچ آیتیں نقل کی ہیں۔ اب ایک آیت
اور سن لیجئے۔ قرآن پاک فرماتا ہے۔ اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ وَتَضْحَكُوْنَ
وَلَا تَبْكُوْنَ وَاَنْتُمْ سَامِدُوْنَ ۝ یعنے کیا تم اس پر تعجب کر رہے ہو؟ اور
ہنس رہے ہو اور روتے نہیں؟ اور گا نا گا رہے ہو؟ سامدون کا لفظ اسم فاعل ہے
سمود سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اَلسُّمُوْدُ الْغِنَاءُ فِیْ لُغَةِ
حِمْیَرَ یعنی سمود کے معنی گانے کے ہیں۔ عرب شاعر الوزبید سمود کو اپنے شعر میں
گانے کے معنی میں لایا ہے کہتا ہے ؎
وَکَانَ الْحَرِیْفُ فِیْهَا غِنَاءٌ ٭ لِلنَّدَامٰی مِنْ شَارِبٍ مَسْمُوْدٍ
امام لغت عرب ابو عبیدہ کہتے ہیں اَلْمَسْمُوْدُ الَّذِیْ غُنِّیَ لَهٗ جس کے
لئے گانا گایا جائے اسے مسمود کہتے ہیں۔ عکرمہؒ کہتے ہیں کفار کی یہی عادت ہے
کہ وہ قرآن کریم کو سننے کے بدلے گانا سنا کرتے ہیں۔ اِذَا سَمِعُوا الْقُرْاٰنَ تَغَنَّوْا
ان آیتوں کے بعد جن سے گانے کی گانا سننے کی اور باجوں کی اور باجے سننے کی
ممانعت و حرمت ثابت ہوئی۔ اب میں آپ کو حسن نظامی صاحب کی وارد کردہ
دلیلیں دکھاتا ہوں جن کے جوابات بھی ساتھ ہی عرض کر دیئے جائیں گے۔ اس کے
بعد ہم آپ کو وہ حدیثیں سنائیں گے جن میں ان چیزوں کی صاف حرمت و ممانعت
اللہ کے نبیؐ کے لفظوں میں ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

بخاری شریف کی وہ حدیث ہے جس میں ہے کہ عید کے دن حضورؐ کے
ہاں دو لڑکیاں دف پر گانا گا رہی تھیں الخ۔ اس کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ اس

137400

Marfat.com

حدیث میں ہے کہ اُس وقت حضرت ابوبکرؓ آئے اور فرمایا مزمار الشیطان عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے حضور کے سامنے یہ شیطانی باجا کیسا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قولِ صدیق کی تردید نہیں کی۔ اس سے ثابت ہوا کہ وہ شیطانی باجہ ہے۔ دوسرا جواب ہے کہ اسی حدیث میں ہے کہ عندی جاریتان میرے ہاں دو لڑکیاں تھیں اور شریعت میں ہے کہ بلوغت سے پہلے بچے شریعت کے مکلف نہیں۔ تیسرا جواب یہ ہے کہ یہ گانا عشق عاشقی کا نہ تھا۔ یہ اشعار زلف اور کمر کی تعریف کے نہ تھے بلکہ اسی حدیث میں یہ لفظ موجود ہیں کہ یغنیان بغناء بعاث یعنے حرب بعاث میں اعراب نے جو شجاعت و تہوّر کے اشعار کہے تھے جو جنگ کے اور دل بڑھانے کے اشعار تھے انھیں پڑھ رہی تھیں۔ یہ جنگ بعاث ہجرت سے تین سال قبل اوس و خزرج قبائل میں ہوئی تھی۔ پس ایسے اشعار کا پڑھنا اور طنبورے اور ستار پر غزلوں اور ٹھمریوں کا گانا ایک حکم میں کیسے ہو سکتا ہے؟ تمہارے ان گانوں کا قیاس ان اشعار پر ایسا ہی ہے جیسے پیشاب کا قیاس پینے کے پانی پر بلکہ اس سے بھی بُرا اور بدتر۔ چوتھا جواب یہ ہے کہ یہ دن عید کا تھا جو مسلمانوں کی خوشی کا دن شریعت نے مقرر کر رکھا ہے چنانچہ خود اسی حدیث میں ہے کہ وہ دن عید کا تھا۔ وَکَانَ یَوْمُ عِیْدٍ ایسے دن لڑکیوں کا معمولی خیر اشعار کو پڑھ سنانا اور بات ہے اور زناکاری کے شہوت پیدا کرنے والے ترغیب شراب و کباب کے اور حسن عالمتاب کے گانے اور وہ بھی سرود والے باجوں پر چیز ہی اور ہے۔ پانچواں جواب اس کا یہ ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ڈانٹتے ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں گھر سے باہر کر دیا۔ چنانچہ اسی حدیث میں ہے غمزتھما فخرجتا میں نے انھیں نکل جانے کا اشارہ کیا تو وہ دونوں لڑکیاں چلی گئیں۔ چھٹا جواب یہ ہے کہ دف اسے کہتے ہیں جس میں گھنگرو نہ ہوں۔ گھنگرو دار کو عربی میں مزہر کہتے ہیں۔ بس دف وہ باجہ نہیں جو اس زمانہ میں مروّج ہیں۔ اس زمانہ کے باجوں کو دف پر قیاس کرنا یہ بھی قیاس مع الفارق۔ ساتواں جواب اس کا یہ ہے کہ حضور نے نہ اس پر توجہ فرمائی نہ اسے سنا بلکہ اسی حدیث میں ہے فاضطجع علی الفراش وحوّل وجہہ حضور آئے اور بستر

منہ پھیر کر لیٹ گئے۔ یہ تھا نا خوشی کا عملی اظہار بلکہ مسلم شریف کی روایت میں لفظ "تسجّی" کا بھی ہے یعنی آپ نے اپنے منہ پر کپڑا اوڑھ لیا۔ پس نہ آپ نے سُنا نہ پسند فرمایا۔ لڑکیاں تھیں۔ عید کا دن تھا۔ اشعار بد نہ تھے۔ تاہم نہ آپ نے سُنے نہ پسند فرمایا۔ بلکہ کروٹ بدل کر منہ پھیر کر کپڑا اوڑھ کر اپنے بستر پر جا کر لیٹ رہے۔ آٹھواں جواب یہ ہے کہ اسی حدیث میں ہے وَدَخَلَ اَبُوْبَکْرٍ فَانْتَهَرَنِیْ اور زہری کی روایت میں یہ بھی ہے فَانْتَهَرَهُمَا یعنی حضرت صدیقؓ نے آتے ہی مجھے الگ ڈانٹا اور ان دونوں لڑکیوں کو الگ دھمکایا۔ اگر بقول موجودہ بدنام کنندہ شریعت صوفیہ کے یہ ایک عبادت ہے تو کیا عبادت سے روکا جاتا ہے؟ اور اس سے ڈانٹ ڈپٹ کی جاتی ہے؟ حضور نے گانا بجانے کی رخصت پھر بھی نہیں دی۔ بلکہ صدیق اکبر کو صرف اتنا فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو عید کے دن کی وجہ سے مزید ڈانٹ ڈپٹ سے روک دیا۔ چنانچہ اسی حدیث میں ہے یَا اَبَا بَکْرٍ اِنَّ لِکُلِّ قَوْمٍ عِیْدًا وَهٰذَا عِیْدُنَا لیکن گانا سُننے کی خواہش کی نہ کوئی بلکہ اُسی وقت وہ لڑکیاں آپ کے گھر سے نکال دی گئیں۔ دسواں جواب یہ ہے کہ جتنا حضور کے سامنے ہوا اُتنا ہی زیادہ سے زیادہ اب ہو جائے۔ یعنی نابالغ بچیاں جو گانا نہ جانتی ہوں۔ عید کے دن کسی گھر میں کسی سچے واقعے کے شجاعت و مردی کے اشعار جو انہیں یاد ہوں قدرے کسی عورت کو سُنا دیں۔ نہ یہ کہ بزرگوں کی قبروں پر دھما چوکڑی مچائی جائے۔ رات رات بھر کی مجلس ہو۔ ہائے ہو ہی کا شور ہو۔ باجوں کا قیامت خیز ہنگامہ ہو۔ امرد لڑکے ہوں۔ رنڈیاں گا رہی ہوں۔ بھڑوے سارنگی اور طبلے ٹھنکھناتے ہوں۔ صوفی حضرات تالیاں پیٹتے ہوں۔ کودنے لگانے ہوں۔ ناچنے اور تھرکتے ہوں محلے میں قوالی ہو تو اہلِ محلہ کی نیند اچاٹ ہو جائے۔ معشوقوں کے سراپا کا بیان ہو۔ ایک ایک عضو کی جدا گانہ تعریف ہو۔ رُخسار و زلف کے اوصاف ناز و نخرے کے انداز کا بیان ہو۔ عورتیں سُن سُن کر شہوت کا پُتلا بن جائیں۔ مردوں کے سر پر عشق کا بھوت سوار کھیلنے لگے، ہم تو اس کی دلیل مانگتے ہیں۔ کسی لڑکی کا کسی دن اپنی قوم کے بہادروں کی بہادری کے واقعات کو اشعار میں ادا کرنا انہیں قوالیوں سے اور ہائے ہو ہیم سے طبلوں اور باجوں

آٹھواں جواب یہ ہے

نواں جواب یہ ہے

دسواں جواب یہ ہے

Marfat.com

کیا بروکار ہے؟ گیارھواں جواب۔ فقہ حدیث پر غور کرنے سے عیاں ہو جاتا ہے کہ صحابہ کرام حنفیہؓ کی غنا کی ممانعت کو سُنکر یہ طے کئے ہوئے تھے کہ گانا کسی حال میں کسی طرح کسی دن کسی وقت جائز نہیں۔ اسی لیے حضورؐ نے اس گانے کی علت عید کا ہونا بتلا کر صدیق رضی کے غصے کو فرو کر دیا۔ بارھواں جواب اگر خلیفہ اوّل کے نزدیک گانا حرام نہ ہوتا تو آپ اللہ کے رسولؐ کی موجودگی میں اتنی جرأت نہ کرتے۔ نہ اللہ کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کو ڈانٹتے۔ نہ اُن غیر بالغہ لڑکیوں کو دھمکاتے۔ تیرھواں جواب۔ پھر حضورؐ نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ نہیں فرمایا کہ گانا ہی نا حلال ہے۔ پھر تم کیوں رد کرتے ہو؟ بلکہ ان کے سامنے وہ چیز پیش کی جو ان کے ذہن میں دراصل کے علم میں نہ تھی یعنی اُس دن عید کی خوشی کا ہونا۔ پس اظہارِ خوشی کے طور پر جائز اشعار کا بند گھر میں پڑھ لینا اور شے ہے اور تمہارے یہ ناپاک مجمعے اور شے ہیں۔ چودھواں جواب یہ کہ اس حدیث میں ہے وَلَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ یعنی یہ لڑکیاں گانے والی نہ تھیں یہ اسی حدیث میں ہے مِنْ جَوَارِي الْاَنْصَارِ یہ انصار کی لڑکیاں تھیں۔ پس گانا نہ جاننے والوں کے منہ سے اشعار کا بلا ترنم سُننا اور قوالوں اور گویوں مردوں عورتوں کی زبان سے خوش گلوئی اور ناز و انداز کے ساتھ زیر و بم اُتار چڑھاؤ سے باقاعدہ گانا سُننا کیا ایک چیز ہے؟ پندرھواں جواب یہ ہے کہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی یہ تشریح کہ وہ گانے والی مغنیہ عورتیں نہ تھیں سے ظاہر ہے کہ گانے والیوں سے گانا سُننا خود بانی صاحبہ کے نزدیک بھی حرام تھا۔ پس وجہ جواز میں ان سب چیزوں کا دخل ہے اشعار جو حرام نہ ہوں۔ لڑکیاں پیشہ ور گانے والیاں نہ ہوں۔ عید کی خوشی کا دن ہو وغیرہ نہ کہ بھاؤ بتا کر انداز جتا کر ہاتھ نچا کر۔ دم سے چڑھا کر ترنم کے ساتھ خوش آوازی کے ساتھ سامعین کو متحرک کر دینے والے اور پردوں کے پیچھے سے سامنے لانے والے اشعار پڑھے جائیں۔ اور دلیل میں دو معصوم بے تکلف بچیوں کا اپنے بڑوں کی بہادری والے واقعات کو نظم میں گنگنانا پیش کیا جائے۔ سولھواں جواب عید رت کو آپ کے ان نو ساختہ باجوں سے کیا نسبت؟ اس میں نہ کوئی سُر ہوتا ہے نہ تال۔ بخلاف تمہارے باجوں کے جو بعینہٖ بدترین لہو و لعب کے ہیں: ——

سترھواں جواب۔ اے نام کے صوفیو! تم دھما چوکڑی مچاتے ہو اور آیات و

Marfat.com

احادیث سے بڑھکر درجہ اس گانے کو دیتے ہو اور جو حدیث تم پیش کرتے ہو اس میں تو ہے کہ حضور کروٹ لے کر منہ پھیر کر بلکہ منہ پر کپڑا ڈالکر لیٹے رہے نہ کہ آپ نے کوئی دلچسپی لی ہو یا اُسے خوشی سے سُنا ہو۔ پس اصل اپنی جگہ باقی رہی اور زیادہ سے زیادہ اتنا کوئی جائز رکھ سکتا ہے جتنا اس حدیث میں مروی ہے وقت اور کیفیت کے لحاظ سے نہ یہ کہ انگور کھانا حلال ہے اس لئے اس کے شیرے سے جو شراب نشہ آور بنے وہ بھی حلال ہو جائے۔ یا عید والے دن حبشیوں کا بنوٹ کے اور تلوار کے کرتب دکھانے سے آپ جیسا کوئی شطرنج اور گنجفہ وغیرہ کھیلوں کو حلال کہنے لگے؟

اٹھارہواں جواب۔ اسی حدیث میں ہے کہ غمزهما فخرجتا میں نے ان دونوں کے ٹھوکا مارا اور وہ اُٹھکر چلی گئیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پر یہ نہیں فرمایا کہ کیوں نکالدیا؟ اگر یہ کوئی نیک کام ہوتا تو کوئی وجہ نہ تھی کہ حضرت عائشہ انہیں اس طرح نکالدیں اور حضور اس پر انکار نہ فرمائیں۔ انیسواں جواب:۔ غنا اور مغنیات شرعاً مردہ چیز ہے کہ حضور فرماتے ہیں لا یحل بیع المغنیات ولا شری آءهن (فتح پ ۲۶ ص ۱۸) یعنی مغنی و مطرب گانے بجانے والوں اور والیوں کی خرید و فروخت بھی شرعاً حرام ہے۔ بیسواں جواب۔ فتح پ ۱۱ ص ۱۱۳ میں ہے فیهن نزل اللہ ومن الناس من یشتری لھو الحدیث اھ خریدنا لھو الحدیث مول لینا ہے جو خدا کے نزدیک مذموم ہے۔ سنئے جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تمام کھیل تماشے لہو و لعب باطل ہیں سوائے تین کے اوّل تو شغل تیر اندازی (بندوق کی نشانہ بازی) وغیرہ دوسرے گھوڑے وغیرہ کی سواری۔ تیسرے اپنی بیوی سے دل لگی۔ پھر آپ نے یہ لونڈوں کا ضمیمہ یعنے قوالوں سے دل لگی۔ اور کھیل اور قوالی کا حال کہاں سے نکالا؟

(اٹھارھواں جواب۔ انیسواں جواب۔ بیسواں جواب)

اتنا تو ہم مانتے ہیں کہ نظامی صاحب ہیں بڑے ہوشیار اور بہت ہی طرار اور ایک ان پر ہی کیا منحصر ہے جو شخص جس قدر خدا سے کم ڈرے گا اتنا ہی وہ بے باک اور بے شرم ہوگا۔ ابن ماجہ کا حوالہ دے کر آپنے جو لکھا ہے وہ انہی کے الفاظ میں سُنئے۔ منادی۔ دہلی ۲ر جولائی ۱۹۳۷ء میں ص ۶ کالم ۳ کے شروع میں ہے۔

(نظامی صاحب کی دوسری دلیل)

Marfat.com

دوسری حدیث ابن ماجہ نے جو صحاح ستہ کی مشہور کتاب ہے باب الغناء والدف میں حضرت انس بن مالک سے روایت کی ہے جس میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ کے ایک کوچے میں جا رہے تھے کہ چند لڑکیوں کو دیکھا جو "نالیاں بجا بجا کر یہ شعر گا رہی تھیں۔ ہم بنی نجار کی لڑکیاں ہیں۔ خوش نصیب ہمارے کہ محمدؐ ہمارے پڑوسی ہیں" یہ گانا سن کر حضور وہاں کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ میں تم کو دوست رکھتا ہوں" اسے لکھ کر پھر لکھتے ہیں "بس اگر گانا اور نالیاں بجانا اور دف بجانا حرام ہوتا تو رسول اللہ اس کو کیوں سنتے"

جواباً گذارش ہے کہ نظامی صاحب علم سے جہاں کورے ہیں وہاں صداقت و دیانت سے بھی بالکل خالی ہاتھ ہیں۔ کتاب ابن ماجہ ہمارے سامنے کھلی رکھی ہے اس میں حدیث کے الفاظ یہ ہیں عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِبَعْضِ الْمَدِيْنَةِ فَاِذَا هُوَ بِجَوَارٍ يَضْرِبْنَ بِدُفِّهِنَّ وَيَتَغَنَّيْنَ وَيَقُلْنَ ؎

نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ ؛ يَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارِ

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ يَعْلَمُ اِنِّي لَاُحِبُّكُنَّ

یعنی حضور مدینہ شریف کے کسی حصہ سے گذر رہے تھے کہ ناگہاں کچھ لڑکیاں دف پر یہ شعر پڑھ رہی تھیں۔ "ہم بنو نجار کی لڑکیاں ہیں واہ خوش نصیبی کہ محمدؐ ہمارے پڑوسی ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ جانتا ہے مجھے تم سے محبت ہے" الفاظ اور ترجمہ ناظرین کے سامنے ہیں۔ حسن نظامی نے "نالیاں بجا بجا کر" اور "یہ گانا سنکر حضور وہاں کھڑے ہو گئے" یہ دونوں فقرے حدیث میں اپنی طرف سے ایزاد کر لئے۔ انھیں معلوم نہیں۔ حضورؐ کا ارشاد گرامی ہے کہ جو میرے نام سے وہ کہے جو میں نے نہیں کہا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں مقرر کرلے۔ پس جس چیز کے درپے یہ قوالی پرست حضرات ہیں وہ اس میں تھی نہیں۔ یہ بھی لڑکیاں تھیں جو غیر مکلف ہیں۔ یہ اشعار بھی بڑے نہ تھے دف پر تھے نہ کرنے والے باجوں پر۔ یہ لڑکیاں بھی گانے والیاں نہ تھیں۔ بنو نجار جیسے شریف خاندان کی بچیاں تھیں۔ جو حضور کی خوش آمدید پڑھ رہی تھیں نالیاں نہیں بجا رہی تھیں۔ تاہم نہ حضورؐ وہاں کھڑے ہوئے نہ ان کے گانے کی

Marfat.com

داد دی۔ نہ اُسے رغبت سے سُنا۔ نہ وجد آیا نہ نالۂ سر کی تعریف فرمائی۔ نہ اُن لڑکیوں کا یہ مقصد تھا۔ اُن کا مقصد صرف اظہارِ حبِّ حبیبُ اللہ تھا۔ اس کا جواب آپ نے دیدیا کہ تم انصار کی محبت میرے دل میں بھی ہے۔ کہاں چلتے پھرتے اور آتے جاتے کسی شعر کا کان میں پڑجانا جو معنیً بھی درست ہو؟ اور کہاں بخت قوال کو سر دھنے سے بلواکر۔ اشتہار دیکر مجلس رچاکر ہارمونیم اور طبلوں پر بزرگوں کی قبروں پر مسجدوں میں شور و شر کے ساتھ گوانا بجوانا تالیاں پٹوانی اور بھوج ہیجڑوں کی طرح گتیں بھرنا کوٹھے مارنا ناچنا اور تھرکنا؟ یاد رکھو دلیل اُسے کہتے ہیں کہ جو کرتے ہو اس کا ثبوت دو۔ ورنہ تقریب تام نہیں رہتی۔

اہلحدیث پر جہاں بہت سی تہمتیں لگائی گئی ہیں۔ وہاں ایک بہتان اُن پر یہ بھی ہے کہ پیروں فقیروں صوفیوں اور ولیوں کے قائل نہیں۔ انہیں نہیں مانتے۔ حقیقت یہ ہے کہ اہلحدیث انھیں مانتے تو ضرور ہیں لیکن ماننے کے طریقے میں اور خود ان بزرگوں کی شناخت میں البتہ فرق ہے۔ ہمارے دوست تو کہتے ہیں اور برملا کہتے ہیں۔ مانتے ہیں اور علی الاعلان مانتے ہیں کہ جو بھی جوگیے کپڑے پہن لے ضربیں لگانے لگے ہو حق کرنے لگے بہکی بہکی بکواس بکنے لگے وہ فقیر بھی ہے پیر بھی ہے صوفی بھی ہے ولی اللہ بھی ہے اور جو اس سے آگے بڑھ جائے یعنی گانا بجانا بھنگ گھوٹنے لگے طبلے کی تھاپ اور سارنگی کے سروں پر مست ہوجانے لگے۔ خوش الحان گویے کے اُتار چڑھاؤ پر تھرکنے لگے۔ نماز روزہ ترک کر بیٹھے یہ حضرات اسے خدارسیدہ ہونے کی سند دیدیتے ہیں۔ اور اگر کپڑے پھاڑنے لگے اور مادرزاد ننگا رہنے لگے تو تو ان کے نزدیک فنافی اللہ کے درجے میں پہونچ گیا اہلحدیث ان چیزوں کو شانِ ولایت و صوفیت قرار نہیں دیتے ان کے نزدیک سچا صوفی کامل ولی وہ ہے جس کا باطن تقوے سے اور جس کا ظاہر سنت سے آراستہ و پیراستہ ہو۔ اسی طرح ماننے کا طریقہ دونوں فریق کا بالکل جداگانہ ہے۔ فریقِ اول تو ان بزرگوں کو خدائی خزانوں کے مالک زمین آسمان کے منتظم بھلائی برائی پر قادر وغیرہ مانتے ہیں پھر ان کے نام کے ورد و وظائف ان کا تصورات میں فائیت ان کی چوکھٹ چومنا ان کے سامنے ماتھا رگڑنا زندگی میں اور انتقال کے بعد

Marfat.com

اِن سے حاجتیں اور مُرادیں طلب کرنا وغیرہ اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اِن کے برخلاف جماعت اہلحدیث ان کی بزرگی اور نیکی کی قائل ہو کر مطابق شرع نیک اعمال میں ان کی اتباع کرکے دل میں اِن کی تکریم رکھکر بعد از انتقال ان کے لئے دعائے خیر کرکے اپنے ماننے کا ثبوت دیتی ہے۔ الغرض ماننے کے اور پہچاننے کے طریقے جُداگانہ ہیں۔ مثال کے طور پر آپ سمجھئے کہ ایک طرف تو عیسائی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو مانتے ہیں۔ دوسری جانب محمدی بھی آپ کو مانتے ہیں۔ لیکن ماننے اور پہچاننے کے طریقے جُداگانہ ہیں۔ عیسائیوں کے نزدیک مسیح وہ ہیں جو سُولی پر چڑھائے گئے اور جو خدا کے بیٹے تھے اور جو تین میں سے تیسرے تھے۔ اور مسلمانوں کے نزدیک وہ بزرگ نبی تھے جنھیں خدائے تعالےٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے بلے باپ کے پیدا کیا تھا اسی طرح وہ برتاوا یہ برتتے ہیں کہ صلیب کے سامنے عبادت کریں اور حضرت عیسےٰ کو کفارہ خلق کہیں؟ وغیرہ۔ اور مسلمان عقیدہ رکھتے ہیں کہ آپ اپنے زمانے میں واجبُ الاتباع نبی تھے۔ اور اب نبوت و فضیلت کو اعتقادی طور پر ماننا چاہئے وغیرہ۔ پس ماننے میں دونوں ایک ہیں مگر ماننے کے طرزِ عمل میں دو ہیں۔ پس موجودہ بنے ہوئے صوفیوں کا انکار اس امر کو مستلزم نہیں کہ سچے اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کو اہلحدیث نہیں مانتے بلکہ ایسے زبردستی ولیوں کو تو فقہائے احناف نے بھی زندیق مانا ہے۔ شامی جلد ثالث بابُ المرتد کے ماتحت صفحہ ۲۲۵ مطبوعہ دار الکتب مصر میں ہے وَمِنْ جِنْسِ ذَالِكَ مَا يَدَّعِيْهِ بَعْضُ مَنْ يَدَّعِي التَّصَوُّفَ اَنَّهٗ بَلَغَ حَالَةً بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللّٰهِ تَعَالٰى اَسْقَطَتْ عَنْهُ الصَّلٰوةَ وَحَلَّ لَهٗ شُرْبُ الْمُسْكِرِ وَالْمَعَاصِيْ وَاَكْلُ مَالِ السُّلْطَانِ فَهٰذَا مِمَّا لَا شَكَّ فِيْ وُجُوْبِ قَتْلِهٖ الخ (یعنی اسلام اور زندیقیت کے تفرقہ کے جوا[illegible] ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے) کہ بعض مدعیانِ تصوف کہہ بیٹھتے ہیں کہ ہم [illegible] کے درجے میں پہونچ گئے۔ اب ہمیں ظاہری نماز کی ادائیگی کی ضرورت نہیں ظاہری اعمال کی تعمیل ہمارے سر سے ہٹ گئی۔ گانجے بھنگ شراب چانڈو کا استعمال ہمارے لئے ممنوع نہیں رہا وغیرہ۔ ایسے لوگوں پر شرعی فتویٰ یہ ہے کہ ان کا قتل مسلمان حاکم وقت پر شرعاً واجب ہے۔ ان کا ضرر دین میں بہت بڑا ہے۔ پس

Marfat.com

اہلحدیث بھی کہتے ہیں کہ ایسے نمائشی صوفیوں کو ولی مان لینا پرلے درجہ کی بے دینی بے علمی کا ایک خطرناک نتیجہ ہے۔ مصیبت تو یہ ہے کہ یہ ہمارے آج کل کے حنفی کہلوانے والے اپنی مذہبی کتابوں کو اپنی موجودہ رسموں کے خلاف نہیں مانتے ان میں بھی صاف طور پر اولیاء اللہ کی جو پہچان درج ہے وہ وہی ہے جسے اہلحدیث کہتے ہیں مگر یہ عوام الناس ان چرسیوں اور نشہ باز قلندروں کو اولیاء اللہ مان رہے ہیں ملاحظہ ہو شامی جلد ثانی فصل فی ثبوت النسب کے ماتحت صہ ۶۸۵ مطبوعہ دارالکتب مصر میں ہے وَالْوَلِيُّ لَا بُدَّ مِنْ أَنْ يَّكُوْنَ تَابِعًا لِلنَّبِيِّ (الی ان قال) لِأَنَّهُ لَا يَكُوْنُ وَلِيًّا مَا لَمْ يَكُنْ مُحِقًّا فِيْ دِيَانَتِهٖ وَاتِّبَاعِهٖ لِنَبِيِّهٖ یعنی ولی کے لئے ضروری کہ وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا تابع فرمان ہو۔ کوئی شخص ولی ہو نہیں سکتا جب تک کہ وہ سچا دیندار اور پورا تابع سنت نہ ہو۔ باوجود مذہبی کتابوں کے ان فیصلوں کے سینکڑوں ہزاروں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں ایسے حنفی نظر آتے ہیں جو بھگوے کپڑوں اور لمبے گیسوؤں کے فدائی ہیں۔ ہر تکیے پر ایک بھیڑ ہر قبر پر ایک میلا ہر بنے ہوئے مست قلندر کے ہاتھ پر بیعتوں کا ایک لا متناہی سلسلہ جاری ہے۔ ان کی کرامتوں کے افسانے اور ان کی بزرگیوں کے قصے زبان زد عام ہیں۔ پھر کرامتیں بھی ایسی بیان کی جاتی ہیں جسے نہ عقل باور کرے نہ شرع درست سمجھنے دے۔ یہاں تک کہ درمختار جیسی حنفی مذہب کی معتبر کتاب جس پر آج مدار مذہب رکھدیا گیا ہے اس کے صہ ۶۸۴ جلد دوم مطبوعہ دارالکتب مصر فصل فی ثبوت النسب میں ہے وَقَدِ اكْتَفَوْا بِقِيَامِ الْفِرَاشِ بِلَا دُخُوْلٍ كَتَزَوُّجِ الْمَغْرِبِيِّ بِمَشْرِقِيَّةٍ بَيْنَهُمَا سَنَةٌ فَوَلَدَتْ لِسِتَّةِ أَشْهُرٍ مُّذْ تَزَوَّجَهَا لِتَصَوُّرِهٖ كَرَامَةً أَوْ اِسْتِخْدَامًا اس عبارت کا ترجمہ ہم اپنی طرف سے نہیں بلکہ احناف کے ہاں جو اس کا معقول اور مقبول ترجمہ ہے وہی غایۃ الاوطار سے درج کرتے ہیں۔ جلد دوم صہ ۱۱۴ مطبوعہ بریلی میں ہے اور البتہ کفایت کی ہے۔ فقہا نے قیام فراش بلا دخول پر ثبوت نسب میں۔ قیام فراش عبارت ہے علت وطی سے جو بسبب عقد کے ہو اگرچہ دخول حقیقی اور علمی کچھ بھی نہ ہو مانند نکاح مرد مغربی کے عورت شرقیہ سے یعنی مرد منتہائے مغرب

Marfat.com

اور عورت تہلائے مشرق میں اتنے فاصلے سے رہتے ہوں کہ دونوں کے درمیان سال بھر کی راہ ہو سو منکوحۂ مشرقیہ پورے چھ مہینے میں جنی ابتدائے نکاح سے تو یہ ولد ثابت النسب ہے بسبب متصوّر ہونے وطی کے باعتبار کرامت یا استخدام جن کے کذا فی فتح القدیر یعنی ممکن ہے کہ بعد نکاح کے ازراہ کرامت یا بہ عمل تسخیر جن کے زوج مشرق سے مغرب میں ساعت واحد میں آئے اور وطی کرے" انتہی۔

ناظرین کرام! خیال فرمایئے۔ مطلب یہ ہے کہ ایک مرد تو زمین کے مغربی کنارے میں رہتا ہے اور ایک عورت زمین کے مشرقی کنارے پر رہتی ہے۔ دونوں کے درمیان سال بھر کا فاصلہ ہے یعنی یہ اگر وہاں جانا چاہے تو سال بھر سے کم نہیں پہنچ سکتی۔ اور وہ اگر یہاں آنا چاہے جب بھی سال بھر سے کم میں نہیں آ سکتا۔ پھر نکاح پر چھ مہینے گزرتے ہی اس نیک بخت بھاگوان کا بچہ ہوتا ہے۔ قائل کرامات علمائے حنفی مذہب فتویٰ دیتے ہیں کہ اس بچے کو حلالی مانو حرامی نہ کہو۔ اس لیئے کہ ممکن ہے کہ وہ [illegible] کے لگ گیا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس کے تابع میں جن ہوں اور وہ اسے یہاں پہنچا گئے ہوں۔ یہ ہیں وہ کرامتیں جنہیں جماعت اہلحدیث نہیں مانتی کیونکہ دراصل یہ ایسی [illegible] چیزیں احکام خدا کو متغیر کرنے والی اور بدکار مردوں عورتوں کو دلیر کرنے والی ہیں [illegible] ہی نہیں بلکہ ان فقہائے کرام سے یہ [illegible] کہ کعبۃ اللہ بھی اولیاء کی زیارت [illegible] جایا کرتا ہے۔ چنانچہ درمختار کے اسی صفحہ میں ہے [illegible] عَمَّا نُقِلَ [illegible]

تَرَدُّدُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَ [illegible] هَلْ يَجُوْزُ الْقَوْلُ [illegible]

غایت الاوطار کے اسی صفحہ میں ہے۔ امام ممدوح سے سوال ہوا کہ [illegible] کعبہ معظمہ ایک ولی کی زیارت کے لئے جاتا تھا یہ کہنا جائز ہے یا نہیں [illegible] جواب میں کہا کہ خرق عادت بطریق کرامت کے اہل ولایت کیواسطے [illegible] آپ سمجھ بھی گئے؟ حکم تو یہ ہے کہ لوگ کعبۃ اللہ کی زیارت کو جائیں لیکن یہاں کعبہ کا کعبہ موجود ہے جس کی زیارت کو خود کعبہ آتا ہے۔ کعبہ شامی حنفی شارح درمختار نے اس مشکل کو کہ جب کعبہ اپنی جگہ سے کسی ولی اللہ کی زیارت کو چلا گیا تو ہم نماز کس طرف پڑھیں۔ اسطرح حل کیا ہے کہ فَالصَّلٰوۃُ اِلٰی ھَوَاءِ ھَا یعنی اس وقت نماز اس کی سیدھ میں پڑھیے۔ برادران اب میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ ان [illegible]

Marfat.com

سکے ماننے کیلئے آپ تیار ہیں؟ ہم اہلحدیث توان باتوں کو نہ کرامت سمجھیں نہ انہیں صحیح مانیں اب آپ کو اپنا اختیار ہے۔ لیکن ہم خیر خواہی کے طور پر اتنا ضرور کہیں گے کہ یہ تمام اعتقادی کمزوریاں محض اس لئے عام مسلمانوں میں پیدا ہو گئی ہیں کہ وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے سوا اقوال بزرگان کو بھی دین میں داخل سمجھنے لگے۔ ائمہ کی تقلید کو بھی انہوں نے دینی رکن مانکر اپنے اصلی دین میں گھن لگا لیا۔ پس ہر تیسری چیز سے دست بردار ہو کر ایک ہاتھ میں کتاب اللہ لو اور دوسرے ہاتھ میں سنت رسول اللہ اب نہ تیسرا ہاتھ نہ تیسری چیز ؎

سیے یار منہ سے خاک نہ ساغر لگایئے ؎ شیشوں کو تاک تاک کے پتھر لگایئے

میں بہت دور نکل گیا اسی مضمون کے ماتحت میں آپ کو ایک واقعہ کیطرف متوجہ کرانا چاہتا ہوں کہ دیکھئے اس موجودہ تصوف نے اور ان قوالیوں کے مجمع نے کیسی کچھ خطرناک صورت اختیار کی ہے۔ اخبار زمیندار لاہور میں چھپا ہوا یہ واقعہ ملاحظہ ہو۔

"شراب نغمہ قوال مورخہ ۱۹ کو نماز مغرب کے وقت خانقاہ حضرت قاضی سٹھ رح واقعہ بیرون دہلی دروازہ ملتان شہر مجلس صوفیائے کرام میں قوالی ہو رہی تھی حضرت مولانا مولوی صوفی نبی بخش صاحب (جو ملتان کے متصوفین کے سرتاج اور پیر گرامی جانتے ہیں) مجلس کے مدار المہام تھے اور آپ خانقاہ مذکور کے متولی بھی ہیں خانقاہ مذکور کے قریبی محلہ داروں نے (جن کی تعداد ۱۰۰ - ۱۵۰ کے قریب تھی) مغرب کی نماز کا وقت سمجھکر صوفی صاحب کی خدمت اقدس میں نماز کا وقت کہہ کر قوالی کو بند کرانا چاہا مگر ان کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی۔ انہوں نے مجبوراً دیر ہو جانے کے خیال سے اذان کہدی اذان کہنے کے دوران میں یہ مجلس حال وقال جاری رہی۔ اذان کہنے کے کافی دیر تک انتظار کی گئی۔ مگر محفل حال وقال میں سر مو تفاوت نہ ہوا۔ انھوں نے نماز باجماعت پڑھنی شروع کر دی مگر پھر بھی مجلس سے کوئی نہ ہلا۔ ابھی دو رکعت بھی ختم نہ ہونے پائی تھیں کہ حضرت صوفی صاحب غیظ و غضب سے جھنجھلاتے ہوئے اپنے ساتھیوں سمیت مسجد میں وارد ہوئے اور صف نمازیاں چیر کر امام کو گردن سے پکڑ کر گالیاں نکالکر اور مقتدیوں کو نماز ہی میں دھکے دیکر احاطہ مسجد سے باہر نکالدیا انھوں نے دوسری مسجد میں جاکر دوبارہ نماز ادا کی اس سانحہ سے قریبی محلوں اور شہر کے مسلمانوں میں

قوالی کی بدولت

ہلچل پیدا ہو گئی۔ ان لوگوں کے دستخطوں سے ایک استفسار مقامی علماء کرام کی خدمت میں بھیجا گیا ہے۔ کیا فرماتے ہیں مفتیانِ دینِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ صوفی صاحب مذکور پر کیا حدِ شرعی عائد کی جا سکتی ہے؟ "زمیندار" بلکہ ان قوالیوں کی مجلسوں میں بعض صوفیوں نے بھی یہ کیا ہے کہ بے تحاشا قوالوں کے رخسار چومنے لگے اور اس سے نازیبا حرکتیں کرنے لگے۔ ایسا بھی ہوا ہے کہ گانے والی کو چمٹا لیا۔ اور فحش حرکتیں کرنی شروع کر دیں اور ان سب افعالِ قبیحہ کو وجد کے پردے میں چھپا دیا گیا بلکہ کارِ نیک سمجھا گیا۔

اب ناظرین خود بتلائیں کہ کیا ہم خواجہ حسن نظامی کی تائیدِ قوالی پر خاموش رہیں۔ اس مجلس نے جو برائی مسلمانوں میں پھیلائی ہے اسے آپ نے دیکھ لیا؟ اس لئے کہ یہ مجلس مجلسِ عبادت سے بلکہ نماز سے بھی روکتی ہے بشرعاً اس کا انعقاد حرام ہے۔ بزرگوں نے اور حنفی مذہب کے فقہا نے بھی اسے حرام کہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خواجہ صاحب کے اس مضمون کا جواب ہم نے قدرے تفصیل سے لکھا ہے اب ہم یہاں اقتباساً کچھ تحریر پیش کرتے ہیں زاں بعد انشاء اللہ تعالیٰ وہ احادیث پیش کریں گے جو حرمت سماع و مزامیر پر قطعی اور نص ہیں۔

غضب تو یہ ہے کہ سرآمد سلسلہ نظامیہ یعنے حضرت سلطان المشائخ کے مزامیر منع کرنے کے باوجود مزامیر کو موجودہ مجالس سماع کا جزولاینفک قرار دیدیا گیا ہے کہ حضرت سلطان المشائخ کے عرس میں بھی اس نامشروع امر کو داخل کر کے بانی سلسلہ کے ارشادِ گرامی کو زینتِ طاقِ نسیاں کر دیا گیا ہے۔ ہاں نظامی صاحب نے مزعومہ دشمنانِ تصوف کے حملوں سے نکلنے یا ان پر حملہ آور ہونے کے لئے ایک فوج کی تجویز فرمائی اور بھرتی کا اعلان جلی حرفوں میں منادی کے صفحات پر کر دیا۔ اور ہر چشتی سے جان و مال کی قربانی طلب کی گئی۔ نیز ایک قوالی نامہ لکھا گیا جس میں بزعم خود قرآن و حدیث سے ہر قسم کے باجوں کا جواز ثابت کیا گیا۔ اس میں بعض احادیث موضوع اور من گھڑت درج کر دیں۔ اور بعض احادیث کے تراجم میں گڑبڑ کر کے اپنے مقصد کے مطابق کر لیا گیا۔ اور اپنی تفسیر ذاتی کا ثبوت دیتے ہوئے آیت وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ میں لہو الحدیث کی عجیب و غریب

Marfat.com

تفسیر بالرائے کی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے قسم کھا کر فرمایا ہے کہ لہو الحدیث سے مراد غنا (گانا بجانا ہے) اس قول کو بلا دلیل غلط قرار دیا گیا۔ شاہ عبدالقادر محدث دہلوی نے موضح القرآن میں اس آیت کی جو شان نزول بیان فرمائی ہے اس کو بھی ناقابلِ اعتبار ٹھہرایا۔

غرضیکہ اسی قسم کی بہت سی جذباتی اور غیر مدلّل باتیں لکھکر اپنے نزدیک قوالی مروجہ کی حمایت میں ایک زبردست شاہکار پیش کیا۔

قرآن و حدیث سے مزامیر کا جواز ثابت کرنے والوں اور بدرجہ گستاخی کر کے جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سماعِ مزامیر کا خلافِ واقعہ ثبوت دینے والوں کو واضح ہو کہ تمام اکابرِ طریقت جو اسرارِ شریعت کے ماہر اور کتاب و سنت کے عامل تھے مزامیر سے پرہیز کرتے تھے۔ سہروردیہ قادریہ نقشبندیہ میں مزامیر کا سماع حرام ہونا تو آج تک مسلم ہے۔ اکابر مشائخِ چشت کے یہاں بھی مزامیر کی حرمت کتبِ معتبرہ سے ظاہر و باہر ہے۔

عشاق مزاج میر مشائخِ چشت کی سوانح حیات کا مطالعہ کریں تو انہیں کبھی یہ توہین آمیز جرات نہ ہو کہ وہ حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رح حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر۔ حضرت نظام الدین اولیا۔ حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی قدس اللہ اسرارہم کے مقدس دامنوں پر مزامیر کا داغ لگانے کی پرفریب اور دجل آمیز کوشش کریں۔ میں اپنے دعوے کے اثبات میں سیر الاولیاء اور رسالہ اصول السماع کے چند اقتباسات پیش کرتا ہوں۔ یہ ملحوظ رہے کہ یہ دونوں کتابیں حضرت سلطان المشائخ کے حلقہ میں اوّل نمبر کی مانی گئی ہیں۔ چونکہ سید مبارک علوی کرمانی رح نے بہت سے چشم دید واقعات اور معتبرہ ذرائع سے سنے ہوئے ملفوظات اس کتاب میں جمع کئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ گانے بجانے کو جائز بتانے والوں اور قرآن و حدیث کے مطالب کو اپنے مقاصد سیّئہ کے قالب میں ڈھالنے والوں کو ان حوالوں کے سامنے اپنے ہتھیار ڈالدینے پڑتے ہیں۔ اور انکار کئے نہیں بنتی۔ یہ دوسری بات ہے کہ دانستہ طور پر قوالی مروّجہ کی حمایت میں ایڑی سے چوٹی تک کا زور صرف کر دیں اور مصالحِ دنیوی کے پیشِ نظر موسیقی

عہ موضوعات ملا علی قاری میں ہے کہ یہ روایت موضوع ہے اللہ کی لعنت ہو اسکے گھڑنیوالے پر۔

و مزامیر کے فروغ دینے کو اہم خدمت طریقت قرار دیں۔

(۱) سیر الاولیاء مطبوعہ محب ہند دہلی کے ص ۵۲۰ پر جو فارسی عبارت ہے اس کا عام فہم ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔ اس مجلس میں ایک شخص نے حضرت سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء (دہلی) سے عرض کیا کہ حال ہی میں حضرت کے بعض حاضر باش درویشوں نے چنگ و رباب اور مزامیر کے مجمع میں رقص کیا ہے۔ حضرت نے ارشاد فرمایا انھوں نے اچھا نہیں کیا جو چیز خلاف شرع ہے وہ بری چیز ہے۔ اس کے بعد ایک شخص نے عرض کیا کہ جب یہ درویش اس مکان سے باہر آئے تو اُن سے لوگوں نے دریافت کیا کہ یہ کیا کیا ؟ اُن درویشوں نے جواب دیا کہ ہم اس قدر مستغرق سماع تھے کہ ہمیں خبر نہیں تھی کہ یہاں مزامیر ہیں یا نہیں۔ حضرت نے جب یہ بات سنی تو ارشاد فرمایا کہ یہ جواب کوئی حیثیت نہیں رکھتا یہ بہانہ تو ہر گناہ میں چل سکتا ہے۔

نوٹ:۔ یہ عبارت فوائد الفواد ملفوظات سلطان المشائخؒ میں بھی موجود ہے۔

(۲) ایک اور مجلس میں حضرت سلطان المشائخؒ سے ایک شخص نے عرض کیا کہ اس وقت فلاں مقام پر آپ کے متعلقین نے ایک مجلس منعقد کی ہے جس میں مزامیر اور محرمات موجود ہیں۔ حضرت سلطان المشائخؒ نے فرمایا کہ میں نے منع کر دیا ہے کہ مزامیر اور محرمات سماع میں نہ ہوں۔ ان لوگوں نے اچھا نہیں کیا۔ نیز فرمایا کہ امام نماز پڑھا رہا ہو اور اس کے مقتدیوں میں علاوہ مردوں کے عورتیں بھی ہوں اگر امام کو سہو واقع ہو جائے تو مردوں میں سے کسی مرد کو سبحان اللہ کہکر امام کو مطلع کرنا چاہیئے لیکن کوئی عورت اگر [illegible] امام کو آگاہ کرے؟ وہ سبحان اللہ کہے تاکہ اس کی آواز غیر محرم نہ سن پائیں۔ بلکہ اس کو چاہیئے کہ ہاتھ کی پشت کو ہتھیلی پر مارے۔ ہتھیلی کو ہتھیلی پر نہ مارے کہ یہ لہو سے مشابہ ہے۔ (یہ بھی واضح ہو کہ اس مسئلہ میں بھی شاہ صاحب نے حدیث کی پیروی کر کے مذہب اہلحدیث اختیار کیا ہے۔ ورنہ یہ مسئلہ حنفی مذہب کے خلاف ہے) اس درجہ لہو سے پرہیز ثابت ہے۔ پس سماع میں بطریق اولٰی پرہیز ہوگا۔ کیونکہ سماع تو دین کا رکن بھی نہیں ہے۔ ہاں تالیاں بجلنے میں اتنی احتیاط

Marfat.com

آئی ہے۔ پس سماع میں مزامیر بدرجہ اولےٰ منع ہوگا۔ گیا خواجہ صاحب اب بھی تالیاں بجائیں گے؟

تالیوں کو حضرت نظام الدین اولیا کی طرف منسوب کرنیوالے اور مزامیر کو مشائخ چشت کے مسلک میں واجب ضروری اور لازم بتانے والے اس بصیرت افروز تقریر کو سیر الاولیا مطبوعہ محب ہند صفحہ ۵۲۲، ۵۲۳ پر انصاف کی آنکھوں سے دیکھیں۔

(۳) سیر الاولیار صفحہ ۴۹۱ پر ہے حضرت سلطان المشائخ ہ نے فرمایا چار باتوں کا لحاظ رکھا جائے تو سماع مباح ہے۔ (۱) مسمع (۲) مستمع (۳) مسموع (۴) آلہ سماع مسمع۔ یعنی سنانے والا جوان یا معمر شخص ہو بے ریش لڑکا یا عورت نہ ہو۔ مستمع یعنی سننے والا یاد حق سے خالی نہ ہو۔ مسموع یعنی اشعار فحش اور بیہودہ نہ ہوں۔ آلہ سماع مزامیر ہے جیسے چنگ و رباب۔ یہ آلات بھی سماع میں نہ ہوں۔ اگر یہ باتیں سماع میں پائی جائیں تو سماع حلال ہے۔ مطلق سماع صورت موزوں سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ کیونکر حرام ہو جائے گا۔ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ نفس سماع علے الاطلاق نہ حلال ہے نہ حرام۔ (عوارض سے اس کا حکم بدلتا رہتا ہے۔)

نوٹ :- چنگ و رباب ہی پر مزامیر کا انحصار نہیں بلکہ عرف میں قوال کے تمام آلات طرب کو مزامیر کہتے ہیں۔ جیسا کہ غیاث اللغات میں مزامیر کی تحقیق کے بعد لکھا ہے "در عرف جمیع ساز مطرباں را گویند" لہٰذا ہارمونیم۔ سارنگی طبلہ۔ ڈھولک اور قیامت تک جو آلات جو قوالوں کے بجانے کے لئے ایجاد ہوں گے۔ وہ مزامیر کے تحت میں داخل ہوں گے۔

(۴) حضرت سلطان المشائخ کے خلیفہ مولانا فخر الدین صاحب زرادی نے عربی زبان میں ایک رسالہ اصول السماع لکھا ہے۔ اس میں مصنف مذکور نے باوجود مزامیر کی بابت پر زور دینے کے اس حقیقت کا بھی اظہار کردیا ہے کہ مشائخ چشت کا دامن تہمت مزامیر سے پاک ہے۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں۔ وَاَمَّا سَمَاعُ مَشَائِخِنَا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ فَبَرِیٌٔ عَنْ ھٰذِہِ التُّھْمَۃِ وَھُوَ مُجَرَّدُ صَوْتِ الْقَوَّالِ مَعَ الْاَشْعَارِ الْمُشْعِرَۃِ مِنْ صَنْعَۃِ کَمَالِ اللّٰہِ تَعَالٰی یعنی ہمارے مشائخ رحمہم اللہ علیہم اجمعین کا سماع تہمت مزامیر سے پاک تھا ان کا سماع

مجرد صورت کے ساتھ عارفانہ اشعار کا ہوتا تھا۔ اتنی صاف و صریح معتبر عبارتوں کی موجودگی میں خدا معلوم حسن نظامی صاحب کو خلاف شریعت امور کا انتساب بزرگوں کے ساتھ کرنے میں کیوں شرم محسوس نہیں ہوتی۔؟

(۵) رقص کے متعلق صاحب رسالہ اصول السماع فرماتے ہیں وَهُوَ فِعْلُ [illegible] وَالْمُتَصَنِّعِيْنَ عِنْدَ غَلَبَةِ الْهَوٰى وَهُوَ حَرَامٌ بِالْاِتِّفَاقِ یعنی رقص کرنا احمقوں اور مکاروں کا فعل ہے جو کہ غلبہ میں حرص و ہوا کے وقت [illegible] یہ بالاتفاق حرام ہے جس کو اس عبارت میں شک ہو وہ رسالہ مذکور [illegible] حسن نظامی ہی بلکہ رقص و سرود کے اس وقت [illegible] حنفی مذہب کے مدعی ہیں۔ اسلئے مناسب ہوگا کہ حنفی مذہب [illegible] ہم قوالیوں کی موجودہ مجالس کا حکم سنادیں۔ [illegible] حنفی مذہب چھوڑیں یا قوالی کی مجلسوں سے توبہ [illegible] سے یہی ہے کہ ان حضرات کو اصل حقیقت سے آگاہ کرد[illegible] کہ جس کام کو تم نیک سمجھے ہوئے ہو بدعت [illegible] سمجھے ہوئے ہو کفر ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اگر ایک [illegible] تاہم ایک آدھ کو نصیحت کارگر بھی ہو جائے گی۔ [illegible] کہ وہ یہ دلائل لوگوں کو پہنچادیں اور بزرگوں کی [illegible] ہٹائیں اور مسلمانوں کو اپنا روپیہ اور وقت [illegible] بچائیں۔ پس کتب فقہ کے حوالے ملاحظہ ہوں۔

(۱) برجندی شرح مختصر الوقایہ [illegible] يَفْعَلُهُ الْمُتَصَوِّفَةُ فِيْ زَمَانِنَا حَرَامٌ لَا يَجُوْزُ [illegible] وَالْغِنَاءُ سَوَاءٌ یعنی گانا سننا اور قوالی اور وجد میں آکر [illegible] کے بنے ہوئے صوفیوں میں مروج ہے۔ یہ بالکل حرام ہے۔ [illegible] قوالی اور رقص کا جو حکم ہے وہی گانے کا بھی ہے۔

(۲) اسی کتاب میں برجندی شرح مختصر الوقایہ میں ہے فان الغنا [illegible] لانه امر محرم ترد الشهادة یعنے گانا حرام ہے اور ایسے شخص کی گواہی [illegible]

Marfat.com

(۳) جامع الرموز میں ہے اِسْتِمَاعُ صَوْتِ الدُّفِّ وَالْمِزْمَارِ وَالْغِنَاءِ وَغَیْرِ ذٰلِکَ فَاِنَّہٗ حَرَامٌ یعنی باجوں گاجوں اور گانے کا سننا حرام ہے۔

(۴) جامع الرموز میں ہے مَنْ اَبَاحَ الْغِنَاءَ فَھُوَ فَاسِقٌ یعنے جو گانے کو مباح کہے وہ فاسق ہے۔

(۵) جامع الرموز میں ہے قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِبْلِیْسُ اَوَّلَ مَنْ تَغَنّٰی۔ سب سے پہلے جس نے گایا وہ ابلیس ہے۔

(۶) شامی میں ہے وَمَا یَفْعَلُہُ الْمُتَصَوِّفَۃُ فِیْ زَمَانِنَا حَرَامٌ لَا یَجُوْزُ الْقَصْدُ وَالْجُلُوْسُ اِلَیْہِ یعنے ہمارے زمانے کے یہ جھوٹے صوفی جو کرتے ہیں (یعنی سماع اور غنا اور قوالی) یہ حرام ہے۔ ان مجلسوں کا قصد کرنا وہاں جا کر ان مجلسوں میں بیٹھنا

(۷) اسی شامی میں ہے شَرْطًا لَوْ اَجِدُ فِیْ غَیْبَتِہٖ اَنْ تَبْلُغَ اِلٰی حَدٍّ لَوْ ضُرِبَ وَجْہُہٗ بِالسَّیْفِ لَا یَشْعُرُ فِیْہِ بِوَجَعٍ یعنی وجد کی شرط یہ ہے کہ اگر اس وقت اس شخص کے منہ پر تلوار ماری جائے تو بھی اسے زخم و تکلیف کا احساس تک نہ ہو پس یہ جو ان مجلسوں میں ناچنے والے ہیں اگر آپ تلوار چھوڑ سوئی بھی چبھو دیں تو ہائے کر کے رہ جائیں گے۔ یہ تو صرف رنگ رلیاں ہیں۔ وجد و استغراق انہیں کہاں نصیب؟ یہ تو وہ ہیں جن کے بارے میں قرآن فرماتا ہے لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ہ کیوں نہ کہتے ہو جو کرتے نہیں۔ بھلا انہیں محبت کا یہ درجہ کہاں حاصل؟ جو نمازوں تک سے اور ظاہری پیروی شرع تک سے غافل ہوں۔ اسلامی نماز روزے کے بدلے جن کا دھندا گانجا بھنگ چرس۔ شراب۔ اغلام اور تصویر بینی ہے۔ یہ صوفی نہیں بلکہ کوفی ہیں۔ یہ صرف حقہ کا ناچنا گیتیں بھرنا اور لوگوں پر اپنا ولی اللہ ہونا ظاہر کرنے والے ہیں۔ ان کا باطن کورا ہے۔ اندھے ہیں نیکی سے خالی ہیں اور اس کی بڑی دلیل ان کا ظاہر ہے۔ یہ ڈاڑھی منڈے۔ یہ چٹورے۔ یہ فسق و بدکاری بڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔ دن رات ان کا شغل خلاف شرع ہوتا ہے صرف زبانی دعوے ہوتے ہیں جو حقیقت سے کوسوں دور ہوتے ہیں۔ پس مسلمان ان سے بچیں اور ان کے پھندوں سے ہوشیار رہیں کونسا تھیٹر اور کونسا بائیسکوپ ہے جو ان سے خالی ہے

(۸) اسی شامی میں ہے اِنْ کَانَ سَمَاعُ غِنَاءٍ فَھُوَ حَرَامٌ بِاِجْمَاعِ الْعُلَمَاءِ

ع ھٰؤُلَاءِ الْمُتَفَقِّھُوْنَ لَیْسُوْا مِنَ الْمُحَدِّثِیْنَ فَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِسَنَدِ ھٰذَا الْحَدِیْثِ

Marfat.com

سننے گانا علماء کے اجماع سے حرام ہے۔ اور مخالف اجماع مبتدع و فاسق ہے۔

(۹) مجالس الابرار میں ہے اِنَّ اسْتِمَاعَ صَوْتِ الْمَلَاهِي كَالضَّرْبِ بِالْقَصَبِ وَغَيْرِ ذَالِكَ يَعْنِي حَرَامٌ وَمَعْصِيَةٌ لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِسْتِمَاعُ الْمَلَاهِي مَعْصِيَةٌ وَالْجُلُوْسُ عَلَيْهَا فِسْقٌ وَالتَّلَذُّذُ بِهَا مِنَ الْكُفْرِ۔ باجوں کا سننا حرام ہے اور خدا کی نافرمانی ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ باجوں کا سننا گناہ ہے۔ ان کے سننے کے لئے بیٹھنا خدا کی اطاعت سے نکلنا ہے اور اس سے لذت اور مزہ اٹھانا کفر کا کام ہے۔ یہاں پر ہمارے زمانہ کے صوفی؟ غور فرمائیں کہ جو کام وہ آج کل دھڑلے سے کر رہے ہیں وہ دراصل کفر ہے یہ حدیث[عہ] فقہ کی بہت سی کتابوں میں مذکور ہے۔ پس فقہ کی رو سے یہ صوفی جو آج کل ولایت سمجھے جاتے ہیں دراصل فقہ کے فتوے سے کافر ہیں۔ اور جس کام کو آج یہ حضرات عبادت سمجھکر کرتے ہیں حنفی مذہب کے فقہا اور علماء کرام کے اجماع سے یہ کام بالکل حرام ہے۔ پس فقیروں کی یہ جماعت خود ہی سوچ لے اور ان کی دعوتوں میں شرکت کرنیوالے بھی غور فرمالیں۔ ہم اکیلے ہی ایسے نہیں رہ گئے بلکہ علما اور فقہا بھی ایسے رہ گئے ہیں ہمارے ساتھ ہیں ؎

تنہا من در رہ میخانہ مستم … جنید و شبلی و عطار شد مست

(۱۰) بلکہ امام نووی جیسے فقیہ شافعی نے صحیح مسلم کی شرح میں صاف لکھا ہے حَرَّمَهُ (الْغِنَاءَ) اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَهْلُ الْعِرَاقِ وَمَذْهَبُ الشَّافِعِيِّ كَرَاهَتُهُ وَهُوَ الْمَشْهُوْرُ مِنْ مَذْهَبِ مَالِكٍ یعنی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور تمام عراقی حضرات علماء و فقہا گانے کو بالکل حرام کہتے ہیں۔ امام شافعی فرماتے ہیں گانا مکروہ ہے۔ اور امام مالک کا بھی مشہور مذہب یہی ہے۔

(۱۱) خلاصہ کیدانی میں ہے وَالْكُفْرُ بِاسْتِحْلَالِ مَا ثَبَتَ تَحْرِيْمُهُ یعنی جو چیز متفق طور پر حرام ہو اسے حلال سمجھنا کفر ہے۔ جیسے ہمارے زمانے میں گانے کا سننا یعنی گانا سننے کو جو حلال کہے وہ کافر ہے۔

(۱۲) حنفی مذہب کی معتبر کتاب درمختار میں ہے وَاسْتِمَاعُ ضَرْبِ الدُّفِّ وَالْمِزْمَارِ وَالتَّصْفِيْقِ وَضَرْبِ الْاَوْتَارِ مِنَ الطُّنْبُوْرِ وَالْبَرْبَطِ وَالرَّبَابِ

عہ لم نجد هذا الحديث في الاصول فالله اعلم بسنده ۱۲ منہ

Marfat.com

وَالْقَانُوْنِ وَالْمِزْمَارِ وَالصَّنْجِ وَالْبُوْقِ فَاِنَّهَا كُلُّهَا مَكْرُوْهَةٌ لِاَنَّهَا زِيُّ الْكُفَّارِ وَاِسْتِمَاعُ ضَرْبِ الدُّفِّ وَالْمِزْمَارِ وَغَيْرِ ذَالِكَ حَرَامٌ۔ یعنی اس کا سننا مثل ناچ اور مذاق اور تالی اور تار بجانے جیسے طنبورے کے اور سارنگی کے اور ستار کے اور قانون کے اور باجوں کے اور چنگ اور سنکھ وغیرہ کے یہ سب مکروہ ہے اس لئے کہ یہ کافروں کا طریقہ اور ان کی روش ہے اور باجوں گاجوں کا سننا حرام ہے۔

(۱۳) فتح المبین علیٰ ملا مسکین میں ہے فَمَا يَفْعَلُهُ الَّذِيْنَ يَدَّعُوْنَ الْوَجْدَ وَالْمَحَبَّةَ وَهُمْ مُتَصَوِّفَةُ زَمَانِنَا عِنْدَ سِمَاعِ الْغِنَاءِ حَرَامٌ۔ گانا سننے وقت ہمارے زمانے کے مدعی تصوّف اور وجد و محبت جو اٹھکیلیاں آج کل کرتے ہیں یہ سب حرام ہیں۔

(۱۴) حنفی مذہب کی معتبر کتاب فتاوٰی قاضی خاں میں ہے اَمَّا اِسْتِمَاعُ صَوْتِ الْمَلَاهِيْ كَالضَّرْبِ بِالْقَضَبِ وَغَيْرِ ذَالِكَ حَرَامٌ وَّمَعْصِيَةٌ لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِسْتِمَاعُ الْمَلَاهِيْ مَعْصِيَةٌ وَّالْجُلُوْسُ عَلَيْهَا فِسْقٌ وَّالتَّلَذُّذُ بِهَا مِنَ الْكُفْرِ یعنی باجے گاجے سننے حرام اور گناہ ہیں۔ کیونکہ حدیث شریف میں ہے۔ حضور فرماتے ہیں ان کا سننا گناہ ہے اور اس کے لئے محفل رچانا بدکاری ہے اور اس سے لطف اندوز ہونا کفر ہے۔

(۱۵) فتاوٰی عالمگیریہ میں ہے سُئِلَ الْحُلْوَانِيُّ عَمَّنْ سَمَّوْا اَنْفُسَهُمْ بِالصُّوْفِيَّةِ فَاخْتَصُّوْا بِنَوْعِ لِبْسَةٍ وَّاشْتَغَلُوْا بِاللَّهْوِ وَالرَّقْصِ وَادَّعَوْا لِاَنْفُسِهِمْ مَنْزِلَةً فَقَالَ اَفْتَرَوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا۔ یعنی امام حلوانی مفتی رح سے پوچھا گیا ان لوگوں کے بارے میں جو اپنے تئیں صوفی کہلاتے ہیں جن کے مخصوص قسم کے کپڑے ہوتے ہیں اور قوالی سنتے ہیں اور وجد میں آ کر ناچنے لگتے ہیں اور خاص درجوں کے دعویدار ہوتے ہیں تو مفتی صاحب نے فرمایا یہ کذاب ہیں خدا پر جھوٹ باندھ لیتے ہیں۔

(۱۶) تاتارخانیہ میں ہے اِنْ كَانَ سِمَاعُ غِنَاءٍ فَهُوَ حَرَامٌ لِاَنَّ التَّغَنِّيْ وَاسْتِمَاعَ الْغِنَاءِ حَرَامٌ۔ یعنی اگر گانا سننا ہو تو حرام ہے۔ گانا خود بھی حرام اور اس کا سننا بھی حرام

(۱۷) حنفی مذہب کی فقہ کی معتبر کتاب مبسوط میں ہے اِسْتِمَاعُ الْمَلَاهِيْ وَالتَّغَنِّيْ

Marfat.com

کُلُّھَا حَرَامٌ باجوں گاجوں کا اور راگ راگنیوں کا سُننا قطعاً حرام ہے۔

(۱۸) المحیط میں ہے اَلتَّغَنِّیْ وَالتَّصْفِیْقُ بِھَا وَاِسْتِمَاعُھَا کُلُّھَا حَرَامٌ گانا تالیاں بجانا ان کا کان دھر کر سننا سب حرام ہے۔

(۱۹) حنفی مذہب کی اوّل نمبر کی کتاب ہدایہ میں ہے اِنَّ الْمَلَاھِیَ کُلَّھَا حَرَامٌ حَتّٰی التَّغَنِّیْ بِضَرْبِ وَالتَّصْفِیْقِ گانے بجانے کے کل آلات و اسباب حرام ہیں۔ یہاں تک کہ ہاتھ مارنے اور تالیاں بجانے کے ساتھ کا گانا بھی (جو عین قوالی ہے) یہ بھی حرام ہے

(۲۰) حنفی مذہب کی معتبر کتاب نہایہ میں ہے اَلتَّغَنِّیْ وَالتَّصْفِیْقُ وَالطَّنْبُوْرُ وَالْبَرْبَطُ وَالدُّفُّ وَمَا اَشْبَہَ ذَالِکَ حَرَامٌ یعنی گانا تالیاں بجانا طنبور بربط دف اور اسی جیسے اور باجے سب حرام محض ہیں۔

(۲۱) میں چاہتا ہوں کہ یہاں پر سرگروہ حنفیہ حضرت مولانا مولوی عبدالحی حنفی لکھنوی کا ایک فتویٰ جو ہماری اس پوری بحث کو صاف کر دیتا ہے۔ نقل کر دوں۔ یہ فتوائے مجموعہ فتاویٰ جلد دوم مطبوعہ یوسفی بار نہم ۱۹۲۶ء کے صـ۱۱۰ اور صـ۱۱۱ پر فارسی عربی میں ہے میں یہاں اس کا مطلب و ترجمہ بیان کر دیتا ہوں۔ سوال یہ ہے کہ جو لوگ اسلام کے ظاہری احکام کے تارک ہیں۔ اور ناچ دیکھنا گانا سُننا قوالوں سے مزامیر پر قوالی سُننا وغیرہ خوب دھوم سے کرتے ہیں۔ اور اپنے تئیں طریقت والے کہتے ہیں انھیں ولی اللہ اور صوفی سمجھنا اور ان کے ہاتھ پر بیعت کرنا کیسا ہے۔ جواب میں مولانا مرحوم لکھتے ہیں کہ کمال موقوف ہے اتباع شرع شریف پر جو ایسا نہ ہو وہ غوث قطب یا ولی نہیں ہے جو کہے کہ ہمیں ظاہری شریعت سے کوئی مطلب نہیں ہم باطن والے ہیں وہ بددین زندیق اور لامذہب ہیں۔ ایسے لوگوں کا مرید بننا اور ان سے اعتقاد رکھنا درست نہیں۔

(۲۲) علامہ محمد بر مکی رومی لکھتے ہیں کہ یہ جو آج کل کے صوفی بک دیتے ہیں کہ میاں ظاہری احکام شرع تمہارے لئے ہیں ہم تو علم باطنی لیتے ہیں۔ تم قرآن حدیث لو ہم علم لدنی والے ہیں۔ ان کا یہ قول ضلالت گمراہی الحاد اور بے دینی ہے اس میں شریعت کی توہین ہے ان لوگوں کی تردید کرنی چاہیئے۔ ان کے قول کو جو مانے وہ بھی انھیں جیسا ہے۔ ایسے لوگ زندیق ہیں۔

Marfat.com

(۲۳) صوفیوں کی جماعت کے سردار حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں سارے طریقے بند ہیں سوائے پیروی حدیثِ رسولِ معصوم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے۔ حضرت (۲۴) ابو یزید بسطامیؒ ایک مرتبہ ایک مشہور ولی سے ملنے کے لئے کچھ لوگوں کے ہمراہ چلے لیکن جب اسے قبلہ کی جانب تھوکتے ہوئے دیکھا تو سلام بھی نہ کیا اور وہاں سے واپس چلے آئے اور فرمایا جب اسے حدیثِ رسولؐ پر عمل نہیں تو پھر اس میں کوئی کمال نہیں۔ (۲۵) آپ فرماتے ہیں کہ تم کسی شخص کو ہواؤں میں اڑتا دیکھو تو بھی اس کی ولایت کے قائل نہ ہونا ہاں ولی اللہ وہ ہے جو شریعت کے حکم احکام کا پابند ہو۔ شریعت نے جن چیزوں سے روکا ہے اُن سے رکا رہے۔ الغرض جو لوگ خلافِ شرع لہو و لعب وغیرہ میں مشغول رہتے ہیں اُن کے پھندے میں کسی کو نہ پھنسنا چاہیئے۔ یہ تو ہلاک ہونیوالے ہیں اور ان کے ماننے والے بھی تباہ ہو کر رہیں گے۔

(۲۶) اسی کتاب کے صفحہ ۸۰ میں ہے۔ احادیثِ صحیحہ سے حرمت جملہ آلاتِ غناو مزامیر کی صاف صاف ثابت ہے۔ آگے چل کر اسی صفحہ میں لکھتے ہیں کہ "جملہ آلاتِ غنا کہ مسمی بمعازف و مزامیر ہیں شرعاً حرام ہیں سوائے دف کے اور کتب حنفیہ کو دیکھئے تو بہت حنفیہ دف کو بھی منع لکھتے ہیں اور بہت حنفیہ مطلق غنا کو بھی

(۲۷) حضرت مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاوی میں تحریر فرماتے ہیں "اما غنا پس کلامِ خدا و احادیث سردارِ انبیا علیہ التحیۃ والثنا بحرمت آن ناطق ست یعنی قرآن حدیث کے الفاظ تو صاف صاف گانے کی حرمت میں وارد ہوئے ہیں پس گانا بالکل حرام ہے (۲۸) شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے اسی فتوے میں حنفی مذہب کی معتبر کتاب محیط سے نقل فرماتے ہیں کہ "التغنی والتصفیق واستماعھا کل ذالک حرام و مستحلھا کافر" یعنے گانا گانا تالیاں بجانا گانے کو سننا تالیوں کو شوق سے سننا یہ سب حرام ہے۔ اور اسے حلال کہنے والا کافر ہے۔

برادران یہ اٹھائیس حوالے موجود ہیں کیا ان سے آپ کی تشفی نہیں ہوتی؟ یہ گذرے ہوئے آپ کے مذہب کے فقہا اور بزرگ ہیں۔ پس میں دلسوزی سے عرض کروں گا کہ دین کے معاملات کو ہنسی کھیل نہ بنا لو۔ آج اگر قوالیوں کے یہ سانگ غیر مذہب والے دیکھیں تو وہ آپ کے اس اسلام کا مذاق اڑائیں گے۔ اور

Marfat.com

دین کی عزت و حرمت انکی نگاہوں سے گر جائے گی۔ پس اے صوفیو اور اے خواجہ لوگو اپنے اوپر خدا کے دین پر مسلمانوں پر رحم کرو۔ دوبارہ اپنے عمل پر نگاہ دوڑاؤ۔ اور شریعت کے خلاف کو شریعت میں داخل کرکے خود رسوا ہو کر شریعت کو بدنام نہ کرو

آہستہ خرام بلکہ مخرام ✿ زیر قدمت ہزار جان است

حدیثوں سے باجوں گاجوں کی ممانعت

(۱) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لَیَکُوْنَنَّ مِنْ اُمَّتِیْ قَوْمٌ یَسْتَحِلُّوْنَ الْخَزَّ وَالْحَرِیْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ (بخاری)۔ یعنی میری اُمت میں ایسے لوگ ہوں گے جو ریشم کو اور شراب کو اور باجوں گاجوں کو حلال کریں گے۔ یہ حدیث ان چیزوں کی حرمت کے بارے میں صاف اور صریح ہے اور پھر بخاری شریف کی حدیث ہے جو یقیناً اعلےٰ درجہ کی صحیح ہے۔ معازف کے معنی تمام اہل لغت کے نزدیک کل آلات لہو ولعب کے ہیں۔ (۲) صحیح سند سے ابن ماجہ شریف میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لَیَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیَ الْخَمْرَ یُسَمُّوْنَهَا بِغَیْرِ اسْمِهَا یُعْزَفُ عَلٰی رُءُوْسِهِمْ بِالْمَعَازِفِ وَالْمُغَنِّیَاتِ یَخْسِفُ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ وَیَجْعَلُ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِیْرَ یعنے میری اُمت سے کچھ لوگ شراب کا نام بدل کر پینے لگیں گے ان کے مجمعوں میں باجوں گاجوں سے راگ راگنیاں ہونے لگیں گی۔ انہی لوگوں کو خدا تعالیٰ قہار وجبار زمین میں دھنسا دے گا۔ اور انہی میں سے کسی کو بندر اور کسی کو سور بنا دے گا۔

اے قوالو اور اے قوالی پسند والے شرابیو اور اے گانے کے مجمع کی رونق بننے والو! اللہ سے ڈرو۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو سچا سمجھو کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی وقت زمین میں غرق کر دئے جاؤ یا کبھی سور بندر بنا دئے جاؤ۔ ان شیطانی مجلسوں کو چھوڑ دو۔ بزرگوں کی قبروں کو ان باجوں اور ان گیتوں سے اور ان گویوں سے محفوظ رکھو۔

Marfat.com

(۳) ابن ابی الدنیا میں ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ خَسْفٌ وَّقَذْفٌ وَّمَسْخٌ قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَتٰی؟ قَالَ اِذَا ظَہَرَتِ الْمَعَازِفُ وَالْقَیْنَاتُ وَاسْتُحِلَّتِ الْخَمْرُ یعنے میری اُمت میں زمین میں دھنسایا جانا آسمان سے پتھروں کا برسنا صورتوں کا بدل جانا ہوگا۔ تو آپ سے دریافت کیا گیا کہ یہ کب؟ فرمایا جب باجے گاجے گانے بجانیوالے ظاہر ہوں اور شرابیں حلال کرلیجائیں۔

(۴) مسند احمد میں ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَالْمَیْسِرَ وَالْمِزْرَ وَالْکُوْبَۃَ وَالْقِنِّیْنَ۔ یعنے اللہ تبارک و تعالےٰ نے شراب کو جوے کو باجوں کو بانسوں اور طبلوں کو اور گانے کو اور طنبورے کو حرام فرمادیا ہے۔

(۵) ترمذی کی ایک مطوّل حدیث میں ہے وَظَہَرَتِ الْقَیْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ یعنے جب پندرہ چیزیں میری اُمت میں ہونے لگیں گی جن میں گانے والوں اور باجوں کا ظاہر ہونا بھی ہے اس وقت سرخ آندھیاں آئیں گی زلزلے آئیں گے زمین میں دھنساؤ ہوگا۔ صورتوں کی تبدیلی ہوگی آسمان سے پتھر برسیں گے اور جیسے تسبیح کا دھاگہ ٹوٹنے کے بعد اس کے موتی یکے بعد دیگرے گرتے ہیں اسی طرح مصیبتیں تابڑتوڑ یکے بعد دیگرے آنی شروع ہوجائیں گی۔

(۶) اے قوالو اور اے قوالیو! غضبِ خدا سے ڈر کر اپنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو بھی سن لو اور اگر عذابِ خدا سے بچنا چاہتے ہو تو میری نصیحت مان لو اور آج ہی علانیہ توبہ کرلو۔ نظامی صاحب آپ بھی اپنے مرنے سڑنے گلنے کو یاد کرکے خدا کے عذابوں سے ڈر کر توبہ کرلیجئے۔ اور اپنا توبہ نامہ اسی منادی میں چھاپ کر اپنی اصلاح کرلیجئے۔ سنو! حضور فرماتے ہیں۔ یُمْسَخُ قَوْمٌ مِّنْ ہٰذِہِ الْاُمَّۃِ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قِرَدَۃً وَّخَنَازِیْرَ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَیْسَ یَشْہَدُوْنَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ بَلٰی وَیَصُوْمُوْنَ وَیَحُجُّوْنَ قِیْلَ فَمَا بَالُہُمْ قَالَ اتَّخَذُوا الْمَعَازِفَ وَالدُّفُوْفَ وَالْقَیْنَاتِ الخ (ابن ابی الدنیا) یعنی میری اس امت کی ایک جماعت کی صورتیں آخر زمانہ میں بدل جائیں گی۔ بندر سور بنجائیں گے۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ کیا یہ کلمۂ شہادت پڑھنے والے نہیں ہوں گے۔ آپ نے جواب دیا کلمہ گو ہوں گے

Marfat.com

بلکہ روزہ رکھنے والے حج کرنے والے بھی ہوں گے۔ پھر دریافت کیا گیا کہ حضور آخر یہ کس جرم پر؟ آپ نے فرمایا صرف اس لئے کہ یہ باجے گاجے دف اور گانے والوں کے خوگر ہوں گے۔

(۷) مسند احمد اور ترمذی کی ایک حدیث میں ہے کہ میری امت کی ایک جماعت کھاتی پیتی لہو و لعب کرتی اچانک سؤر بندر بن جائے گی۔ تیز آندھی چل کر میری امت کے [illegible] لوگوں کو [illegible] برباد کر دیگی۔ اسی گناہ پر کہ یہ شراب حلال کر لیں گے۔ باجا بجائیں گے [illegible] گانے والیوں کو مقرر کر لیں گے۔

(۸) میرے مسلمان بھائیو اپنے نبیؐ کی سنو اور مانو آپ فرماتے ہیں [illegible] [illegible] هُدًى لِّلْعَالَمِيْنَ وَأَمَرَنِيْ [illegible] [illegible] الْمَعَازِفَ وَالْأَوْثَانَ الَّتِيْ كَانَتْ تُعْبَدُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ [illegible] مسند احمد یعنی اللہ تعالے نے مجھے تمام جہانوں کے لئے رحمت [illegible] اور مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں تمام باجوں گاجوں کو برباد کر [illegible] اور جاہلیت کے بتوں کو مٹا دوں محو کر دوں۔

(۹) ترمذی اور مسند احمد کی حدیث میں ہے [illegible] وَلَا تُعَلِّمُوْهُنَّ وَلَا خَيْرَ فِيْ تِجَارَةٍ فِيْهِنَّ [illegible] [illegible] [illegible] هٰذِهِ الْآيَةُ [illegible] لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ [illegible] یعنی گانے والیوں کی [illegible] اس تجارت میں کوئی بھلائی نہیں اس کی قیمت حرام [illegible] ہیں جو بفرمان قرآن راہ خدا کی [illegible] اور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] امت میں [illegible] [illegible] اور آسمان سے [illegible] بیان فرمایا تو ام المومنین [illegible] حذیفہ رضی اللہ عنہ [illegible] کہ کیا یہ عذاب لا الٰہ الا اللہ [illegible] إِذَا ظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَ [illegible] [illegible] إِذَا [illegible] جب قوال گانے والی [illegible] کی رسم پہنا جائیگا اس وقت یہ سب کچھ ہوگا یہی قوال اور قوالی پسند [illegible]

Marfat.com

(۱۱) ابن ابی الدنیا میں ہے کہ حضرت انس بن مالکؓ مع ایک بزرگ کے اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس شخص نے مائی صاحبہؓ سے زلزلوں کی بابت حدیث بیان فرمانے کی درخواست کی اس پر اُم المومنینؓ نے فرمایا جب لوگ زنا حلال کر لیں گے شرابیں پینے لگیں گے باجے بجانے لگیں گے تو اللہ تعالےٰ کو آسمانوں میں غیرت آئیگی اور وہ حکم دے گا کہ اے آسمان تو کپکپا۔ اگر یہ باز آجائیں توبہ کریں تو خیر ورنہ میں انہیں ان پر گرا دوں گا۔

(۱۲) ابن ابی الدنیا میں حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ یہ عذاب جن پر آئیں گے یہ وہ لوگ ہوں گے کہ شَرِبُوا الخُمُورَ وَلَبِسُوا الحَرِیرَ وَاتَّخَذُوا القَینَاتِ وَضَرَبُوا بِالدُّفُوفِ۔ شرابیں پیتے ہوں گے ریشم پہنتے ہوں گے گانے والے رکھتے ہوں گے باجے بجاتے ہوں گے۔ (۱۳) حضرت انسؓ والی حدیث میں ضَرَبُوا بِالمَعَازِفِ کے الفاظ ہیں (۱۴) امام ابو یعقوب فرقد سبخی فرماتے ہیں تورات شریف میں ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے لَیَکُونَنَّ مَسخٌ وَّقَذفٌ وَّخَسفٌ فِی اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ فِی اَھلِ القِبلَۃِ الخ یعنی اُمت محمد میں اہل قبلہ میں سورتوں کا مسخ ہونا آسمان سے پتھر برسنا زمین دھنس جانا بھی ہوگا۔ کیونکہ وہ گانے والوں کو رکھنے لگیں گے باجے بجانے لگیں گے ریشم اور سونا ان کے مرد پہننے لگیں گے۔ (تفریباً یہ سب حدیثیں اغاثۃ سے ہیں)

سردست میں انہی احادیث پر اکتفا کرتا ہوں اور اپنے مسلم بھائیوں سے بہ دلسوزی عرض گزار ہوں کہ خدارا وہ ان قوالوں کو ان قوالیوں کو ان باجوں کو چھوڑ دیں اور قرآن حدیث سے دل لگائیں۔ اور ان کو پڑھیں پڑھائیں اور ان پر عمل کریں وباللہ التوفیق

ناچنے گانے کے جواز کے ایک اور رسالے کا جواب

مندرجہ بالا مضامین اخبار محمدی کے چھ نمبروں میں از ۲ جلد ۵ تا ۱ جلد ۵ا شائع ہوئے خواجہ حسن نظامی صاحب اور ان کا اخبار منادی دونوں جن کے جواب میں یہ سب کچھ تھا خاموش ہے کوئی جواب الجواب ان کی طرف سے شائع نہ ہوا۔ لیکن ابھی ابھی بنگلور سے ایک رسالہ ہمارے پاس آیا ہے جو گویا ہمارے اس مضمون کا جواب سمجھا گیا ہے۔ اس کے مولف صاحب کا نام سرورق پر یوں تحریر کیا گیا ہے۔

"غلام حیدر نکلوی پنجابی حال سگریٹ فیکٹری بنگلور"

مولف صاحب کی کمزوری کا یہ حال ہے کہ انھوں نے ہمارے لکھے ہوئے مضمون

Marfat.com

بجھ قسطوں میں سے صرف ایک قسط پر قلم اٹھایا ہے یعنی قسط نمبر ۵ پر، کیوں صاحب جواب لکھنے ہی کی ٹھانی تھی تو پھر پورے مضمون کا جواب دیتے۔ علاوہ ازیں صرف اسی نمبر کے جواب میں بھی آپ نے کچھ نہیں کیا۔ میں نے اٹھائیس حوالے اس مضمون میں حنفی مذہب فقہ کی کتابوں سے دیئے تھے۔ آپ نے ایک کا بھی کوئی جواب نہ دیا۔ صرف اتنا فرمایا ہے کہ فلاں نے گانے کو جائز کہا ہے۔ ہوشمند اصحاب انصاف فرمائیں کہ اس کہنے سے ان دلائل کا جواب کیا ہوا؟

ہاں اتنی خوشی ہمیں یقیناً ہے کہ یہ مقلدین حضرات اب تقلید سے کھسک رہے ہیں اور نامعلوم طور پر اہلحدیث کے قریب ہوتے جاتے ہیں۔ گو یہ چال چیونٹیوں کی چال ہے۔ لیکن تاہم ہمیں اُمید ہے کہ ایک زمانہ کے بعد یہ لوگ تقلید کی دھجیاں اڑاتے نظر آئیں گے۔ بھلا کیا ٹھیک ہے۔ میں نے اپنے اس مختصر مضمون میں فقہ کی زبردست معتبر کتابوں کی عبارتیں گانے بجانے کی ممانعت میں نقل کی تھیں مثلاً شرح مختصر الوقایہ، جامع الرموز، شامی یعنی شرح درمختار ردالمختار فتح المعین فتاویٰ قاضی خان۔ عالمگیری۔ تاتارخانیہ۔ مبسوط۔ محیط۔ ہدایہ نہایہ وغیرہ وغیرہ مگر مجیب صاحب نے ان سب عبارتوں کے ماننے سے صاف انکار کر دیا۔ اور ان کے مقابلے میں دوسروں کے اقوال نکالکر جس چیز کو ان فقہا نے حرام بتلایا تھا یہ اس کے جواز کے قائل ہو گئے۔ اب فرمایئے اس سے زیادہ اپنی غیر مقلدیت کی سند یہ کیا پیش کرتے

اپنے رسالے کا نام بھی جناب نے رکھا ہے اصح الاقوال الفقہائی جواز الرقص وسماع الغنا غالباً یہ نام سگریٹ فیکٹری میں وضع ہوا ہوگا اس لئے اس کی ضرورت نہیں کہ اس کی عربیت صحیح بھی ہو۔ کیوں حضرت؟ یہ جواب نے مجھے اور میری جماعت کو جاہل لکھا ہے تو شاید اسی بنا پر کہ آپ کے نزدیک ایک نام میں عربی کے ایک مختصر ناتمام فقرے میں دو تین غلطیاں نہ کرتا ہو وہ جاہل کہلواتا ہوگا؟ خدا کی مار اس علمیت پر! بنگلور کی آپ کی کا بندا لی ناچنے والی۔ گانا سننے والی۔ جماعت میں کیا کوئی اتنا عربی داں بھی نہیں کہ کم سے کم آپ کو صحیح نام تو بتلا دیتا۔ اور میں تو جانتا ہوں کہ اب بھی آپ کو اپنی غلطیوں کا علم نہ ہوا ہوگا ورنہ بتلاؤ کہ الاقوال کا الف لام کیسا ہے؟ اور کیا وہ صحیح ہے؟ اور بتلاؤ کہ

Marfat.com

اسمیں اور غلطیاں کیا کیا ہیں یہ تو ہے ان کا علم اب ان کی بول چال کا طرز اور ان کا حوصلہ اور ظرف ان کے اس جملہ سے ظاہر ہے جو ص۲ پر ہے کہ "بنگلوری سیٹھ تو رہنے دو خود جوناگڈھی ثم الدھلوی سیٹھ جاہل محض ہے۔ جو آج کل دہلی کے وہابیہ کا مولانا بنا ہوا ہے"۔ پھر اسی صفحہ پر ہے "خود کو اور بنگلوری سیٹھ کو اور اس کے اذناب کو ورطۂ کفر میں ڈالنا۔ پھر ان کی ہوشمندی کی داد دینی ہو تو یہ دورنگی تحریر ملاحظہ فرمائیے کہ لکھتے ہیں "عام مسلمانوں میں سے کسی کو کافر کہنا خود کافر بننا ہے" پھر ہماری نسبت لکھتے ہیں کہ "فرقۂ وہابیہ کا کفر بھی ایسا سنگین کہ مَنْ شَكَّ فِيْ كُفْرِهٖ وَعَذَابِهٖ فَقَدْ كَفَرَ" اب فرمائیے کہ یہ کفر کس پر لوٹا؟ اور ہاں جناب عالم بلکہ علامہ صاحب! فرقۂ وہابیہ کی طرف کفرہٗ اور عذابہٗ کی ضمیر کا لوٹانا کوئی بنگلوری عربیت ہوگی۔ ان کی بے ربطی ملاحظہ ہو ص۳ میں لکھتے ہیں "امام بزدوی جو تیسرے طبقے کے مجتہدین فی المسائل ہیں"۔ اے جناب یہ ایک فرد کے لئے مجتہدین کا لفظ لانا بھی آپ کی کوئی مخصوص علمیت ہوگی؟

ہم نے ان کی تہذیب اور علمیت وغیرہ کے محض نمونے بتلا دئیے ہیں اب اس قسم کی عبارتوں کو چھوڑ کر ان کی تشفی کے درپے ہوتے ہیں۔ بزدوی کی عبارت کا کوئی حوالہ آپ نے نہیں دیا۔ پھر آپ کے ہاں کی ان قوالیوں کی مجلسوں میں تو لہو و لعب بیش از بیش ہوتا ہے۔ کبھی امرد خوبصورت لونڈے عمدہ لباس پہنکر مانگ پٹی جما کر گاتے بجاتے اور تان لوڑتے ہیں۔ کبھی بدکار فاحشہ رنڈیاں اور بازاری عورتیں پوری دلربائی دلفریبی اداکاری کے ساتھ اس عبادت کو بجا لاتے والیاں ... ہیں۔ فساق و فجار کا مجمع ہوتا ہے۔ نظرباز دل پھینک لے فکرے جمع ہوتے ہیں طبلے کی تھاپ اور گھنگرو کی چھم چھم سارنگی کی نیرنگی اور ہارمونیم کے سُر بھی اگر لہو و لعب نہیں تو پھر اور لہو کیا ہوگا؟ پس بزدوی کی اس عبارت کے بعد بھی تمہاری موجودہ قوالیاں حرام ہی رہیں۔ بے نماز داڑھی منڈے حرام خور ظالم آوارہ بدمزاج شہوت پرست نو عمر تماش بین تھیٹر اور بائسکوپ کے شیدائی پرائی بہو بیٹیوں کو گھورنے والے حرام کار بداطوار جمع ہوگئے۔ گوئیے بہتر سے بہتر بلوائے گئے قسم قسم کے باجے گاجے جمع کئے گئے۔ اور تالیاں اور طبلے اور ڈھول اور سارنگی

حوصلہ و ظرف

اور ان کی علمیت

بزدوی کی عبارت سے موجودہ قوالیوں کا جواز نہیں

Marfat.com

بجنے لگے۔ یہ گلا پھاڑ پھاڑ کر چیخنے لگے ہو ہو ہا ہا ہونے لگی۔ زلف کے چوٹی کے رخسار کے اوصاف شعروں میں تار سُر ملا کر لئے کے ساتھ سُر اور ساز سے الاپنے لگے۔ بھاؤ بتانے لگے جو کہا وہ کر کے دکھایا لیکن ابھی لہو و لعب نہیں؟ الغرض امام بزودی کی جو عبارت خدا کے غلام حیدر کے غلام نے لکھی ہے وہ ہمارے خلاف نہیں بلکہ موافق ہے مطلب یہی ہے کہ لہو و لعب کے ساتھ گانا بجانا حرام ہے لپس موجودہ قوالی حرام ثابت ہوئی۔

اس کے بعد جو دوسری عبارت ردّ المحتار کی پیش کی ہے وہ بھی ہمارے مُدعا کے خلاف نہیں اس میں بھی یہ موجود ہے کہ اگر قصد لہو ہے تو حرام ہے پھر خود مؤلف صاحب لہو کے معنی بھی کر دیئے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ "فاسقوں شرابیوں نماز میں سستی کرنے والوں کا مجمع ہو یہ بیشک حرام ہے" ناظرین کرام آپ کو قسم ہے قوالی کے کسی مجمع کو آپ نے اس سے خالی پایا ہے؟ کہ وہاں نماز میں سستی کرنے والے نہ ہوں۔ اجی کہاں کی سستی؟ صاف چٹ کر جانے والے ہوتے ہیں۔ شرابیں تو کجا؟ گانجا اور بھنگ اور چرس اور حلیم بھی نہ چھوڑنے والے وہاں ہوتے ہیں۔ ہاں سگریٹ نوشی کا ذکر ہم نے عمداً چھوڑا ہے۔ کیونکہ غلام خلق خدا۔ سگریٹ فیکٹری میں حال ہیں۔ پس ردّ المحتار اور بقول آپ کے حدیقۃ الندیہ اور نہایہ حاشیہ ہدایہ بھی ہمارے ساتھ ہیں اور وہ بھی موجودہ قوالی کو حرام کہتے ہیں الخ مزید عبارتیں ردّ المحتار کی آرہی ہیں

تفسیر احمدی کی جو عبارت اس رسالے میں نقل کی گئی ہے وہ تو سرتاپا قوالی کے حرام ہونے کبیرہ گناہ ہونے بلکہ اُسے حلال جاننے کے کفر ہونے پر بہترین دلیل ہے واما ما رسمه اهل زماننا من انهم یجمعون المجالس الخ کا غلام غلامان خدا نے بندہ بندہ نے جو ترجمہ کیا ہے کہ ہمارے زمانہ کے لوگوں میں جو یہ رسم مقرر ہے کہ مجلس منعقد کرتے ہیں اور بلاتے ہیں گانے والے اور امارد وغیرہ کو اور جو برا در مرتکب ہوتے ہیں۔ اس مجلس میں شراب خواری اور انواع و اقسام کی لواطت اور فسق و فجور میں وہ جمع ہوتے ہیں۔ اس مجلس میں فساق گانے والے ان لوگوں کی تعریف کر کے انعام کثیر پاتے ہیں۔ پس شک نہیں اس قسم کا گانا حرام اور گناہ کبیرہ ہے اس گانے کو حلال جاننے والا قطعی اور یقینی کافر ہے۔ کیونکہ ان کی شان میں لہو الحدیث نازل بخلاف مجلس اولیاء کرام و مشائخین عظام کے۔ حق یہ ہے کہ نہیں ہے لہو الحدیث انکی شان میں بلکہ سماع صوفیائے کرام کے درجات بلند ہونے کے لئے واسطہ اور وسیلہ ہے

Marfat.com

صوفیائے کرام کی مجلسِ سماع کو ان فساق کی مجلس سے کوئی تعلق نہیں" اس وقت ہم ان کے ترجمے کی غلطیوں سے درگذر کرتے ہیں۔ کیونکہ معلوم ہوتا ہے انھیں عربی سے مس تک نہیں۔ ورنہ کسی عربی داں کو بیچ میں رکھکر دریافت کرلیا جائے کہ کیا یہ ترجمہ اس عبارت کا صحیح ہے؟ خیر اس وقت ہمیں تو صرف یہ بتلانا ہے کہ بحمداللہ یہ عبارت بھی ہمارے خلاف نہیں۔ ناظرین قوالی کی جس مجلس میں چاہیں جاکر ملاحظہ فرمالیں کہ قوالی کی مجلس اہتمام سے ہوتی ہے یا نہیں اور انواع و اقسام کے فسق و فجور اس مجلس میں ہوتے ہیں یا نہیں؟ اور گانے والیاں یا گانے والے اور بے ریش لونڈے وہاں ہوتے ہیں یا نہیں؟ گانا سننے والے سر دھنتے اور حال و قال کرتے ہیں یا نہیں؟ ان قوالوں کی تعریفیں اور انہیں اجرت اور انعام دیا جاتا ہے یا نہیں؟ پھر اس کے حرام ہونے میں گناہ کبیرہ ہونے میں کیا شک رہا۔؟ اور اسے حلال جاننے والے کے کافر ہونے میں کیا شک رہا؟

اب سچے صوفیائے کرام کی مجلسوں کو ان سے مستثنیٰ کرنا یہ کہکر کہ اس مجلس سے ان کی مجلس کو کوئی تعلق نہیں ظاہر کررہا ہے کہ وہاں گانے والیاں اور قوال نہ ہوں وہاں یہ بیہودہ اشعار نہ ہوں وہاں فحش کاریاں نہ ہوں۔ وہاں کوئی فاسق لونڈے امرد نہ ہوں۔ اس گانے سے نفس کو خوش اور خواہش کو پورا کرنا مقصود نہ ہو۔ گانے والوں کو اجرت یا انعام نہ دیا جائے۔ پس فرمایا جائے کہ آج کل قوالی کی ایسی کونسی مجلس ہے؟ جو ان سیاہ کاریوں سے جدا ہو۔ اس کے تو صاف معنی یہ ہیں کہ کسی باخدا شخص کے سامنے کسی غیر قوال اور گانے سے ناواقف شخص نے خدا کی وحدانیت کے چند شعر پڑھ سنائے یا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے اوصاف موزوں کلام میں سنا دیئے۔ مثلاً پڑھ سنایا کہ ؎

خدا فرما چکا قرآں کے اندر ؛ مرے محتاج ہیں پیر و پیمبر
نہیں طاقت سوا میرے کسی میں ؛ جو کام آوے تمہاری بیکسی میں

وغیرہ یا مثلاً اس نے یہ اشعار سنائے ؎

جہاں ذکرِ حدیثِ مصطفےٰ ہو ؛ وہیں سر اپنا تسلیم رضا ہو
تامل ہو نہ ہرگز ماننے میں ؛ نہ کوئی آن بھر التوا ہو

Marfat.com

وغیرہ پس سچے موزوں کلام کا سُننا اور بات ہے اور باہتمام تمام مجمع کرکے قوالوں سے گوانا اور وہ بھی مزامیر پر یہ بات ہی اور ہے۔ موزوں کلام کو قدرتی الحان سے پڑھنا اور خاص نغمات میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ پس بحمداللہ کہ حیدر کے غلام کی اس تحریر کو بھی خدائے حیدر کے غلام نے اپنے مضمون کے مطابق ہی پائی۔ اور ڈوبتے ہوئے کے ہاتھ سے اس تنکے کا سہارا بھی چھین لیا۔ فالحمدللہ الذی نصر عبدہٗ اپنا اپنا ذوق ہے جنھیں قرآن حدیث سے شغف ہے وہ اس کے پھیلانے میں مشغول ہیں۔ اسی طرح جنھیں خوش گلو خوشرو وصاف رخسار امردوں سے محبت جنھیں گانیوالیوں دلفریب دلکش اداکاری کرنیوالی حسینہ عورتوں سے لگاؤ ہے وہ ان کے گانے بجانے کی تعریفوں میں بلکہ شرعاً بھی اس کے جواز کو ثابت کرنے کی محنتوں میں لگے ہوئے ہیں۔ آپ نے جب یہ دیکھا کہ میری ان عبارتوں میں بھلوں اور بڑوں کی مجلسوں کو لہو ولعب والی اور ان سے خالی مجلسوں کو حکم میں الگ الگ کیا ہے اور آج کل کے بدنام کنندۂ تصوف کی کوئی مجلس اس لہو ولعب سے خالی نہیں نہ یہ خلفِ سلف کی روش پر ہیں تو آپ نے ایک بچاؤ یہ ڈھونڈ نکالا کہ لکھ مارا کہ کاملین کی اولاد اگر ناقص بھی ہو تو کاملین کے طفیل اللہ عزوجل ان ناقصین کو کامل کر دیتا ہے۔ کیوں جناب غلام حیدر صاحب اگر یہ ہوتا تو نوح علیہ السلام کا بیٹا اُن کے سامنے نہ ڈبویا جاتا۔ لوط علیہ السلام کی بیوی پر آپ کے دیکھتے پتھر نہ پڑتا ابراہیم علیہ السلام کے والد کو آپ کے سامنے گھسیٹ کر جہنم میں نہ ڈالا جاتا۔ فرعون کی بیوی صاحبہ رضی اللہ عنہا کے دیکھتے ہوئے ان کے خاوند کو فی النار نہ کیا جاتا۔ رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے چچا ابوطالب کی نسبت نہ فرماتے کہ جہنم کی آگ اس کے بھیجے کو کھدبدا رہی ہے۔ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو اکرم الاولین والآخرین حبیب شافع روزجزا یہ نہ فرماتے یا بُنَیَّۃ سلینی من مالی ماشئت فانی واللہ لا اغنی عنک من اللہ شیئاً۔ یا فاطمۃ اعملی فانی واللہ لا اغنی عنک من اللہ شیئاً۔ یعنی پیاری بچی یہاں مجھ سے میرا مال وغیرہ جو مانگو گی وہ تو میں دے سکتا ہوں لیکن قیامت کے روز بغیر عمل نیک کے میں کچھ فائدہ نہیں پہونچا سکتا

Marfat.com

پیاری بچی نیکیاں کر لو ہمدورنہ قسم بخدا میں کوئی کام نہ آؤنگا (بخاری مسلم وغیرہ) پس جو بندگی خدا پرستی میں رہے جو نفسانی خواہشات کو آگ لگا چکے ان کی جو اولاد آج خواہش پرستیوں میں لگی ہوئی ہے عبادتوں سے جان چراتی ہے انھیں ان کے درجے میں سمجھنا صرف خوش فہمی ہے بلکہ قرآن و حدیث سے دشمنی ہے۔ کہاں یہ جسم شیطان کہاں وہ اولیاء رحمٰن؟

آیت و حدیث وارد کردہ جناب کا مفہوم صرف اسی قدر ہے کہ نفسِ توحید و اتباع اور اجتنابِ مہیات میں ایک ہونے کے بعد ضعفِ عبادت کیوجہ سے درجاتِ جنت کا تفاوت بفضلہٖ مٹا دیا جائے گا۔ اور قوی ایمان کے درجہ تک اس کم عبادت والے کو بھی پہنچا دیا جائے گا۔ اگر اَمَا لَهُمْ حدیث لَا یَشْقٰی جَلِیْسُهُمْ سے آپ کو مغالطہ لگا ہے۔ کہ بھلے خدا رسیدہ خدا والے خدا دوست اولیاء اللہ کی شرابی بے نماز طبلہ پسند قوال نواز مشرک مبتدع اولاد بھی ان کے درجوں تک پہونچ جائے گی۔ یہ سراسر غلط ہے قرآن فرماتا ہے اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِیْنَ کَالْمُجْرِمِیْنَ حضور علیہ السلام کا جلیس عبداللہ بن اُبی بھی تھا۔ بلکہ یہ وہ تھا جسے مرنے کے بعد حضور کا کرتہ پہنایا گیا۔ آپ نے خود اپنے زانو پر اس کا لاشہ رکھکر لبِ مبارک سے اُسے سرفراز فرمایا۔ اس کے جنازے کی نماز پڑھائی لیکن ربّ العالمین نے صاف فرما دیا۔ لَا تُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّ لَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ صاف ارشاد ہوا کہ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِیْنَ مَرَّةً فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ایک دفعہ تو کیا ستر مرتبہ کے استغفار سے بھی ایسوں کو نہ بخشوں گا اب سے خبردار نہ ان کے جنازے پڑھانا نہ ان کی قبروں پر کھڑے ہونا۔ حدیث میں جو ہے اس کا یہی مطلب ہے کہ عبادتوں میں ایک شخص بھلے لوگوں کے ساتھ ہے لیکن اس کی وہ کیفیت نہیں ہے جو مقربینِ خاص کی ہے تو اس کی کمزوری کیوجہ سے وہ بالکل محروم نہیں رہتا۔ بلکہ ظاہری جسمانی ساتھ بھی بفضلہٖ اس کے رفع درجات اور قبولیتِ عبادات کا سبب بنجاتا ہے۔

آگے چلکر آپ کا فرمانا کہ گانا سننے کی حرمت کی حدیثیں موضوع و مطعون ہیں وغیرہ اسکی بابت عرض ہے کہ میں نے اس کی حرمت کی بہت سی حدیثیں بلکہ بہت سی آیتیں بھی نقل کی ہیں۔ اگر ہمت ہے تو ان حدیثوں کو موضوع و باطل ثابت کرو۔ (یاد رہے کہ جو ضعف کثرتِ طرق وغیرہ سے منجبر ہو جائے۔ وہ حدیث حسن کے درجہ پر

Marfat.com

پہنچ جاتی ہے کبھی اس سے بھی آگے ۔) ان قرآن کی آیتوں کا جواب دو ورنہ اللہ سے ڈرو۔ اللہ کے بندوں کو قرآن وحدیث کی طرف آنے دو۔ ہارمونیم طبلے ڈھول سارنگی تالیوں اور قوالیوں سے انہیں ہٹنے دو۔ اور ان کے دلوں میں خدا و رسول کے کلام کا ذوق شوق آنے دو۔ کیوں لوگوں کو اقوالِ خدا و رسول سے ہٹا کر اقوال قوال کی طرف لے جاتے ہو۔ کیوں خدا رسول کے پُر ترنم پر نور نغمات سے ان کے کان بہرے کر کے ڈھول اور طبلے کی تھاپ کا رسیا بنا رہے ہو؟ ڈرو اللہ سے ڈرو۔

یہ کہنا کہ ائمہؒ سے حرمت و کراہت منقول نہیں محض غلط ہے۔ ائمہؒ کے اقوال میں اپنے مضامین میں وار ذکر چکا ہوں۔ امام غزالیؒ کی احیاء العلوم دیکھو جہاں صاف موجود ہے کہ امام شافعیؒ امام مالکؒ امام ابوحنیفہؒ کی رائے اس کی تحریم کی ہے عوارف المعارف میں امام شافعیؒ کا یہ فرمان ہے کہ گانے کو زندیقوں نے نکالا ہے تاکہ قرآن میں دل نہ لگنے دیں۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں لونڈی خریدی اور نکلی وہ ڈھولن تو اس عیب کی وجہ سے خریدار لوٹا دے۔ درمختار میں ہے کہ مجمع میں گانے والے کی گواہی بھی مردود ہے۔ یہی چیز فتاوے قاضی خان میں بھی ہے مضمرات میں بیان ہے کہ گانے کو مباح کہنے والا فاسق ہے۔ اختیار میں ہے کہ غنا کبیرہ گناہ ہے جماد میں ہے حرام لکھا ہے۔ اسی طرح تاتارخانیہ میں بھی۔ کفایہ حاشیہ ہدایہ میں تو ہے کہ گانا سب مذاہب میں حرام ہے بلکہ فقہا نے گانے کی طرح قرآن پڑھنے اور اسے سن کر تعریف کرنے کو بھی حرام لکھا ہے۔ پس فقہ حنفیہ کی ان تمام معتبر کتابوں کے اور اس جیسے فتاوے جن میں سے بہت سے ہم پہلے نمبر وں میں نقل کر چکے ہیں صاف بتلاتے ہیں کہ حنفی مذہب میں یعنی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ جو دو مذکور حرام قطعی ہیں۔ پس اس کے خلاف اگر کوئی عبارت ہو بھی تو وہ ان معتبر کتابوں ان جلیل القدر علما فقہا کے اقوال کے سامنے ہیچ ہے۔

مسلمانو! اے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ کے امتیو! آؤ اس ایک حدیث کو سن لو یہ اس کا فرمان ہے۔ کہ جس کے دربار کے ایک دربان حیدرؓ تھے یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ رضی اللہ عنہ جن کے نام کا غلام مصنف رسالہ تنقیح الاقوال الفقہا ہے۔ فرماتے ہیں "قوالیوں پر اور جن کے لئے وہ گائیں (ابن ابی الدنیا و بیہقی)

Marfat.com

پس موجودہ قوال اور قوالی سننے والے بزبانِ فیض ترجمانِ رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ملعون ہیں۔ مسلمانو! اس لعنت سے بچو۔ عاشقِ قوال و قوالی غلام حیدر صاحب نے حضرت عائشہؓ والی جو روایت وارد کرنے کی جو تکلیف اٹھائی ہے اس کا جواب بحمداللہ ہم اپنے اس مطول مضمون میں پورا دے چکے ہیں۔ اس ایک روایت میں جواب ہم نے دیئے ہیں۔ فالحمد للہ!!

حنفی بھائیو! واللہ تمہارے اس مصنف نے تو کمال کر دیا۔ یہاں تو اتنا ہی لکھا کہ ائمہ سے مطلقاً حرمت و کراہت کا کوئی قول صحیح منقول نہیں۔ پھر آگے چل کر صفحہ ۷ میں غضب ڈھایا ہے لکھتا ہے چاروں اماموں نے بھی گانا سنا ہے۔ اور امام اعظمؒ تو اپنے ہمسایہ قوال سے گانا سنا کرتے تھے۔ حنفیو! اگر اسی کو تم امام کا جاننا جانتے ہو۔ اگر اسی کو امام صاحب کی عظمت جانتے ہو کہ وہ قوالیاں سنا کرتے تھے تو ہم صاف کہتے ہیں کہ ہم اس عظمت کے قائل نہیں ہم ہرگز نہیں مانتے کہ امام صاحبؒ قوالی سنتے ہوں یا دیگر ائمہ امام سنتے ہوں۔ اشعار نیک کا بغیر گانے کے سننا اور چیز ہے۔ بحث اس وقت موجودہ قوالیوں میں ہے اس کا ثبوت چار چھوڑ ایک امامؒ سے بھی نہیں بلکہ اس کی کراہیت و حرمت و ممانعت منقول ہے۔ جیسے کہ ہم اپنے پہلے کے مضامین میں اور اس مضمون میں بیان کر چکے ہیں۔ فتاوی خیریہ سے اس کتاب میں جو عبارت نقل کی ہے اس میں اشارہ ہے امام صاحب کے اس واقعہ کی طرف جو ہدایہ وغیرہ میں مروی ہے کہ امامؒ صاحب ایک مرتبہ ایسی مجلس میں جبر سے بیٹھے رہے لیکن یہ یاد رہے کہ یہ واقعہ تو دلیل ممانعت ہے۔ اس لئے کہ اس میں لفظ یہ ہیں اُبْتُلِيْتُ بِهٰذَا مَرَّةً فَصَبَرْتُ یعنی میں بھی ایک مرتبہ ایسی ہی جگہ پھنس گیا تو صبر کر لیا۔ اوّلاً تو امام کا اُبْتُلِيْتُ کا لفظ فرمانا صاف دلالت کرتا ہے کہ آپ جان بوجھ کر لہو و لعب اور گانے کی اس مجلس میں شامل نہیں ہوئے تھے بلکہ دعوت میں گئے اور جب بیٹھ گئے تو وہاں یہ چیز شروع ہو گئی آپ جبراً قہراً وہاں بیٹھے رہے کیونکہ آپ جا چکے تھے۔ چنانچہ شامی میں ہے وَلٰكِنْ اَقُوْلُ كَلَامُ الْاِمَامِ اُبْتُلِيْتُ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهٗ حَرَامٌ۔ یعنی امام صاحب کے اس لفظ سے بھی اس کی حرمت پر دلالت ہوتی ہے۔ آپ لفظ فَصَبَرْتُ فرما رہے ہیں۔ دوسرا جواب اس کا یہ ہے کہ یہ واقعہ امام صاحب کی امامت اور فقاہت سے پہلے کا ہے۔ آپ گو حنفیت کے

Marfat.com

مدعی ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ حنفی مذہب کی کتابوں سے بالکل بیخبر ہیں۔ جاؤ
دُرِّ مختار کھول کر دیکھ لو۔ جہاں لکھا ہے وَالْمَحْکِیُّ عَنِ الْاِمَامِ کَانَ قَبْلَ اَنْ
یَّصِیْرَ مُقْتَدًی بِہٖ یعنی امام صاحب کا یہ واقعہ اس سے پہلے کا ہے۔ کہ آپ امام
اور مقتدای بنیں۔ اور اگر علم ہو جائے کہ اس ولیمہ کی دعوت میں لعب و غنا ہے پھر
تو ایسی دعوت میں جانا بھی حنفی مذہب میں منع ہے۔ اسی درمختار میں ہے وَاِنْ
عَلِمَ اَوَّلًا بِاللَّعِبِ لَا یَحْضُرُ اَصْلًا یعنی اگر شروع سے علم ہو کہ اس دعوت میں
لہو و لعب گانا وغیرہ ہے تو سرے سے جائے ہی نہیں اور اگر کوئی کھلا آدمی جو مقتدا
اور عالم ہو وہ اگر ایسی جگہ دعوت کے بہانے سے بلایا جائے اور بیخبری میں چلا جائے اور
وہاں لہو و لعب گانا بجانا ہو تو اس کے لئے حنفی مذہب حکم دیتا ہے کہ فَاِنْ کَانَ
مُقْتَدًی وَلَمْ یَقْدِرْ عَلَی الْمَنْعِ خَرَجَ وَلَمْ یَقْعُدْ لِاَنَّ فِیْہِ شَیْنَ الدِّیْنِ
(درمختار) یعنی اگر کوئی شخص ایسا ہو جس کا لوگوں پر اثر ہو اور لوگ اس کی ماننے والے [illegible]
تو اگر وہاں اس مجلس میں اس لہو و لعب گانے بجانے کو روک نہ سکتا ہو تو اس پر
ضرور ہے کہ وہاں ہرگز نہ بیٹھے۔ اٹھ کر چلا آئے ورنہ الزام آئیگا کہ اس نے دین کی
توہین کی حنفی بھائیو امام صاحب کی دشمنی پر کمر کسنے کے بجائے [illegible]
مذہبی کتابوں سے غافل قوالیوں اور ڈھولکیوں کے شیدائیوں [illegible]
اور بھاگو ورنہ یہ لوگ تمہیں توتوں کی آن بان کے اور کا بلو [illegible] کے
شان کے عاشق بنا کر دین خدا سے پھیر دیں گے۔ [illegible]
کرکے آخر میں فرماتے ہیں فَالْوَاجِبُ کُلُّ الْوَاجِبِ اَنْ یَّجْتَنِبَ [illegible]
لِمَا بِہٖ [illegible] اَذُنَیْہِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اِذْ [illegible]
عِنْدَ سِمَاعِہٖ یعنی ہر طرح پوری طرح صاف صاف [illegible]
کہ اسے نہ سننے اس کے سننے سے پوری طرح بچا رہے۔ [illegible]
ہے کہ اس کے نہ سننے کے لئے حضور نے اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لیں
درمختار کی شرح شامی میں ہے وَاِنْ کَانَ سِمَاعُ غِنَاءٍ فَہُوَ حَرَامٌ بِاِجْمَاعِ
الْعُلَمَاءِ یعنی علما کے اجماع سے گانا سننا حرام ہے۔ اللہ اللہ یہاں یہ فرمائیں اور
آج کل کی سگریٹ فیکٹری سے یہ فتوے بنایا جائے کہ ائمہ اربعہ خود گانا سنتے تھے

Marfat.com

اس کے بعد اسی کتاب شرح دُرِّ مختار میں ہے ص۲۴۶ کہ جن صوفیوں نے اسکی اباحت کہی ہے وہ ان کے لئے ہے جو لہو سے خالی ہوں جو تقوے سے سرتاپا مرصع ہوں اور مریض کو جس طرح دوا کی حاجت ہوتی ہے اسی طرح یہ بھی محتاج ہوں تو پھر بھی چھ شرطوں کے ساتھ (۱) کوئی نو عمر نوجوان امرد لڑکا نہ ہو (۲) مجلس میں سب متقی پارسا نیک نفس بزرگان دین ہوں۔ (۳) شعر پڑھنے والا خود خالص نیت کا ہو۔ اُجرت الغام کھانے پینے کی لالچ نہ رکھتا ہو (۴) یہ مجلس کسی کھانا کھانے کی یا اور کسی دنیوی نفع کی نہ ہو۔ (۵) اور سب مغلوب ہو کر وہاں سے اٹھیں (۶) اور وجدِ صادق بھی ظاہر کرتے ہوں۔ یہ نہ ہو کہ خواہ مخواہ کی اچھل کود ہو۔ ان تمام چیزوں کو بیان فرما کر علامہ ابن عابد بن محمد امین صاحب فرماتے ہیں۔ وَالْحَاصِلُ اَنَّهُ لَا رُخْصَةَ فِي السَّمَاعِ فِي زَمَانِنَا لِاَنَّ الْجُنَيْدَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَابَ مِنَ السَّمَاعِ فِي زَمَانِهِ یعنی ساری بحث کا حاصل یہ ہے کہ ہمارے زمانے میں قوالیوں کے سننے کی رخصت نہیں ہے۔ اس لئے کہ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے زمانے میں سماع سے توبہ کی تھی۔ پس جب ان فقہا اور ان صوفیوں کے زمانہ میں اسکی رخصت نہ تھی تو آج رخصت کیسے ہو گئی؟ مولوی غلام حیدر صاحب اللہ سے ڈرو اور ان لغویات کو چھوڑو۔ کل بالا خدا سے پڑتا ہے۔ جس مذہب کو مانتے ہو اسکی لاج تو رکھو تو جس امام کی امامت کے قائل ہو انہیں تو اپنی برائی میں ملوث نہ کرو۔

مولوی صاحب غلام حیدر نام کو چھوڑو جو شرک کی بو دے رہا ہے۔ آؤ عبد اللہ نام رکھ لو۔ مالک ایک خدا ہے ہم سب اس کے اور صرف اسی کے بندے ہیں پھر آپ حیدر کے بندے کیوں بنیں؟ خود حیدر بھی خدا کے بندے تھے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ جنھیں تم پکارتے ہو وہ سب بھی تمہاری طرح خدا کے غلام ہیں۔ فرمانِ قرآن ہے۔ اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّا اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا۔ زمین و آسمان میں جتنے ہیں سب خدا کے پاس غلامی کی صورت میں غلام بنکر آنے والے ہیں۔ خود محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَللّٰهُمَّ اِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ

Marfat.com

الٰہی میں تیرا غلام۔ میرے باپ دادا تیرے غلام۔ میری مائیں نانیاں تیری لونڈیاں پھر مولانا صاحب آپ کو کیا عار ہے۔ کہ آپ غلام خدا نہ بنکر غلام حیدر بنتے ہیں حضرت حیدر کرار عنہ رضی اللہ جبار پر خدا کی رضا ور حمت اور مغفرت بیحد و بیشمار ہو۔ کرم اللہ وجہہ فی الآخرہ؛

میرے محترم مولانا صاحب در مختار کیا آپ کے مذہب کی معتبر کتاب نہیں ہے؟ کیا اسکی جلد خامس کے صفحہ ۲۶۶ پر یہ عبارت نہیں ؟ کہ عرب کے جن اشعار میں ذکر فسق ہو وہ مکروہ ہیں۔ اور کیا اس کتاب کی شرح رد المحتار کے اسی صفحہ میں یہ عبارت نہیں نَّکَرَهُ قِرَاتَهَا فَکَیْفَ التَّغَنِّیْ بِھَا یعنی جب پڑھنا ہی حرام پھر ان کا گانا تو کس قدر اعلےٰ درجہ کا حرام ہو گا؟ پس حرام کو حلال بنا کر بندگان خدا کی ضلالت موجب نہ بنو۔ اسی ہمارے زمانے کے ان مدعیان تصوف کی ان قوالیوں کی مجلس کی نسبت اسی شامی شریف میں ہے۔ وَمَا یَفْعَلُہٗ مُتَصَوِّفَۃُ زَمَانِنَا حَرَامٌ لَا یَجُوْزُ الْقَصْدُ وَالْجُلُوْسُ اِلَیْہِ یعنے ہمارے زمانہ کے یہ مدعیان صوفیت جو کرتے ہیں وہ حرام ہے۔ ان قوالیوں کی مجلسوں کا قصد کرنا اور وہاں جاکر بیٹھنا جائز نہیں۔ اسی طرح اسی صفحہ میں لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ قراتِ قرآن جنازہ غزوہ اور وعظ کے وقت بھی شور و غل ہو جانے آپ نے منع فرمایا ہے۔ فَمَا ظَنُّكَ بِهٖ عِنْدَ الْغِنَاءِ الَّذِیْ یُسَمُّوْنَہٗ وَجْدًا وَّمُحَبَّۃً فَاِنَّہٗ مَکْرُوْہٌ لَا اَصْلَ لَہٗ فِی الدِّیْنِ پھر اس کی ممانعت کتنی بڑی ہوگی جو گانا سننے کے وقت ہمارے زمانہ کے صوفی ہو ہا اور شور و غل مچاتے ہیں اور اس کا نام وجد اور محبت اور حال اور کیفیت رکھتے ہیں۔ یہ تو بالکل مکروہ ہے۔ اس کا کوئی ثبوت دین خدا میں نہیں۔ پھر لکھتے ہیں وَحَدِیْثُ التَّوَاجُدِ لَا عَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ لَمْ یَصِحَّ یعنی یہ روایت کہ حضور کو وجد آیا تھا (جسے بنگلوری صاحب نے بھی اپنے اس رسالے کے صفحے پر بیان فرمایا ہے) یہ روایت غیر صحیح ہے۔ اس کی صحت ثابت نہیں۔ بطور تبرک آخر میں ایک متبرک ملفوظ حضرت شاہ عبد القادر صاحب پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کا بھی سن لیجیے آپ غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں کہ اگر حاضر ہو اس میں کوئی بات گناہ کی

Marfat.com

جیسے طبلہ اور مزمار اور عود اور بانسلی اور رباب اور باجے گاجے اور طنبورہ وغیرہ تو اس جگہ نہ بیٹھے کیونکہ یہ سب حرام ہیں۔

ہمارے بھولے مصنف نے اس مثل کی اصل کر دکھایا کہ "دروغ گو را حافظہ نباشد" یعنے جا دودھ جو سر چڑھ کر بولے یعنے اپنا سارا کیا کرایا یک گردش قلم ڈھا دیا صفحہ پر لکھتے ہیں کہ صوفیہ کے رقص وسماع اور ان کے رقص وسماع کو کیا نسبت؟ بلکہ دونوں میں کفر و اسلام کا فرق ہے۔ سچ فرمایا جناب نے اللہ کرے تمہارا منہ میٹھا ہو ماشاء اللہ خدا کرے تم اسی پر رہو یعنی صوفیا کا وجد اور سماع قرآن وحدیث یا اس کے ترجمے کے اشعار بغیر گانے کے اور باجے کے اسلام اور ان موجودہ مدعیان تصوف کا ڈھول ڈھما کا اور دھما چوکڑی اور فحش اشعار بڑے مجمع میں باجوں گاجوں کے ساتھ یہ کفر فالآن حصحص الحق وذلک ما کنا نبغ اب جو آخر میں آپ نے ہمیں گالیاں دی ہیں اور کوسا کاٹا ہے اسے ہم حوالہ بخدا کرتے ہیں:۔

ہاں ایک آخری گذارش ہماری مولوی غلام حیدر صاحب اور ان کے سب چھوٹے بڑے ساتھی اور بھی سن لیں کہ اس رسالہ کے صفحہ ۶ اور ۷ پر حضرت عبداللہ بن عمر۔ حضرت عبداللہ بن جعفر۔ حضرت عبداللہ بن زبیر۔ حضرت معاویہ ابن ابی سفیان حضرت عمرو بن العاص حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالےٰ عنہم اور حضرت سعید بن جبیر۔ حضرت سعید بن مسیب۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ۔ حضرت امام مالک حضرت امام شافعی۔ حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہم۔ اور حضرت علی رض اور حضرت جعفر رض اور حضرت زید رض اور خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت جو کچھ لکھا گیا ہے اس کا ثبوت آپ حضرات پیش کریں ورنہ اللہ سے ڈر کر صاف لکھدیں کہ آپ لوگوں نے ان بزرگوں پر ان خدا کے چہیتے بندوں پر تہمت باندھی۔ ساتھ ہی ہمارا یہ اعلان بھی سن لیں کہ:۔

اگر آپ حضرات ان بزرگان دین میں سے ایک سے بھی موجودہ طرز و طریق پر قوالی کی مجلس کرنا اور اس میں شامل ہونا اور اسے سننا وغیرہ ثابت کر دیں جو زیر بحث ہے تو ہم آپ کے ساتھ ہو جائیں گے اور آپ کی

Marfat.com

محنت کے عوض سو روپیہ بطورِ انعام پیش کریں گے۔ فَأْتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ

میرے حنفی بھائیو! حنفی مذہب کے ماننے والو! کتبِ فقہ کو معتبر جاننے والو! آؤ فیصلہ کن بات سن لو اور اپنے مذہب کا اپنی مذہبی کتابوں کا وقار قائم رکھو۔ حنفی مذہب کی اعلیٰ ترکتاب معتبر کتاب دُرِّ مختار کی جلد خامس صفحہ ۲۲۲ پر ہے اِسْتِمَاعُ الْمَلَاهِيْ مَعْصِيَةٌ وَالْجُلُوسُ عَلَيْهَا فِسْقٌ وَالتَّلَذُّذُ بِهَا كُفْرٌ یعنے باجے گاجوں کا سننا خدا کی نافرمانی ہے۔ اس کے سننے کے لئے مجلس جانا اطاعت خداوندی سے نکل جانا ہے۔ اور ان سے لذت حاصل کرنا مرتد اٹھانا کافر ہو جانا ہے۔ فقہ کی ان میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان لکھا ہے۔ پس خدا کی مانو اس کے رسول کی مانو۔ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مانو۔ فقہا کی مانو اور قوالیوں کے ان حرام مجلسوں سے بھاگو اور اس سے لطف اندوز ہو کر کافر نہ بنو۔ آمَنَّا وَصَدَّقْنَا [illegible]

میرے مسلمان حنفی بھائیو! آپ نے قرآن سے حدیث سے اقوالِ صحابہ رضی اللہ عنہم سے اقوالِ ائمہ سے اقوالِ فقہا سے ان موجودہ قوالیوں کی مجلس [illegible] احکام اللہ سے ذکر [illegible] لئے [illegible] فرض [illegible] کا ادب کرتے [illegible] اور مجالس [illegible] قرآن سے [illegible] کی مجلسیں قائم کیجیئے تا کہ دونوں جہان [illegible] ہو جائیں۔ [illegible]

قہرِ قہار بر بنگلور بازار

قوالی کے متعلق مندرجہ بالا مضامین جو چند قسطوں میں شائع ہوئے اس نے مسلمانوں پر اثر کیا اور رنڈی بھڑووں اور گویوں کے گانے بجانے کے بازار کو ماند کر دیا اسلئے

Marfat.com

اسکے رسیا اور ان لچھنوں کے دھتیا اُبل پڑے۔ اس سے پہلے ناظرین رسالہ "اصح الاقوال الفقہا" کی تردید پڑھ چکے ہیں۔ اس کے جواب میں ایک رسالہ بنام "سیف الجبار علی اعناق جمیع المکار" نکلا ہے اس کے مؤلف بھی وہی غلام حیدر صاحب حال سکریٹری لیکچری ہیں۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ اس رسالہ پر بھی محمدی فوج کی چڑھائی کر کے نَزہتْ خَیلیٰ کا مقولہ دہرا دیں۔ وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْہِ التُّکْلَانُ ۔

صاحب رسالہ غلام حیدر صاحب کی غلطی ہم نے اس سے پہلے بھی واضح کر دی تھی۔ اب کی مرتبہ آپ نے اپنی اس غلطی کو تسلیم کر لیا ہے۔ اور گویا اپنے طور پر بہت سنبھل کر چلے ہیں لیکن شانِ خدا ہے رسالہ کے پہلے ورق کی پہلی سطر میں ہی آپ نے عربیت کی وہ ٹانگیں توڑی ہیں کہ توبہ ہی بھلی۔ یعنی آپ لکھتے ہیں "اَلَّفَ ھٰذِہِ الرِّسَالَۃَ الحقیر العباد خادم علماء احناف" کوئی ان سے پوچھے کہ یہ کہاں کی عربیت ہے؟ بلکہ یہ نہ عربی ہے نہ فارسی نہ اردو۔ بھائی جب عربی سے ناآشنا ہو تو اس اسلامی زبان پر رحم کھا کر اس کی دشمنی سے باز آجاؤ۔

اس رسالہ میں صـ۲ پر پہلی تہمت تو ہم پر یہ رکھی ہے کہ ہم نے صوفیائے کرام کو کافر لکھا ہے۔ یہ محض غلط ہے۔ ہم نے سچے صوفیوں کو جو موحد متبع سنت اولیاء خدا ہیں اپنا سرتاج مانتے ہیں۔ ہم ان بدکار ناہنجار متصوفین کے درپے ہیں جو لٹیں بڑھا کر بھگوے کپڑے رنگا کر نماز روزے سے دستبردار ہو کر گھنگرؤں کی چھما چھم پر اور سارنگی کے سروں پر اور طبلے کی تھاپ پر رنڈیوں اور گویوں کی لے پر مست ہوتے رہتے ہیں جو قبروں کی دھونی کو پیتے اور اس کی خاک کو کھاتے رہتے ہیں۔ جو درویشی کے پردے میں خواہش نفس کو پورا کرتے پھرتے ہیں۔ جنہیں قرآن حدیث سے کوئی مس نہیں لیکن شراب و کباب کے اشعار پر سر دھنتے ہیں جو مانتے کہتے ہیں ؎

نماز زاہداں سجدہ سجودے ؛ نماز عاشقاں ترک وجودے

جی چاہتا ہے کہ علامہ صاحب کی اردو دانی مع عربی دانی بھی آپ دیکھ لیں کیونکہ صرف عربی دانی تو آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ صـ۲ پر آپ لکھتے ہیں "عبدالوہاب نجدی کے زمانہ سے الی یومِ ھذا تک ان حضرات نے فتنہ پردازی کرنا اہلسنت والجماعت کو مشرک بدعتی کہنا واجب اللعمر اور عین عبادت سمجھا ہے" بلے جناب اجب الی لائے

Marfat.com

تو تک "لانیکی" کی ضرورت تھی؟ صلا میں بھی آپ یہ فقرہ اسی طرح لائے ہیں۔ یہ تو ایسا ہی ہوا جیسے کوئی کہے "زیر جامع مسجد کے نیچے" یا کہے شب لیلۃ القدر کی رات" سچ ہے نامرد ہو کر جورو کرنا اور بے علم ہو کر قلم اٹھانا دونوں برابر ہے۔ پھر واجب الامر کونسی ترکیب ہے؟

آپ کا یہ پورا فقرہ مجموعۂ ورہتان ہے۔ ہم خود بھی اہلسنت والجماعت ہیں یعنی رسول اور جماعتِ صحابہ کی روش پر چلنے والے ہمارے نزدیک کامل مسلمان اور پختہ باایمان ہیں ہمارے عقائد میری کتاب "عقیدہ محمدی" میں ملاحظہ فرمائیے۔ ہم بھی انہیں مشرک کہتے ہیں جو خدا کے سوا دوسروں کو مشکل کشا اور حاجت روا سمجھیں جو اولاد اور رزق اور تندرستی اور برکت وغیرہ خدا کے سوا اوروں سے مانگیں جو سجدے اور نمازیں دوسروں کی پڑھیں وغیرہ۔ اسی طرح ہم انہیں بدعتی کہتے ہیں جو طریقِ رسول سے ہٹ کر نئے طریقے از خود پیدا کریں اور انہیں دینی کام اور کارِ ثواب جان کر کریں۔

صلا میں آپ نے لکھا ہے کہ علماءِ محققین کا فیصلہ ہے اَلْاَصْلُ فِی الْاَشْیَاءِ الْاِبَاحَۃُ یہ آپ نے اپنے پہلے رسالہ میں ہرگز نہیں لکھا لیکن شکر ہے کہ اس کی جگہ ایک گونہ حرمت کے تو آپ قائل ہو گئے۔ خدا کرے اس جواب کے دیکھنے کے بعد آپ اس کی اور نیز حرمت باقی کے بھی قائل ہو جائیں۔

اور ہاں یہ فقرہ تو علامہ کا ہم باوجود کوشش کے نہ سمجھ سکے کہ آپ لکھتے ہیں "آپ کے اقوال خلطب اللیل مشتبہ ہیں" آخر آپ یہ جناتی زبان کیوں بولتے ہیں؟ بلکہ سچ یہ ہے کہ یہاں بھی آپ نے عربی کی خبر لی ہے۔ عربی بولنا چاہا ہے لیکن اس مادر زاد عربی کو کون سمجھے؟ گونگے کی اپنی گونگے کی ماں ہی سمجھے۔

پھر صلا پر تحریر فرماتے ہیں کہ شرح صحیح مسلم کی عبارت سے حرمت میں شبہ پیدا ہوا ہے یہاں بھی جناب کی ارادہ گیدڑ کا خواب ہے آپ یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ اس سے حرمت نہیں معلوم ہوتی البتہ مشتبہ چیز ہو گئی۔ ہم کہتے ہیں حدیث میں ہے وَبَیْنَھُمَا مُشْتَبِھَاتٌ فَمَنِ اتَّقَی الشُّبُھَاتِ اِسْتَبْرَأَ لِدِیْنِہٖ وَعِرْضِہٖ (اور ان مشتبہ چیزوں سے بچنے والا ہی اپنے دین اور اپنی عزت کا بچاؤ کر لیتا ہے۔ پس اگر قوالی بقول آپ کے مشتبہ چیز ہو جب بھی بحکم حدیث آپ کو اس سے بچنا اور بچانا چاہیئے۔

Marfat.com

ورنہ دین اور دنیا دونوں غیر محفوظ ہو جائیں گی۔

پھر شرح اوزدی کی عبارت سے مشتبہ ماننا بھی غلط ہے کیونکہ امام ابوحنیفہؒ اور اہلِ عراق تو اس قوالی کو حرام کہتے ہیں امام شافعیؒ اور امام مالکؒ سے مکروہ کہتے ہیں اور مکروہ کا اطلاق بھی حرمت پر ہوتا ہے۔ ملاحظہ ہو آپ کے مذہب کی کتاب شامی وغیرہ اور ان میں سے جس قول کو مانیں آپ کا دعویٰ اباحت کا ٹوٹ جاتا ہے۔

مصنف میر آپ ہمیں الزام دیتے ہیں، اس کی عبارت بھی خودساختہ زبان میں ہے لیکن ہم اس کا خلاصہ کردیں کہ آپ کے الزام کی حقیقت یہ ہے کہ اسماء الرجال کا ماننا تقلید ہے میرا الزام یہ تقلید نہیں یہ عین حکم خدا ہے۔ فرمانِ قرآن ہے۔ اِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْا حدیث میں ہے كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ پس راویوں کی صحت و ضعف کی جانچ عین فرمودہ خدا پر عمل ہے اور اس کا نام تقلید نہیں ہے۔ اس پر مزید بحث میری کتاب "دین محمدی" میں ملاحظہ ہو۔

جس تقلید کے خلاف ہم ہیں وہ وہ تقلید ہے جو آپ حضرات کی ہے کہ حدیث و قرآن کو چھوڑ کر چار مجتہد مقرر کر لئے پھر ان میں سے بھی ایک کی تمام باتوں کو ماننا اپنے اوپر ضروری کر لیا اور اس کی تمام باتوں کو عملی صورت میں نبیؐ کی باتوں کا درجہ دے دیا۔ حالانکہ خود امام صاحب نے اس سے منع فرمایا ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اِذَا جَاءَ عَنِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَى الرَّاْسِ وَالْعَيْنِ الخ اسی طرح فرمان ہے اُتْرُكُوْا قَوْلِيْ بِخَبَرِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسی طرح فرمایا ہے اِذَا صَحَّ الْحَدِيْثُ فَهُوَ مَذْهَبِيْ یعنے حدیثیں سر آنکھوں پر رکھتے فرماتے ہیں۔ حدیث کے خلاف میرے جس قول کو پاؤ اس کا چھوڑ دینا تم پر فرض ہے میرا اپنا مذہب وہی ہے جو صحیح حدیث میں ہو۔ بلکہ امام صاحب تو اپنے ہر فتوے کے ساتھ فرمایا کرتے تھے کہ هٰذَا رَاْيُ النُّعْمَانِ ابْنِ ثَابِتٍ فَمَنْ جَاءَ بِاَحْسَنَ مِنْهُ فَهُوَ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ۔ یعنی یہ میری رائے ہے۔ لیکن جب اس سے اچھی بات (یعنی حدیث قرآن) مل جائے تو وہی قابلِ اعتماد ہے۔ لیکن یہاں تقلید خود امام صاحبؒ کی باتیں ماننے کا نام ہے۔ حدیث پر عمل کرنا ان کے نزدیک غیر مقلدی ہے بلکہ بے دینی ہے۔ فَاِلَى اللّٰهِ الْمُشْتَكٰى چونکہ تقلید پر مکار کے مؤلف نے

Marfat.com

اس سے زیادہ بحث نہیں کی اسلئے ہم بھی اسی پر اختصار اور اکتفا کرتے ہیں تاہم اگر ناظرین اس مسئلے کو پوری طرح دیکھنا چاہیں تو میری کتاب "طریقِ محمدی" دیکھ لیں اور ارشادِ محمدی وغیرہ بھی ؎

اور ہاں یہ جناب نے کیا لکھدیا کہ "ہم مقلدین وہ ہیں جن کا ایک عمل بھی خلاف حدیث نہیں" اگر یہ صحیح ہے تو آپ حنفیوں کے سوا شافعیہ کے تمام عمل خلافِ حدیث ہوئے۔ حنبلیہ کے بھی اور مالکیہ کے بھی۔ پھر آپ لوگوں کے اس مشہور قول کے کیا معنی؟ کہ چاروں مذہب برحق ہیں نہیں بلکہ یوں کہو چاروں میں سے ایک اور وہ بھی حنفی مذہب برحق، باقی تینوں مذہب باطل ؎

ہاں! اور اب مہربانی فرماکر آپ اپنے ہاں کے ان مسائل کی حدیثیں بیان کر دیجئے تاکہ معلوم ہو جائے کہ آپ کے مذہب کا کوئی مسئلہ خلافِ حدیث نہیں اور مہربانی فرماکر مقلدین کے ان آٹھ اعمال کی صحیح حدیثیں پیش کر دیجئے تاکہ ہم بھی آپ کے ہمخیال بنجائیں۔ اور اگر آپ کو یہ حدیثیں نہ ملیں تو پھر آپ ہمارے ہمنوا بنجائیں اور لکھدیجئے کہ مقلدین کی کتب فقہ میں خلافِ حدیث مسائل بھی ہیں نکھ منکر کے عمل کے لائق فقہ کی کتابیں نہیں بلکہ صرف قرآن و حدیث ہی ہیں۔

(۱) درمختار صفحہ ۲۲ ج ۱ وغیرہ میں ہے [illegible] [illegible] ثلاثاً یعنی انگلی اور چھاتی نجس ہوگئی ہو تو تین مرتبہ چاٹ لینے سے پاک [illegible] آپ یا آپ کا کوئی بڑے سے بڑا عالم کتاب اللہ کے تیس پاروں [illegible] میں دکھا سکتا ہے؟ کہ یہ مسئلہ اس طرح ہے؟ کہ کسی کی انگلی پر پاخانہ یا پیشاب لگ جائے تو وہ اسے تین مرتبہ چاٹ لے پاک ہوگئی نعوذ باللہ ؎

(۲) درمختار وغیرہ میں ہے وَاِسْتِقْبَالُ شَمْسٍ وَّ قَمَرٍ لِاَنَّہُمَا [illegible] غائط) یعنی پیشاب پاخانہ کے وقت سورج چاند کی طرف [illegible] آپ کے زندہ ضمیر سے اپیل ہے کہ اس کی کیا دلیل ہے؟ [illegible] عظمت کیوں ہونے لگی؟ حدیث میں تو قبلے کی طرف منہ کرنا منع [illegible] اور قبلے جیسی کیوں مان لیں؟ کسی کو خدا کے دین میں زیادتی کرنے کا کیا حق ہے؟ کیا قرآن میں یہ نہیں؟ کہ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ یَکْتُبُوْنَ الْکِتٰبَ بِاَیْدِیْہِمْ [illegible]

Marfat.com

ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ یعنی اُن کیلئے ویل ہے جو اپنے ہاتھوں کی لکھی ہوئی کتاب کی نسبت کہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے مشرق و مغرب میں پھر کر اس کی کوئی دلیل تو قرآن حدیث سے پیش کرو۔

خون اور پیشاب سے قرآن لکھنا

(۳) آپکے مذہب کی کتاب تجنیس میں صاحب ہدایہ نے لکھا ہے لَوْ رُعِفَ فَکَتَبَ الْفَاتِحَۃَ بِالدَّمِ عَلٰی جَبْھَتِہٖ وَاَنْفِہٖ جَازَ لِلْاِسْتِشْفَاءِ وَبِالْبَوْلِ اَیْضًا اِنْ عَلِمَ فِیْہِ شِفَاءً لَا بَأْسَ بِہٖ لٰکِنْ لَمْ یُنْقَلْ وَھٰذَا لِاَنَّ الْحُرْمَۃَ سَاقِطَۃٌ عِنْدَ الْاِسْتِشْفَاءِ کَحِلِّ الْخَمْرِ وَالْمَیْتَۃِ لِلْعَطْشَانِ وَالْجَائِعِ (منقول) یعنی اگر کسی کی نکسیر پھوٹتی ہو وہ اپنی پیشانی اور ناک پر سورۃ فاتحہ کو خون سے لکھ لے تو بطور شفا طلبی کے جائز ہے اور پیشاب سے لکھ لینا بھی۔ اگر اس میں شفا معلوم معلوم ہو تو کوئی حرج نہیں لیکن منقول نہیں۔ اور یہ اس لئے کہ طلب شفا کے وقت حرمت باقی نہیں رہتی جیسے کہ سخت پیاسے کو شراب کا پی لینا اور بھوکے کا مردار کا کھا لینا۔ خیال فرمایئے کہ خدا کے کلام کو خون سے جو حنفی میں نجس ہے اور پیشاب سے لکھنا جائز بتلایا گیا۔ فرمایئے اس کیلئے کونسی آیت کلام اللہ یا حدیث رسول اللہ دلیل ہے؟ بلکہ اس کے خلاف فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَجْعَلْ شِفَاءَکُمْ فِیْمَا حَرَّمَ عَلَیْکُمْ (رواہ البخاری) یعنی جو چیزیں حرام ہیں ان میں اللہ نے تمہارے لئے شفا نہیں رکھی

کتے کی کھال کی جانماز اور ڈول

(۴) درمختار وغیرہ میں ہے یُتَّخَذُ جِلْدُہٗ مُصَلًّی وَدَلْوًا یعنے کتے کی کھال کی جانماز بنالو اور ڈول بنانا جائز ہے۔ فرمایئے کس آیت قرآن میں یا کس حدیث میں ہے کہ کتے کی کھال کی جانماز اور ڈول بنالو۔ کیا کتے کو حدیث میں خبیث یعنی نجس نہیں کہا گیا؟ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھالیں ممنوع قرار نہیں دیں؟ کیا حدیث میں یہ نہیں کہ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ یعنی حضورؐ نے درندوں کی کھالوں سے منع فرمایا ہے۔

مشت زنی کا وجوب

(۵) ردالمحتار المعروف بہ شامی کی لمبی بحث میں ایک قول فقہا یہ بھی ہے کہ لَوْ تَعَیَّنَ الْخَلَاصُ مِنَ الزِّنَا بِہٖ وَجَبَ یعنی اگر مشت زنی کی وجہ سے زنا سے بچنا متعین ہو تو مشت زنی واجب ہے۔ آہ! کتنا خلاف طہارت یہ مسئلہ ہے اور پھر اس کے وجوب کا فتویٰ کیسا انوکھا فتویٰ ہے؟ حالانکہ اسی کتاب کے متن درمختار میں ہی حدیث لائے ہیں کہ نَاکِحُ الْیَدِ مَلْعُوْنٌ یعنی مشت زنی کرنے والے پر خدا کی لعنت ہے۔ پس مہربانی فرما کر آپ وہ حدیث پیش کر دیجئے جس میں وہ ہو جو فقہ میں ہے۔

(۶) حنفی مذہب کی چوٹی کی کتاب ہدایہ ص۴۸ کتاب الاشربہ میں ہے کہ لِاَنَّ الْمُفْسِدَ ھُوَ الْقَدَحُ الْمُسْکِرُ وَھُوَ حَرَامٌ عِنْدَنَا یعنی نشے والی چیز کا وہ جام جس سے نشہ چڑھا وہی ہمارے نزدیک حرام ہے یعنی اگر کسی کو دسویں جام پر نشہ چڑھا ہے تو یہ دسواں اس کے لئے حرام تھا اس سے پہلے کے نو حرام نہ تھے یہ ہے حنفی مذہب فقہ کا مسئلہ۔ حالانکہ حدیث شریف میں ہے مَا اَسْکَرَ کَثِیْرُہٗ فَقَلِیْلُہٗ حَرَامٌ یعنی جس چیز کی کثرت اور بہتات نشہ لائے اس کا تھوڑا سا حصہ بھی حرام ہے۔ مہربانی فرما کر مقلدین کے اس عمل کی حدیث صریح صحیح پڑھ دیجئے۔

(۷) اسی کتاب ہدایہ فصل فی البیع ص۴۵۶ میں ہے مَنْ اٰجَرَ بَیْتًا لِیُتَّخَذَ فِیْہِ بَیْتُ نَارٍ اَوْ کَنِیْسَۃٌ اَوْ بِیْعَۃٌ اَوْ یُبَاعُ فِیْہِ الْخَمْرُ بِالسَّوَادِ فَلَا بَأْسَ بِہٖ۔ یعنی جو شخص اس واسطے اپنا مکان کرایہ پر دے کہ اس میں آتشکدہ بنایا جائے یا گرجا گھر بنایا جائے یا وہاں شراب کا بیٹھا کھولا جائے کہ آس پاس بیچیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اس کی حدیث بھی پیش فرما دیجئے۔

(۸) اسی ہدایہ شریف کے فصل فی ما ینبغی الذمی ص۵۷۵ میں ہے مَنِ امْتَنَعَ مِنَ الْجِزْیَۃِ اَوْ قَتَلَ مُسْلِمًا اَوْ سَبَّ النَّبِیَّ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَوْ زَنٰی بِمُسْلِمَۃٍ لَمْ یُنْتَقَضْ عَہْدُہٗ یعنی جو ذمی شخص جزیہ دینے سے انکار کرے یا کسی مسلمان کو قتل کرے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دے یا کسی مسلمان عورت سے زنا کرے پھر بھی اس کا ذمہ نہیں ٹوٹتا۔ ذرا ٹٹول کر اس کی کوئی دلیل قرآن حدیث سے پیش کیجئے اور ایک آپ ہی نہیں بلکہ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ۔

شمع محمدی

ہاں جناب علامہ صاحب ہماری ایک گزارش اور بھی ہے کہ جب آپ ان آٹھ مسائل کی صحیح صریح حدیثیں پیش فرمائیں تو پھر ایک نظر میری کتاب "شمع محمدی" پر بھی ڈال لیجئے جس میں ۵۱ احدیثیں وہ ہیں جنکے خلاف حنفی مذہب

Marfat.com

عمل ہے۔ ہر حدیث کے ساتھ فقہ کی عبارت بھی ہے۔ ترجمہ دونوں کا ہے۔ جواز دونوں کا ہے
اور مخالفت بالکل ظاہر ہے۔ مکرم مولوی صاحب اگر کسی اُمتی کی تمام باتیں صحیح ہی ہوں اور
ہر بات ہمارے عمل کے قابل بھی ہو تو اس اُمتی اور نبی میں فرق ہی کیا رہ گیا؟ پھر خدائے
تعالےٰ اپنے نبی کو بھیجا کیوں؟ پھر نبی کی نسبت اس قرآن کی خصوصیت ہی کیا رہ گئی؟
مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ۝ برادرم حنفی مذہب کے
اس اصول کے کیا معنے؟ اَلْمُجْتَهِدُ یُخْطِیْ وَیُصِیْبُ مجتہد سے خطا بھی ہو سکتی ہے
اور صواب بھی۔ آپ نے تو مجتہد کو نبی کا درجہ دیدیا کہ اس سے خطا ممکن ہی نہیں۔
پس مہربانی فرما کر اس جملہ سے توبہ کرو کہ "ہم مقلدین وہ ہیں جن کا ایک عمل بھی خلاف حدیث کے نہیں"
اور یہ جناب صحیح مسلم کونسی کتاب ہے؟ جو آپ نے اپنی پوری کتاب میں ہر جگہ یہی
لکھا ہے اسے صحیح مسلم لکھا کیجئے۔ یا فرصت ہو تو کسی وقت کتاب کو نہیں تو صرف
ٹائٹل ہی کو دیکھ لیجئے تاکہ صحیح نام معلوم ہو جائے۔ بزدوی کی عبارت کی بابت تو میں
لکھ چکا ہوں کہ انھوں نے قید لگائی ہے کہ لہو ولعب سے مجلس خالی ہو اور آپ کی
یہ حال قال کی قوالی کی مجلسیں تو تھیٹر سے بھی زیادہ لہو ولعب والی ہوتی ہیں پس
امام بزدوی صاحب آپ سے اور آپ کی ان مجلسوں سے بیزار ہیں۔ اور رہا یہ
بھی فرمائیے کہ ص ۵ پر آپ نے الآم کیا لکھا ہے؟ یہ بھی شکر ہے کہ آپ نے اپنی غلطی
مان لی یہ تو آپ برجندی پر برسے ہیں اس میں عربی دانی کی کونسی غلطی ہے؟ اس
کا وزن تو زیادہ سے زیادہ صحی مسلم کے برابر سمجھ لو۔ لیکن عربی کی عبارت میں غلطی
کرنا چیز ہی اور ہے۔ اسی طرح حاضر و غائب کے صیغے ظاہر ہیں)۔ ترجمہ روانی عبارت
سیاق وسباق کی وجہ سے ہے اس میں مطلب کونسا بگڑ گیا؟ جو ہم نے مطلب بیان کی
کر لی۔ اور آپ نے کفر کا فتوےٰ چھانٹ لیا؟ ص ۶ پر آپ نے اپنی اور غلطی کا
بھی اعتراف کر لیا ہے۔ اس لئے اب آگے چلئے:

ص ۷ میں تو آپ نے زبردست طوفان اٹھایا ہے ہم موجودہ قوالی بلا آلات
کے بھی قائل نہیں۔ اشعار نیک غیر قوال اور غیر مغنیہ سے بلا لے اور نغمہ اور بے
تال سُر بلا اہتمام کبھی سن لینا اسے کوئی مجلس قوالی کہتا ہی نہیں نہ یہ زیر بحث ہے
ہم تو آج کل کی ان قوالیوں کے درپے ہیں جو موجودہ صوفیوں کی خواہش پرستی کا

Marfat.com

آلہ کار ہیں۔ صوفیت کا برقعہ اوڑھ لیا اور وہ کالے کام کرنے لگے جو دنیا کے بدمعاش انسان بھی نہ کر سکیں۔

اسی صفحہ ۷ میں آپ اس پر بہت بگڑے ہیں کہ ہم نے پیر و پیمبر کو خدا کا محتاج کیوں لکھدیا؟ اے جناب محتاج کیا؟ سب خدا کے در کے بھکاری ہیں۔ خدا کے ہاں کے سوالی ہیں۔ سورۃ الرحمٰن میں ہے یَسْئَلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ زمین و آسمان کی ساری مخلوق اس سے سوال کرتی ہے۔ اس سے مانگتی ہے اور دلائل اس سے پہلے بھی گزر چکے ہیں۔ مزید سنئے:۔

تم نے خدا کو کیا سمجھ رکھا ہے؟ اس کی مملکت میں کسی کی شرکت نہیں کسی کی ملکیت نہیں مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ○ تعجب ہے کہ آج جب توحید بیان کی جاتی ہے تو مشرکین تڑپ اٹھتے ہیں۔ اور کائیں کائیں کرنے لگتے ہیں۔ کہ ہائے اولیاء اللہ کی توہین ہو گئی۔ ہائے اماموں کی توہین ہو گئی۔ اہلبیت کی توہین ہو گئی استغفر اللہ توہین کرنے والوں پر لعنت اور توحید کا خلاف کرنے والوں پر یہ وعید صادق کہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ اور وعید ہے وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ یعنی شرک ناقابل بخشش گناہ ہے مشرک پر جنت حرام اور ہمیشہ کے لئے دوزخ اس کا مقام ہے۔

آپ نے تو خدا کو اور بندوں کو ایک کر دکھایا ہے اور مسلمانوں کو اس گمراہی پر ڈالنا چاہا ہے کہ وہ ہر ایک کچے پکے ڈھیر اور ہر ایک عاجز و بے بس بندۂ خدا سے اسی طرح حاجتیں اور مرادیں مانگیں جس طرح خدا سے۔ ہاں اتنا فرق ذہن میں ضرور رکھیں کہ اصل مالک خدا ہے۔ لیکن خدا کے یہ بندے بھی حاجت روا مشکل کشا ہیں ضرور!!!

اے جناب یہی عقیدہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کافروں کا تھا۔ ان سے بھی جب پوچھا جاتا کہ اصل مالک کون؟ دراصل نجات دہندہ کون؟ تو وہ یہی جواب دیتے تھے قرآن فرماتا ہے وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ الخ (لقمان) وسورہ عنکبوت و سورہ زخرف وغیرہ۔ یعنی اگر ان مشرکوں سے پوچھو کہ زمین و آسمان کا خالق کون؟ تو یہ جواب دینگے کہ اللہ تعالےٰ اگر ان سے پوچھو کہ سورج چاند کو کس نے مسخر کیا ہے؟ تو جواب دینگے کہ اللہ نے

Marfat.com

اگر ان سے پوچھو کہ بارش کون برساتا ہے تو جواب دیں گے کہ اللہ۔ ان سے پوچھو کہ زمین سے تمہاری روزیاں کون پیدا کرتا ہے؟ تو جواب دینگے کہ اللہ۔
اگر ان سے پوچھو کہ تمہارا خالق کون؟ تو جواب دینگے کہ اللہ تعالےٰ .... ان سے پوچھو کہ زمین اور زمین کی ہر چیز کا مالک کون؟ تو جواب دیں گے کہ اللہ تعالےٰ۔ ان سے پوچھو کہ ساتوں آسمانوں کا اور عرش عظیم کا رب کون؟ تو جواب دیں گے کہ اللہ تعالےٰ۔ ان سے پوچھو کہ ہر چیز کا اختیار کسے ہے تو ان کا یہی جواب ہوگا کہ اللہ تعالےٰ کو۔ ان سے پوچھو کہ بچاؤ اور پناہ دینے والا کون ہے؟ کون ایسا ہے جس کے مقابلہ پر کوئی پناہ نہ دے سکے تو ان مشرکین کا جواب یہی ہوگا کہ اللہ تعالےٰ پس یہ آیتیں اور ان جیسی بہت سی آیتیں صاف ہیں کہ مشرکین مکہ کافرین حجاز بھی اصلی اور حقیقی متصرف اور مختار اور خالق و مالک صرف اللہ تعالےٰ ہی کو جانتے تھے اور اس کا اقرار بھی کرتے تھے اور ساتھ ہی اپنے بزرگوں سے حاجت روائی اور مشکل کشائی چاہتے تھے۔ اسی بنا پر ان کی یہ توحید ربوبیت کام نہ آئی اور اصطلاح قرآن میں انہیں کافر و مشرک کہا گیا۔ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَا اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى۔ اقرار کرتے تھے کہ ان کی ... اِلَّا شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ۔ ہم ان کی عبادت محض اسلئے کرتے ہیں کہ ان کے ذریعے ہم اللہ کے مقرب بن جائیں ان کو صرف ہم اللہ کے اور اپنے درمیان واسطہ جانتے ہیں پس آج نبیوں، ولیوں، شہیدوں، پیروں کے پوجنے والوں کے بھی یہی اعتقاد ہیں۔ یہ دلیل نہ انھیں کام آئی نہ انھیں کام آئے۔ یہ بھی اللہ ... ہی کہتے تھے۔ حج کے موقع پر مشرکین مکہ صاف کہتے تھے۔ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِلَّا شَرِيْكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهٗ وَمَا مَلَكَ یعنی الٰہی تیرا کوئی شریک نہیں ہاں جو ہیں ان کا بھی اصلی مالک حقیقی متصرف تو ہی ہے اور جن چیزوں کے وہ متصرف ہیں اُن کا بھی اصلی مالک تو ہی ہے۔

میرے دوست حقیقی مالک و متصرف کو چھوڑ کر کیوں ادھر اُدھر بھٹکتے ہو۔ حقیقی پانی ہی پیاس بجھائیگا حقیقی اناج ہی بھوک کو تسکین دے گا۔ سراب کو پانی سمجھ لینا۔ ریت کو اناج سمجھ لینا بے سود ہے۔ آؤ ہمارے ساتھ ہو جاؤ اور کہدو

Marfat.com

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ :- مزید دلائل مطلوب ہوں تو میری کتاب صراطِ محمدی، فرمانِ محمدی توحیدِ محمدی وغیرہ میں ملاحظہ ہوں :-

قرآن میں جو وسیلہ ڈھونڈنے کا حکم آیت وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ میں ہے یہاں وسیلہ کا معنی قرب اور نزدیکی خدا ہے اسکی تلاش ہمیں بھی ہے اور خدا کے نبیوں ولیوں سب کو چنانچہ خود قرآن فرماتا ہے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ الخ یعنے جنھیں یہ پکارتے ہیں وہ خود اللہ کی طرف وسیلہ تلاش کررہے ہیں کہ کون زیادہ مقرب بنجائے۔ وہ خود رحمتِ رب کے اُمّیدوار اور اس کے عذابوں سے خائف ہیں پس وسیلہ سے مراد بزرگوں کی پُوجا لینا یہ قرآن میں تحریف کرنا ہے۔ اگر آپ پوری آیت وسیلہ نقل کردیتے تو بھی مطلب صاف ہوجاتا۔ پوری آیت سورۂ مائدہ میں یوں ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ ایمان والو اللہ سے ڈرتے رہو اور اس کی طرف نزدیکی ڈھونڈو۔ اور اُس کی راہ میں جہاد کرو۔ یقیناً تم کامیاب ہوجاؤ گے۔ پس ایمان۔ تقویٰ۔ جہاد وغیرہ اعمالِ نیک وسیلہ ہیں۔ نہ کہ خدا کے سوا اوروں کی پرستش۔ تم نے شہیدوں اور ولیوں کو پوجا۔ عیسائیوں یہودیوں نے نبیوں کو پوجا۔ مکہ کے کفار نے فرشتوں کو پوجا۔ ہندوستان کے ہندوؤں نے ٹھاکر اور ہنومان کو پوجا۔ الغرض خدا کے سوا کی پوجا میں سب ایک ہوگئے۔ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ

صہ میں آپ نے جو دو حدیثیں نقل کی ہیں کہ مصیبت کے وقت یوں دہائی دے کہ اے خدا کے بندو میری مدد کرو۔ یہ دونوں موضوع ہیں پہلے آپ انھیں صحیح غیر مجروح ثابت کردیں پھر ان سے مسئلہ لیجئے اور بر تقدیرِ صحت یہ بھی اولیاء انبیاء کے پکارنے کی دلیل نہیں۔ اس میں لفظ ہیں "عباد اللہ" کے اور "اہلِ قبور" کے اور عباد اللہ اور اہلِ قبور کا تر مسلمان سب ہیں۔ پس آپ کو چاہیئے کہ ان سب کو وسیلہ بنائیں اور ہر بھلے برے کافر مسلمان مُردے سے استعانت چاہیں وَلَا ذٰلِكَ فَكَيْفَ پھر یہ لفظ مردوں کے ساتھ ہی مخصوص نہیں زندوں کو بھی شامل ہے۔ اور وہ ایک دوسرے کا تعاون دنیاوی معروف امور میں کرسکتے ہیں۔ مشکوٰۃ سے

Marfat.com

فضیلتِ فقرا کی جو حدیث پیش کی ہے اس میں مدد و استعانت مُردوں سے چاہنا ہے ہی نہیں پھر استمداد کی دو قسمیں کرنا آپ کو کوئی سود نہیں دے سکتا۔ اس لئے کہ آپ سے پہلے جو کفار حضور کے وقت میں تھے انھوں نے بھی یہی تقسیم کی تھی۔ نہ اس تقسیم نے انھیں فائدہ دیا۔ نہ آپ کو دے جیسے کہ بیان گزر چکا ؛

حضرت عمران رضی کے والد حضرتِ حصین رضی رسولخدا احمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بحالتِ کفر آتے ہیں۔ آپ ان سے دریافت کرتے ہیں حصین بتلاؤ تمہارے معبود کتنے ہیں؟ وہ کہتے ہیں سات جن میں سے چھ زمین والے اور ایک آسمان والا (خیال فرمایئے مشرکین مکہ بھی خدائے تعالےٰ کے اور اس کے معبود ہونے کے قائل تھے اس کی عبادت بھی کرتے تھے۔ ان کا شرک یہی تھا کہ خدا کے ساتھ اوروں کو بھی پوجتے تھے۔) حضور دریافت فرماتے ہیں کہ ان میں سب سے بڑا کسے جانتا ہے؟ جس سے تجھے اُمید اور خوف پورا پورا ہو۔ اُس نے جواب دیا فقط اللہ کو (آج کل کے مومن مشرک بھی اسی خیال کے ہیں) پھر آپ نے اس پر اسلام پیش کیا اور وہ مسلمان ہو گئے رضے اللہ عنہ۔ یہی فرمان قرآن ہے وَمَا یُؤْمِنُ اَکْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ۝ باوجود دعوائے ایمان کے بہت سے لوگ مشرک ہیں۔

بلکہ اُس زمانہ کے مشرک اس زمانہ کے مشرکوں سے زیادہ خوش عقیدہ تھے چنانچہ قرآن فرماتا ہے وَاِذَا رَكِبُوْا فِی الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ الخ مطلب یہ ہے کہ جب کشتیوں میں ہوتے ہیں اور طوفان اُٹھتا ہے تو جن جن کو پکارا کرتے تھے سب کو بھول جاتے ہیں اور ایک اللہ کو پکارنے لگتے ہیں لیکن جہاں خشکی پر پہونچے کہ پھر وہی مشرک کے مشرک۔ معلوم ہوا کہ ایسے بھنور کے وقت وہ لوگ صرف اللہ تعالےٰ ہی کو پکارتے تھے لیکن یہ نام کے مسلمان عین اس وقت بڑے پیر اور خواجہ خضر کو پکارتے ہیں پس ان کا شرک ان کے شرک سے ہر طرح بڑا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ شرک کا یہ حیلہ حقیقی اور مجازی کا وہ منترکانہ حیلہ ہے جس نے اگلے کفار کو بھی ان کے کفر پر اڑا رکھا تھا اسی پر یہ بھی اڑے ہوے ہیں گو زبان سے اقرار کرتے ہیں اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝

Marfat.com

یعنی فقط تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ سے ہی ہم مدد طلب کرتے ہیں۔ گو حدیث پڑھتے ہیں کہ اِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ ط یعنی استعانت و امداد صرف اللہ سے ہی چاہو۔ کیا یہ آیتِ قرآن تم نے نہیں پڑھی؟ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ ہ مدد صرف اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہی ہے جو علیم والا اور حکمت والا ہے تمام دنیا کے ولیوں اور بزرگوں کے سردار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی اوروں کی تو کہاں؟ اپنی ذات پر بھی قادر نہ تھے۔ جنگِ اُحد کا نقشہ اب تک مسلمانوں کے سامنے ہے قرآن کی یہ آیت رہتی دنیا تک ہیگی کہ لَآ اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ہ مجھے اپنے نفس کے کسی نفع نقصان کا بھی اختیار نہیں۔ یاد رہے کہ یہاں دونوں لفظوں پر تنوین اور تقلیل کی ہے لیکن اسے جانے آپ کی بلا؟

میں پھر آپ کو نصیحت کروں گا کہ غلام حیدر بننے کے بجائے خدائے حیدر کے غلام بنجاؤ۔ غلاموں کی غلامی میں کیا رکھا ہے؟ جس نے پیدا کیا اس میں کیا کمی دیکھی جو اس کے پیدا کردہ کے غلام بنگئے؟ سنو، سنو! خدا کا کلام سنو اپنے پالنے والے کی آواز سنو، کھلانے پلانے والے کی مانو عقل سے دشمنی نہ کرو۔ قرآن کریم کا نواں پارہ سورہ اعراف پڑھو۔ جہاں خدائی فرمان ہے اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ عِبَادٌ اَمْثَالُکُمْ جنھیں تم پکارتے ہو وہ سب بھی اُس خدا کے بندے ہی ہیں جیسے تم اس کے بندے ویسے ہی وہ بھی اسی قرآن میں ہے اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ مجھے پکارو میں سنوں گا اور قبول کروں گا مجھ سے مانگو دوں گا قرآن فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَکُمْ وَلَآ اَنْفُسَھُمْ یَنْصُرُوْنَ خدا کے سوا جن جن کو تم پکارتے ہو خواہ وہ نبی، پیر، ولی، غوث، قطب، شہید، فرشتہ، جن کوئی بھی ہو وہ نہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں نہ خود اپنی ہی وہ مدد کر سکتے ہیں پس تف ہے اس پر جو اس آسمانی کتاب پر ایمان رکھتے ہوئے خدا کو وحدہٗ لاشریک لہٗ کہتے ہوئے اس سے اور اُس سے استمداد چاہتا پھرے۔ یاد رکھو اس میں خدا کی توہین ہے اس دینِ اسلام کی توہین ہے انہیں فرمانِ رسول کی توہین ہے۔

ہاں یہ پُرلطف بات ہے۔ غلام حیدر صاحب حال سگریٹ فیکٹری نے یہ خوب کہا وہ جس سے حیاتی میں مدد طلب کی جائے اس سے بعد ممات کے بھی مدد طلب

Marfat.com

کیجائے"۔ اوّلاً یہ بے حیائی اور حماقت کے الفاظ مزہ دے رہے ہیں۔ سگریٹ فیکٹری ہی ان معنوں کو سمجھ سکتی ہے۔ یعنی انگریزوں سے ہندوؤں سے سکھوں سے ان کی حیات میں دنیوی کاموں میں جو ان کے بس کے ہیں مدد طلب کیجاتی ہے۔ لہذا جب یہ سورگ باشی ہو جائیں جب یہ چتا پر جلا دیئے جائیں تو بھی ان کی "حماقت" کے بعد بھی ان سے مدد لی جائے۔ ان کی دہائی دیجائے انھیں مصیبتوں کے وقت پکارا جائے۔ تف ہے اس شرک و کفر پر اور اس دلیل پر۔ اب ان مشرکوں کے حاجت روا اور مشکل کشا ان کے رزاق اور ان کے داتا صرف نبی و ولی ہی نہیں ہے بلکہ دنیا کے بہت غیر مسلم بھی ان کے خدا بن گئے۔ مسلمانو! غور کرو ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ کیا یہ بہت سے خدا بہتر؟ یا صرف ایک اللہ؟ وحدہٗ لاشریک لہٗ جو ایک ہے اور قہر والا ہے۔

خدا سمجھے یہ مؤلف بھی عجیب طرح کے اصول النسان ہیں۔ چلے تھے حضرت سیو بیوہ قوالی کے سانگ کو ثابت کرنے لیکن ہاتھ مارنے لگے۔ ادھر ادھر [illegible] ان کے تعاقب میں دور نکل جانا پڑا۔

اس کے بعد آپ نے ص۹ میں قرآن کی ایک آیت غلط نقل کی ہے۔ لکھتے ہیں وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ بِاِيْمَانٍ الخ ہم نے تو یہ آیت نہیں پائی [illegible] خدا سگریٹ فیکٹری کی اشاعت اور بہت سی صورتیں تھیں یہ [illegible] رسالہ لکھنے کا مشورہ آپ کو کس نے دیا؟ پھر جو ہم نے لکھا تھا وہی آپ نے بھی لکھا ہماری بات کا جواب کیا ہوا؟ تائید ہی ہوئی۔ اور یہ بات مومنوں کی اولاد کے ساتھ ہی کیا مخصوص ہے؟ ہر مومن کو یہی بات اور یہی درجہ حاصل ہے [illegible] آپ نے ہی آیت نقل کی ہے۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا [illegible] ذریات مومنین کا ذکر نہیں بلکہ خود مومنین کا ذکر ہے قرآن میں خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا یہ بھی عام ہے يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا [illegible] بھی عام ہے۔ بس یاد رہے کہ اصل یہی ہے لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ یہ کوئی بات نہیں کہ ان کے باپ ایسے تھے لہذا تو اب یہ رنڈیوں بھڑوؤں ہی [illegible]

Marfat.com

ہوں گو زناکار بے ایمان شہوت پرست بے نماز بے علم ہوں گو دن رات شراب کباب اور فسق وفجور سے فارغ نہ ہوتے ہوں لیکن آپ انہیں چومتے چاٹتے رہیں۔ اور انہیں بھینٹ چڑھاتے رہیں ؛

پھر صـ۱ پر آپ نے یہ نئی تہمت تراشی ہے کہ گنہگار امتِ مرحوم اور کفار مرتد کے درمیان ہمارے نزدیک کوئی فرق نہیں۔ ہم نے ہرگز کہیں بھی یہ نہیں لکھا ہاں یہ ہمارا ایمان ہے کہ بزرگوں کی اولادیں جو اپنے بڑوں کے نقشِ قدم پر نہ ہوں بلکہ فاسق فاجر تارکِ صوم و صلوٰۃ ہوں وہ محض بزرگوں کی اولاد ہونے کی وجہ سے قابلِ عزت نہیں۔ اس کے خلاف آپ کے پاس کچھ ہو تو لاؤ پیش کرو۔ اور یہاں جناب ہر جندی پر تو آپ بہت بگڑے تھے بے نقطہ پھیل جانے سے اور یہ آپ نے کیا لکھا؟ انی المطالب یہ کونسی کتاب ہے۔ ہر جندی کو تو آپ خود برجندی سمجھ گئے۔ لیکن آپ کے اس جناتی نقش کو کوئی کیا سمجھے ؟؛ جو شیعی روایت ابوطالب کی نسبت آپ نے نقل فرمائی ہے وہ تو بلحاظِ سند صحیح نہیں۔ ہاں صحیح روایت وہی ہے جو صحیح مسلم میں ہے کہ ابو طالب کے ٹخنوں تک جہنم کی آگ لگی ہوئی ہے۔ جو صحیح حدیث وہ ہے جو نسائی شریف میں ہے کہ حضرت علی آکر عرض کرتے ہیں اِنَّ عَمَّكَ الشَّيْخَ الضَّالَّ قَدْ مَاتَ (او کما قال) یعنی آپ کا بوڑھا گمراہ چچا مر گیا آپ یہ تو فرمایئے کہ آپ سنی ہیں یا شیعہ؟ یا مُذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذَالِكَ ؟؛

صـ۱۱ پر حضرت فاطمۃ الزہرا رضی کی حدیث پر آپ سیخ پا ہوئے ہیں اور بے تکی باتیں کہنے لگے ہیں۔ یہ آپ کی کمزوری کی دلیل ہے۔ یہ حدیث بالکل صحیح ہے محدثین نے اس کی صحت کی صراحت کی ہے۔ شفاعت کی حدیثوں پر ہمارا ایمان ہے آپ نے جو روایتیں صـ۱۱ صـ۱۲ پر نقل کی ہیں جو شفاعت کے بارے میں ہیں۔ ہم مانتے ہیں چونکہ آپ علم حدیث سے کورے ہیں اسلئے آپ کو ان میں تعارض نظر آتا ہے۔ ورنہ در اصل کلام ہی تعارض سے پاک ہے۔ تعارض تو تب ہوتا کہ اس حدیث میں ہوتا میری ہی اولاد کی اگرچہ وہ مومن ہو شفاعت نہ کروں گا اور ان حدیثوں میں ہوتا کہ کروں گا جب یہ نہیں تو تعارض بھی نہیں وہاں عمل کی تحریض ہے یہاں شفاعت کی ترغیب ہے۔ فالحمد للہ ؛

Marfat.com

آگے آپ نے ص۱۲ا ص۱۳ پر حضرت فاطمہؓ کی فضیلت بیان کی ہے ہم اس کے بھی بحمداللہ منکر نہیں۔ یہ عجیب ملنساپن ہے کہ بحث کچھ ہو یہ کچھ کہیں۔ خدا کے بندو! ہم تو جگر گوشۂ رسولؐ کو تمام جنتی عورتوں کی سردار مانتے ہیں اور جنابِ سیدہؓ سے بغض رکھنے والوں کو جہنم کا کندہ جانتے ہیں۔ پھر اس تحصیلِ حاصل سے آپ کو کیا مل گیا؟ اس کج بحثی سے آپ کا دامن دلیل سے خالی ہو جاتا اور خالی ہونا پایا جاتا ہے:

جرم کا فلسفہ یہ ہے کہ جو جرم کا مرتکب ہو وہی سزا کا مستحق ہے۔ قرآن فرماتا ہے قُلْ لَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّآ اَجْرَمْنَا اے نبیؐ! تم کہدو کہ ہمارے گناہوں کی پرستش تم سے تو نہ ہو گی:

ص۱۳ پر مدارج النبوۃ وغیرہ سے جو آپ نے مبہم جرح کی۔ ہمیشہ نامعتبر ہے۔ ایک ایک حدیث پر جرح مفصل بوجہ نہ ہوئی ہو کیجئے۔ پھر ان کے مجموعہ سے جو قوت حاصل ہوتی ہے اُسے توڑیئے تب کہیں ان حدیثوں پر کلام ہو سکتا ہے۔ اور اسی مدارج النبوۃ کے ص۹۷ پر خود صاحبِ کتاب کا جو فیصلہ ہے اُسے آپ نے نقل نہ کیا بلکہ لفظوا آپ کے آپ نے اس عبارت کو اپنے خلاف پا کر اس کی چوری کر لی۔ وہاں تو موجود ہے کہ سرود شنیدن و آلاتِ مزامیر زدن در زمانِ قدیم کار و بار والا ہمال و فاسقاں و شراب خوراں بود و لہذا در حدیث صحیح آمدہ کہ آنحضرت صلعم فرمود فرستادہ شدم منکہ بکنم معازف راکہ نام آلات آلات و مزامیر است و نہی کنم از شراب خمر و زنا و در اصل نام غنا لہو و ذکر کردے در باب ملاہی میکنند۔ یعنی اگلے زمانے میں یہ گانا بجانا اور اس کا سننا بے دینوں شرابیوں فاسقوں فاجروں اور بدکار لوگوں کا کام تھا اسی لئے صحیح حدیث میں آچکا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اسلئے بھیجا گیا ہے اور مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں معازف کو یعنی گانا بجانے کے آلات کو اور مزامیر کو یعنی گانے کے آلات کو ملیامیٹ کر دوں اور شراب اور زنا کو حرام کر دوں۔ گانے کا اصلی شرعی نام لہو ہے اسے ملاہی کے باب میں ذکر کرتے ہیں:

ص۱۴ پر آپ نے یہ دلیل بھی خوب وارد کی ہے کہ قوالی کی حرمت میں خالص نص صریح نہیں۔ میاں جب قوالی ہی نہ تھی تو اس کی ممانعت کی نص صریح کہاں سے ہوتی آپ سے اگر کوئی ہندو رام لچھمن کی پوجا کے شرک ہونیکی نص صریح مانگے تو آپ پیش

Marfat.com

کرسکتے ہیں؟ ابتداءِ قرآن کے کس پارے اور کس صورت اور کس رکوع میں ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَیْکُمْ عِبَادَۃَ دِرام لچھمن آپ بھنگ اور وسکی کی حرمت کی نصِ صریح پیش فرماسکتے ہیں؟ کہ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَیْکُمُ البنج والوسکی پھر کیا رام لچھمن کی پوجا اور وسکی کی بوتل کی جناب سے اجازت ہوگی؟ اور پھر اگر کوئی منع کرے تو اس سے نصِ صریح کا مطالبہ ہوگا؟ مولوی صاحب ہوش کی باتیں کیجئے۔ حلال حرام کی تمیز اگر آپ انہیں نداوروں کو تو رہنے دیجئے۔ آپ کے یہ باجے گاجے لہو الحدیث ہیں اور لہو الحدیث کی حرمت آیتِ قرآن سے ثابت ہے اور اسکی بحث پہلے گذر چکی ہے نہ ماننے کی بات ہی اور ہے ورنہ ہم نے جسے حیثیتِ نہج پیش کیا تھا اور اس کتاب میں جس کتاب سے ہم نے تین صفحے نقل کئے ہیں۔ ان کا فرمان ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے گذر چکا اس حدیث میں شراب و زنا کی نسبت تو نہی کا یعنی ممانعت کا لفظ ہے لیکن باجوں گاجوں اور راگ رنگینیوں کی نسبت محو کردینے یعنی نابید کردینے توڑ دینے برباد کردینے کا لفظ ہے پھر اگر نہی کے لفظ سے شراب و زنا کی حرمت ثابت ہو جاتی ہے اور آپ ان دونوں کو حرام مانتے ہیں تو اس سے سخت لفظ محو کردینے مٹا دینے نابید کردینے سے حرمت کو ثابت کیوں نہ مانیں؟ یا مثلِ قوالی یعنی باجے گاجے اور گانے کے آپ شراب نوشی اور زناکاری کی بھی حلت اور اباحت کے ہی قائل ہیں؟ اسی کتاب مدارج النبوۃ کے اسی ص ۴۹۷ میں موجود ہے کہ آنکہ بعضے اہلِ ظواہر گفتہ اند کہ ہیچ حدیثے وارد نہ شدہ این سخن خالی از مکابرہ نیست یعنی بعضے لوگ جو کہتے ہیں کہ کوئی حدیث وارد ہی نہیں ہوئی یہ قول صرف مکابرہ ہے حقیقت سے خالی ہے بلکہ اس کی نہی کے بارے میں حدیثیں موجود ہیں۔ اسی کتاب کے صفحہ ۴۸۹ میں ہے "نقل کردہ شدہ است از علمارِ مذہب ہر آنچہ دلالت دارد بر حرمت و کراہیت" یعنی علماء کرام سے ایسے اقوال مروی ہیں جو حرمت اور کراہیت پر دلالت کرتے ہیں ؞

ہمارے مولف صاحب۔ جہاں علم سے دور ہیں وہاں حافظہ کی نعمت سے بھی محروم ہیں۔ لے بندہ خدا جب اس کی حرمت کی کوئی نص نہیں اور ص۱۴ اور ص۱۵ میں آپ نے اسے مباح قرار دیا ہے اور بار بار آپ قوالی کی حمایت میں

ان کا فیصلہ بعض ہوا دنا سے ہیں

مولف نے موجودہ قوالی کو حرام مان لیا۔

سفید کو سیاہ کر رہے ہیں۔ پھر وجہ کیا کہ صد ۳ و صد ۱۶ میں آپ نے اسے حرام بھی لکھا وہاں آپ کے یہ الفاظ ہیں و لغیرہٖ حرام ہو" اور صد ۲۰ پر لکھتے ہو جو سماع و غنا محض لہو و لعب کے واسطے ہو فسق و فجور کا خطرہ عام ہو وہ مطلق حرام ہے پھر جسے خود حرام مانتے ہو اسی کی نسبت لکھتے ہو کہ اس کی حرمت میں کہ اس کی حرمت میں کوئی نص صریح وارد نہیں ہوئی۔ یہ کیا اندھیر ہے۔ ہم تو پھر بھی خدا کا شکر کرتے ہیں اور ناظرین کو توجہ دلاتے ہیں کہ خود مولانا کے منہ سے حق نکل گیا ہے فالحمد للہ۔ اب جو طریقہ آپ کے نزدیک حلال ہے وہ نہ موجودہ قوالیوں میں ہے اور نہ کہیں برتا جاتا ہے بس معدوم سے بحث فضول ہے ؎

حنفی بھائیو! آخر کیا بات ہے آپ کے مولف نے اس سے پہلے کے رسالے اصح الاقوال الفقہاء میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی بے ادبی گستاخی توہین و تحقیر کی تھی اس رسالے میں تمام عراق والوں کی جن میں امام صاحب بھی ہیں سخت خبر لی ہے۔ عراق کے تمام علماء و فضلاء کو ہی جاہل غبی بلید لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو صد ۱۵ خیر تم جانو اور تمہارے چودھویں صدی کے یہ مولوی مگر ہم نے سچ کہا ہے حُبُّکَ کُلّبکَ یا کُلُکَ ؎

قوالی کی محبت نے انہیں ایسا اندھا کر دیا ہے کہ صد ۱۶ میں قوالی اور قرآن کو ایک بتلا رہے ہیں۔ بھائی قرآن کریم کو خوش الحانی سے پڑھنے سے قوالی کا جواز کیسے ثابت ہو گیا؟ خدا کا نام پڑھنے سے بتوں کی پوجا کیسے ثابت ہو جائے گی۔ چاول کا رنگ سفید ہونے سے زمین کا گول ہونا کیسے ثابت ہو جائے گا؟ یہ ہے حقیقت ان قوالی پرستوں کے دلائل کی ! ؎

خوش فہمی دیکھئے کہ امام صاحب حضرت ابو حنیفہ پر سے جس اعتراض کو ہم نے ہٹایا تھا مولف نے پھر اسے صد ۱ پر جما دیا اور کتب فقہ سے ہم نے جو حوالے دیئے تھے انہیں دھکا دے دیا۔ اچھا صاحب آپ امام صاحب کو گانا سننے والے اور گانے کی مجلسوں میں جاتے والے مانو ہم نہیں مان سکتے۔ لیکن یہ بھی اللہ کا شکر ہے کہ یہاں بھی مولف نے گانے کو ناجائز اور بد عمل مان لیا چنانچہ وہ لکھتے ہیں "جہاں ایک عمل جائز اور ایک ناجائز ہو تو بہ سبب بد عمل کے نیک عمل کو ترک نہیں کیا جاتا" یعنی دعوت ولیمہ جائز اور گانا ناجائز۔ دعوت ولیمہ نیک

Marfat.com

عمل اور گانا سُننا بدعمل۔ الحمد للہ اسی کے درپے ہم تھے۔ جسے مؤلف نے مان لیا۔ خدا کا شکر ہے اُمید ہے کہ اب اس مضمون کو پڑھ کر آپ اپنا توبہ نامہ بھی شائع فرما دینگے۔ تاکہ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَیَّنُوْا پر عمل ہو جائے ؞

موجودہ غلط اصول

پھر آپ کا یہ اصول بھی غلط ہے۔ دیکھئے حدیث میں ہے کہ جس دسترخوان پر شراب ہو اُس پر مت بیٹھو۔ پس اگر دعوت ہو تو کیا کیا جائے؟ وہاں شراب والے دسترخوان پر بیٹھے؟ اگر انکار کرو تو تمہارا اصول ٹوٹا اور اقبال کرو تو حدیث کا خلاف ہوا۔ حضور دعوت کے موقع پر جاتے ہیں اور دعوت والے گھر میں تصویر دیکھکر لوٹ آتے ہیں؟ اب ایسے موقع پر فرمائیے کہ مولانا حالی سگریٹ فیکٹری کا فتویٰ لے کیا ہے؟ اگر ہاں ہے تو خلاف حدیث ہے اور اگر انکار ہے تو اس وضع کردہ اصول کی دھجیاں اُڑ گئیں۔ یہ حدیث مشکوٰۃ میں موجود ہے بحوالہ احمد وابن ماجہ متبارئین کی دعوت قبول کرنے سے حضور نے منع فرمادیا ہے۔ (بیہقی فی شعب الایمان) بلکہ اصولاً دیکھئے کہ زیادہ سے زیادہ قبولیت دعوت مسنون اور حرمت میں شمولیت حرام۔ پس اگر کسی حرام کے ارتکاب کے بعد کسی سنت پر عمل ہو تو وہ عمل بوجہ حرمت کے سیہ کاری سے بدل جائیگا۔ اب دراصل وہ سنت بھی نہیں رہیگا۔ یہی کتب فقہ کا خلاصہ ہے جو اس سے پہلے درج ہو چکا ہے ؞

حیدر کا بندہ

ہم نے غلام حیدر کو نصیحت کی تھی کہ اپنا نام بدل دو۔ غلام حیدر کے بجائے عبداللہ رکھ لو۔ یہ نصیحت آپ کو پسند نہیں آئی اور وہ کا میں دلیل لائے ہیں ملازمت کرنگی اور اطاعت کرنگی۔ ہمیں حیرت ہے کہ اپنا نام رکھتے ہیں غیر اللہ کی نسبت نسبت عبدیت کو ملازمت واطاعت سے کیا تعلق؟ اردو میں غلام حیدر نام ٹھیک اسی معنی کا اظہار ہے جو عبداللہ میں ہے۔ پس اسی معنے میں یہ نام یقیناً شرک ہے۔ عبداللہ کے معنی اردو میں اللہ کا غلام آپ کے نام کا معنے حیدر کا غلام پس سمجھ لیجئے کہ ان دونوں میں شرک کی توحید کی نسبت قائم ہے یا نہیں؟۔

عبداللہ اور غلام حیدر میں فرق

پھر آپ صفحہ ۸ پر عبداللہ نام کے ساتھ اپنا بغض اور ناپسندی ظاہر کرتے ہیں اور لطف یہ ہے کہ آپ عبارت ایسی عمدہ لکھتے ہیں کہ واہ واہ! یعنی لکھتے ہیں حضرت صاحب عبداللہ بن صباح "یہودی بھی تھا۔ عبداللہ بن سباح حضرت صاحب

Marfat.com

لکھنا آپ کو مبارک ہو۔ ناظرین تعجب کریں گے کہ جیسے انہیں عبداللہ نام سے چڑ ہے ایسے ہی محمد نام سے بھی آپ کو نفرت ہے۔ صفحہ میں محمد نام پر بھی آپ نے پھبتیاں اُڑائی ہیں۔ چور اور مکار کہا ہے۔ اچھی بات ہے ہمارے خیال سے تو آپ اپنا نام لچھمن داس یا گنگا بھگت رکھ لیں۔ عبداللہ پرانا نام ہے۔ محمد اس سے بھی پرانا ہے اب وہ نام باقی رہ گئے جو دوسری برادری کے ہوا کرتے ہیں۔ یعنی رام دیا، شیو دیال، تلسی داس وغیرہ۔

اس کے بعد صفحہ ۱۹ اور ۲۰ پر آپ نے مدارج النبوۃ کی لمبی چوڑی فارسی عبارت نقل کی ہے ہم کہتے ہیں صاحبِ مدارج کوئی نبی نہیں۔ پھر آپ کی نقل کردہ عبارت میں یہ بھی ہے کہ ایک قول قوالی کی حرمت کا بھی ہے۔ پھر یہ عبارت صاحبِ مدارج نے ان کی طرف سے لکھی ہے جو اس کی اباحت کے قائل ہیں۔ اسی طرح صاحبِ مدارج نے ان کے دلائل بھی اسی کتاب میں نقل کئے ہیں جو اس کے قائل نہیں ہیں آپ نے ایک آنکھ بند کیوں کر لی؟ پھر اسی میں ہے کہ امام [illegible] داخل کرتے ہیں جو حرام ہے اور صاحبِ مدارج نے خود لکھ دیا ہے کہ "مقصود کاتب الحروف از نقل اقوال اباحت آنست کہ معلوم شود مسئلہ مختلف فیہ است [illegible]" ان اقوال کو صرف اظہارِ اختلاف کیلئے ذکر کیا ہے۔ پھر ان کا ایک حصہ لینا دوسرا چھوڑنا خلافِ دین و دیانت ہے اور بھائی یا قوال ہم صرف آپ ناظرین کی [illegible] اور ہدایت کے لئے لائے ہیں ورنہ ہمیں تو صرف ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ایک فرمان کافی ہے کہ مجھے پروردگار نے ان باجوں گاجوں کے توڑنے [illegible] فنا کرنے نابود کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ [illegible] کی عبارت اپنے رسالہ کے تین صفحات میں نقل کی ہے [illegible] مخالف اقوال اسی کتاب سے نقل کروں تو اس سے کم ہرگز نہ ہوں گے [illegible] آپ کو صرف صاحبِ کتاب کے فیصلے سناتا ہوں وہ قرآن پاک کی قراءت کے متعلق بھی تحریر فرماتے ہیں کہ "صنائع موسیقی باشد کہ نسبت در طبائع سماعت بداں و حاصل نمی شود مگر بہ تکلف و تصنع وغیرہ چنانکہ آموختہ می شود بانواع الحان موسیقیہ بسیطہ و مرکبہ بر ایقاعات مخصوصہ و آواز [illegible] کہ حاصل نمی شود مگر بہ تعلیم

بکلف واین است کہ مکروہ داشتند آنرا سلف و انکار کردند قرأت بانوجہ" مختصر مطلب اس عبارت کا یہ ہے کہ گانے کی طرح اُتار چڑھاؤ کی بناوٹی آواز سے قرآن کا پڑھنا بھی سلف صالحین مکروہ جانتے تھے اور اس سے روکتے تھے۔ ہمارے مؤلف صاحب حال سگریٹ جیکبری تو سلف کے نام لے لے کر انہیں قوالی باز کہتے ہیں اور صاحب مدارج کہتے ہیں "ہر کسے کہ علم است او را باحوال سلف میداند قطعاً کہ ایشاں بیزار اند از الحان موسیقی" یعنی ہر عالم بخوبی جانتا ہے کہ سلف صالحین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین موسیقی الحان سے قطعاً بیزار تھے بلکہ ان سچے صوفیوں کی نسبت جن سے کوئی ایسی حرکت ہوگئی ہے اس کتاب کے صفحہ ۴۹ پر لکھتے ہیں "حکم ایشاں حکم والہ وسکران است" یعنی وہ مدہوش اور مستوں کے حکم میں ہیں پھر ان کے کسی قول و فعل سے دلیل لینا کیا معنے رکھتا ہے؟ آپ نے اس کتاب سے المرء بر افترا باندھ لیا حالانکہ اسی کتاب میں ہے کہ "اصح و اشہر از مالک و شافعی و ابوحنیفہ و احمد رحمہم اللہ قول بکراہت است واطلاق حرام نیز آمدہ" یعنی چاروں اماموں مالک شافعی ابوحنیفہ احمد رحمہم اللہ علیہم اجمعین سے صحیح کراہت کا قول مروی ہے بلکہ حرمت کا اطلاق بھی آیا ہے یعنی مکروہ اور حرام ہونا اسی طرح صفحہ ۴۹۱ پر اہل کوفہ اہل مدینہ اہل عراق سے اس کی حرمت نقل کی ہے حضرت عامر حضرت شعبی حضرت صفیان ثوری حضرت حماد اور حضرت نخعی سے بھی روایت حرمت کی پیش فرمائی ہے اسی صفحہ ۴۹۱ مدارج میں ہے کہ "وکہ امام ابوحنیفہ میگردانند غنا را از ذنوب" یعنی امام ابوحنیفہ گانے کو گناہ گنتے تھے امام صاحب کے جس واقعہ کو یہ گوئیے پیش کرتے ہیں اس میں بھی موجود ہے کہ امام صاحب کو اس گانے کے سلسلہ میں حکومت نے گرفتار کرلیا۔ اور قید خانہ میں ڈالدیا (ملاحظہ ہوں مدارج) پس اگر سلطنت حلال اور مباح کام پر یہ سزا کیوں دیتی؟ پھر جن لوگوں سے قدرے نرم اقوال مروی ہیں وہ بھی ان شعروں کے بارے میں ہیں جو فحش نہ ہوں اور آجکل کی قوالیوں کی مجلس کی رونق ہی فحش اور خلافِ شرع اشعار معاذ اللہ ہیں بلکہ جنہیں یہ قوال اشعار حقانی کہتے ہیں وہ تو عموماً شرکیات اور کفریات سے بھرے پڑے ہیں۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ ایک مجلس قوالی میں جب شیرازی کا یہ شعر پڑھا گیا ہے ؎

Marfat.com

آں تلخ وش کہ صوفی اُمّ الخبائثش خواند ؛ لہٰ علینا اشہیٰ من قبلۃ العذا را

تو ساری مجلس گھنٹوں ناچتی رہی اور وہ طبلے کھڑکے کہ پناہ بخدا اور لٹھوں والے زنانے اس طرح تھرکے کہ ناچنے والیوں کی قدر گھٹا دی۔ حالانکہ اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ وہ شراب جسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام برائیوں اور بدیوں کی جڑ کہا ہے ہمارے نزدیک تو کنواری معشوقہ کے بوسے لینے سے بھی زیادہ لذیذ ہے۔ یہ ہے قوالیوں کی جان اور یہ ہے ان گویوں کا اور ان کے پجاریوں کا ایمان ؛

آپ[18] تو شاید سمجھے بھی نہ ہوں گے یہ جتنے اقوال اباحت سماع پر آپ نے نقل کئے ہیں ان سب کی نسبت صاحبِ مدارج کہتے ہیں "ایں چند کلمہ از کتاب مذکورہ نقل کردہ شد والعہدۃ علیہ" یعنی میں نے یہ اقوال مذکور کتاب سے نقل کئے ہیں۔ میں ان کا یا ان کی صحت کا یا ان کی تصدیق کا ذمہ دار نہیں ہوں یہ سب صاحب کتاب کے ذمہ ہے۔ پس اس عبارت نے آپ کے نقل کردہ خرمن کو آگ لگا دی۔ پھر ان[19] اقوال کی زیادتی نقل کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ آں جانب دیگر مشہور و مقرر شدہ است در اذہان حاجت بنقل ندارد یعنی حرمت تو مشہور ہے اور اس قدر پختہ ہے اور مسلمانوں کے ذہن میں بیٹھی ہوئی ہے کہ اس کے اقوال کے ذکر کی بھی ضرورت نہیں پھر لکھتے ہیں حرمت اس قدر مشہور ہے کہ جہاں کسی سے یہ حرکت ہوئی کہ عام مسلمانوں کی طرف سے اُسے ڈانٹا ڈپٹا گیا۔ (مدارج) ؛

اچھا[21] اب ایک لطیفہ ہم اسی کتاب مدارج کے صفحہ ۴۹۸ سے آپ کو سنا دیں لکھتے ہیں کہ عربی گانوں کا سب سے پہلا گانے والا طویس ہے یہ ایسا منحوس نامسعود اور نامبارک شخص تھا کہ یہ پیدا ہوتا ہے اس دن جس دن حضور کا انتقال ہوتا ہے اور اس کا دودھ اس دن چھوٹتا ہے جس دن حضرت ابوبکرؓ کا انتقال ہوتا ہے اور بالغ اس دن ہوتا ہے جس دن حضرت عمرؓ کا انتقال ہوتا ہے۔ اور اس کا نکاح اس دن ہوتا ہے جس دن حضرت عثمان رضؓ کا انتقال ہوتا ہے اور اس کے ہاں لڑکا اس دن پیدا ہوتا ہے جس دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوتا ہے۔ اس کی یہی نحوست اس کی ذریات میں بھی ہے۔ سارے ہی ایسے منحوس ہوتے ہیں

Marfat.com

اسی نحوست اور شامت کے مارے یہ پیرزادے اور مجاور قبور ہیں جوان سے قرون برگولتے بجواتے ہیں اور اسی نحوست ویسے برکتی اور پاجی پن اور نامبارکی کی بارش ان پر کچی برستی ہے جو ایسے مجمعوں کی رونق بنتے ہیں اسی طرح جس گھر میں یہ قوال پہونچے جہاں ہارمونیم اور طبلہ کھڑکا جہاں فونوگراف گئے وہ گھر تباہ و برباد اور ویران ہوگئے بھلا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جس کام کو لعنتی فرمائیں اس کے کرنے والے اور مجمع میں دھوم سے کرنے والے اور پھر ماں کا دودھ سمجھ کر کرنے والے اس لعنت سے دنیا میں بچ سکتے ہیں؟ اور جب یہاں نیچے تو آخرت میں تو یہ لعنت اور بڑھ جائے گی ؞

پھر اس کتاب میں جو باتیں منقول ہیں وہ سب بے سند ہیں اور ہمیں کبھی ایسی تشخیص کوئی ایماندار قبول نہیں کرسکتا یعنی یہ کہ حضرت عبداللہ بن جعفر رض جمیلہ نامی گانے والی کے کوٹھے پر جاتے اور لطف اڑاتے۔ اللہ سے ڈرو مسلمانو سے شرماؤ اور بزرگانِ دین پر تہمتیں نہ باندھو، تمہاری زبان کٹ نہ گئی کہ تم نے ابن امام جعفر کو رنڈیوں کے گانا سننے والا بنایا؟[24] جناب ساہوکار صاحب آپ اور دیکھئے کہ آپ اپنے روپے سے کس چیز کی اشاعت کر رہے ہیں؟ کیا کوئی اچھا سمجھتا ہے کہ اس کی اولادیں رنڈیوں کے رنڈیوں کے کوٹھوں پر گھومتی پھرتی ہیں اور ان سے گانا سنتی ہیں؟ کیا اس کے بعد کے نتائج معلوم نہیں؟ کسی کی نسبت اگر کوئی کہے کہ فلاں صاحب فلاں رنڈی کے کوٹھے پر آج گانا سننے گئے تھے تو اسے[25] نہایت ناگوار گذرے گا۔ لیکن آج آپ کا مولوی آج آپ کا ... سرتاج مسلمین حضرت ابن جعفر طیار رض کی نسبت یہ کہہ رہا ہے بلکہ چھپوا رہا ہے وہ امام ابوحنیفہ رح کو گانا سننے والا بتلاتا ہے وہ اس سے بھی اسے پردانز ترلے اور چاروں اماموں کو تابعین[26] کو صحابہ رض کو بلکہ خود بانیٔ اسلام علیہ السلام کو بھی اس گندے فعل کا مرتکب بتلاتا ہے حالانکہ وہ روایت کسی بے دین معین کی گھڑی ہوئی ہے جیسے کہ آپ کے مذہب کے علامہ علی رضا نے لکھا ہے اللہ سے ڈرو اور اس حرکت سے باز آؤ اور قوالیوں کے موجودہ مجمع قطعاً فسق و فجور کے لعنتی مجمع ہیں ان سے بھی بچو اور بچاؤ۔

ہمیں تو واللہ تعجب ہے بلکہ ہمارا تو جی چاہتا ہے جب ہمیں اس مؤلف کی اس کے

Marfat.com

پیر نظامی کی یہ لغویت یاد آتی ہے کہ ان جاہلوں نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بھی یہ لکھ مارا کہ آپ بھی قوالی سنتے تھے بلکہ اس مجلس میں ناچتے تھے۔ خدا کی پھٹکار اس جھوٹ پر۔ رب کی مار اس توہینِ اسلام پر۔ تھو ہے اس بکواس پر تف ہے اس بے سمجھی پر۔ ذلیل ہے اس گستاخی پر۔ حنفیو شرم کرو، سنو تمہارے مذہب کے امام ملا علی قاری اپنی کتاب موضوعات کبیر کے آخر صفحہ پر لکھتے ہیں لَعَنَ اللّٰہُ وَاضِعَہٗ مَا اَجْرَاَہٗ عَلَی الْکِذْبِ اس روایت کے گڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ اپنی لعنت نازل فرمائے کیسا یہ ڈھیٹ ہے اور کس قدر جرأت کرتا ہے کہ رسولِ معصوم پر جھوٹ تہمت باندھتا ہے؟ بس اے ساہوکار صاحب اور اے مؤلف صاحب! تم اس لعنت کا حصہ نہ لو اور اشتہار چھاپ دو کہ ہم سے یہ خطا ہوئی ہم اپنی اس جہالت پر اور توہینِ رسولِ معصوم پر نادم ہیں اور اس سے مسلم بھائیو! صرف ہندوستان میں ان قوالیوں اور ان ڈھول ڈھکوں اور ان گانے بجانے والوں اور گانے بجانے والیوں اور قوالوں اور ڈوم ڈھاڑیوں اور میراثیوں میں ہر سال صرف مسلمانوں کا چار کروڑ روپیہ صرف ہو جاتا ہے اگر یہ روپیہ آپ ان سے بچالیں تو اس رقم سے آپ کتنے کام خدا کے کر سکتے ہیں؟ اس کے رسول کے کر سکتے ہیں؟ بیسیوں مدرسے قائم کر سکتے ہیں سینکڑوں رانڈوں یتیموں اور مسکینوں کی پرورش کر سکتے ہیں۔ قومی ادارے قائم کر سکتے ہیں۔ تبلیغ پر زور دے سکتے ہیں۔ غیر مسلموں کو مسلمان بنا سکتے ہیں لیکن آہ! تمہیں یہ مولوی اپنے دام آزمیں پھنسا کر بیٹھے ہوئے صوفی تمہیں اپنی مصنوعی لٹوں میں الجھا کر بے پر دوں کر رہے ہیں، انہوں نے انداز بدلا کر یہ خواہش پرست اپنی خواہشات کو شرعی روپ دیکر تم سے ہر رقم دنیا کے ان پاپیوں کی بھینٹ چڑھاتے ہیں۔ مکر و فریب سے اپنی جھولیاں بھر کر اپنی جہنم بھر رہے ہیں مسلمانو ان سے ہوشیار رہو اور سنتِ محمدی کی طرح سیفِ محمدی سے ان بدعات کا قلع قمع کر ڈالو۔ الکھو ڈو کر دکھاؤ جس کے لیے بعثتِ محمدی ہوئی ہے۔ راگ راگنیوں کو باجوں گاجوں کو تہ کر دو مٹا دو "نورِ محمدی" یعنی قرآن و حدیث کو لے لو اور ظلمتِ شیطانی یعنی باجے گاجے اور راگ راگنی سے توبہ کر لو۔

مولانا غلام حیدر صاحب حال سکریٹری فیکٹری بنگلور اصلح اللہ حالہٗ نے

گو ہمیں بیشک اس رسالے میں بہت سی گالیاں دی ہیں ۔ مثلاً مکار ۔ فتنہ پرداز ۔ بجد غیر صادق ۔ نا پرہیزگار ۔ کافر ۔ جاہل ۔ بدطینت ۔ وہابیہ ۔ سرسامی ۔ گمراہ کن ۔ دھوکہ باز ۔ بے انصاف ۔ جاہل ۔ اجل ۔ ہٹ دھرم ۔ قرآن کریم سے فکر داں ۔ انا بینت والے خارجی ۔ رافضی ۔ معتزلہ ۔ کم عقل ۔ بدمذہب ۔ وہابی ۔ نفسانی ۔ چالاک ۔ نفس پرست ۔ شیطان پرست ۔ ملعون ۔ گانے والے معبود ۔ مشرک ۔ وغیرہ وغیرہ لیکن یہ گالیاں جس قدر ہمیں رنج پہنچا سکتی ہیں ۔ اس سے زیادہ ہمیں خوشی ہے کہ ہمارے مکرم محترم مولانا صاحب نے اس رسالہ کے آخری صفحہ ۲۰ پر صاف لکھدیا کہ وجود سماع دو سنا محض لہو و لعب کے واسطے ہیں فسق و فجور کا خطرہ عام ہے وہ مطلق حرام ہے " پس خدا کا شکر ہے کہ ہماری تحریریں کارگر ہوئیں اور آپ نے حق کو قبول فرمالیا ۔

وَذَالِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ نَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَوْصَلَنَا اِلَى الْمَطْلُوْبِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّآخِرًا وَّ ظَاهِرًا وَّ بَاطِنًا لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاُوْلٰى وَالْآخِرَةِ ۔

جن کی نام پر حسن نظامی رو فی کھاتے ہیں ان کے ارشادات

حنفی مذہب کے رکنِ اعظم قاضی ثناء اللہ صاحب رحمہ اپنے رسالہ مسئلہ سماع میں لکھتے ہیں " ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فتوای بحرمت غنا دادہ " یعنی حضرت امام حنیفہ رحمہ کا فتوای گانے کی حرمت کا ہے ۔ آپ اسی صفحہ میں اصول مذہب حنفی بیان فرماتے ہیں کہ " عند التعارض حرمت را برا باحت مقدم می دارند " یعنی جب دلائل دونوں جانب ہوں تو قاعدہ یہ ہے کہ اباحت پر حرمت کو مقدم کرتے ہیں پس اگر اباحت کی جانب دلائل ہوں بھی جیسے حسن نظامی صاحب کا اور ان کے بنگلوری مرید کا خیال ہے پھر بھی بقاعدہ حنفی حرمت کی جانب اقدم و احوط رہیگا اور فتوے اسی پر ہوگا ۔

بنگلوری صاحب اور قوالی باز فقرا نے جو بہتان امام ابوحنیفہ پر باندھے ہیں اسکی بہت کچھ صفائی پیش کر چکے ہیں تاہم مزید سنئے خود ہدایہ میں امام صاحب کے ۔

ہم نے انھیں مرا فقرا لکھا ہے صوفی نہیں لکھا اسلئے کہ صوفی کی صفت یہ ہے هُمْ يَتَمَسَّكُوْنَ بِالْمَذْهَبِ الْاَحْوَطِ وَلَا يَقْبَلُوْنَ الْمَذْهَبَ الْمُتَيَقَّنَ یعنی وہ ہر مسئلے میں احتیاط

امام ابوحنیفہ کا فتویٰ اور اصول فقہ پر ارشاد امام

اصول صوفی کا مذہب

Marfat.com

اسی واقعہ کے بعد تحریر ہے لِاَنَّ الْاِبْتِلَاءَ بِالْمُحَرَّمِ یَکُوْنُ یعنے اس واقعہ کی نسبت امام صاحبؒ کا لفظِ ابتلا فرمانا صاف دلالت کرتا ہے کہ تمام ملاہی حرام ہیں اسلئے کہ ابتلا حرام سے ہی ہوتا ہے۔ رسالہ اصول السماع مرتبہ سلطان المشائخ کے صفحہ ۵ پر ایک روایت ہے قَالَ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ اَلسَّمَاعُ حَرَامٌ وَالرَّقْصُ فِسْقٌ لَّہٗ یعنے گانا سننا حرام ہے اور وجد رقص کرنا فاسق و بدکار لوگوں کا کام ہے۔

اب حضرات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کی شان میں بھی گستاخی کرتے ہیں حالانکہ آپ کے امامؒ آپ کے مذہب کے رکنِ اعظم مولانا قاضی ثناء اللہ صاحبؒ اپنے اسی رسالہ میں لکھتے ہیں "یقین است کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم و صحابہ کرام از سماع معزول بود۔ یعنی حضورؐ کا اور صحابہؓ کا معمول گانا سننے کا نہ تھا حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں جب میں اسلام لانیکے بعد نہ کبھی گانا آرزو کی اور نہ داہنے ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو چھوا۔

حادی القدسی میں کتاب کی اس موجودہ قوالیوں کو صریح کفر لکھا ہے اسی کی عبارت کا خلاصہ یہ ہے ذِکْرُ تَنَغُّمٍ مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰہِ تَعَالٰی عِنْدَ عَمَلٍ ... کُفْرٌ یعنے باجوں گاجوں میں نام خدا لینا محض کفر ہے آج کل کی قوالیوں میں یہی چیز نمایاں طور پر ہوتی ہے پس اسکے کفر ہونے کا فتویٰ ہے اسلئے کہ معصیت میں نام خدا لینا پروردگار کی توہین اور بے ادبی ہے تعظیم جنابِ باری کا ترک ہے۔

ہاں ایک نکتہ کی بات یہ بھی کان میں پڑی رہے کہ سماع اور غنا میں فرق ہے تو جن حضرات نے سماع کو جائز رکھا ہے اس سے لازمی طور پر یہ سمجھ لیا جائے کہ ان کے نزدیک غنا بھی

کی جانب لیتے ہیں۔ ان چار مذہبوں میں سے کسی ایک کے پابند نہیں ہوتے چنانچہ رسالہ فخر الدین زرادی میں ہے ... اِتِّخَاذُ الْمَذْہَبِ الْمُعَیَّنِ بِلَا ... خاص ایک مذہب کی پابندی بدعت ہے پھر اسی صفحہ میں لکھتے ہیں وَاتِّخَاذُ الْمَذْہَبِ الْمُعَیَّنِ بِالتَّقْلِیْدِ لَیْسَ اَخْذًا لِلْاَدَبِ یعنے کسی خاص مذہب کی پابندی تو کتاب و سنت پر عمل کرنے کی روک ہے اور ہمارے ہاں یہ فقیر لوگ اپنی داخل جماعت کے ایک مذہب پر ہوتے ہیں اور وہ بھی زبانی ورنہ دراصل یہ بالکل لامذہب ہوتے ہیں بلکہ اصلی بت پرست ہوتے ہیں وحدت الوجود اور ... کے قائل ہر وجود میں خدا جاننے والے نعوذ باللہ ۱۲ منہ۔

Marfat.com

جائز ہے ہو سکتا ہے کہ ان کے نزدیک سماع کے جواز کے باوجود غنا حرام ہو کیونکہ غنا میں جو امور محرمہ ہیں وہ سب سماع میں ماخوذ نہیں بلکہ یہ دونوں لفظ دو الگ الگ معانی کے لئے موضوع ہیں یوں سمجھئے کہ سماع مطلق ہے اور غنا مقیّد ہے اور علمی قاعدے کے بموجب حکم مقید سے مطلق خارج ہوتا ہے ؂

حضرت نظام الدین اولیا فرماتے ہیں کہ ہمارے مشائخ کا سماع اس تہمت سے پاک ہے یعنی وہ مزامیر سے خالی ہے اور استعارہ ہیں جو کمالِ صنعتِ خداوندی کی خبر دینے والے ہیں۔ نیز قوال ہے گانے والا امرد لونڈا یا عورت نہ ہو۔ شعر بابت شرع کے عورتوں کے اوصاف کے شراب کی خوبیوں کے فسق و فجور کے واعظ و زاہد کے استہزا کے نہ ہوں سننے والا مریہ ہو سکے نفس کا ہوا سے شہوت کا ابھار اور دنیا کی رغبت نہ ہو تصنع اور ریاکاری کرنے والا نہ ہو اور کوئی باجا گاجا وہاں پر نہ ہو؂

اب ایک حدیث بھی سن لیجئے ابن ابی الدنیا اور کبرانی طبیر میں ہے مَا رَفَعَ اَحَدٌ صَوْتَهٗ بِغِنَاءٍ اِلَّا بَعَثَ اللّٰهُ شَيْطَانَيْنِ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ يَضْرِبَانِ بِاَعْقَابِهِمَا عَلٰى صَدْرِهٖ حَتّٰى يُمْسِكَ یعنی جو شخص گانے کے ساتھ اپنی آواز بلند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دونوں مونڈھوں پر دو شیطانوں کو بھیج دیتا ہے جو اس کے سینہ پر اپنے پاؤں کی ایڑیاں مارتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ گاتا رہے۔ رسالہ اصول السماع صفحہ ۱۷ میں ایک حدیث بروایت ثقہ لائے ہیں کہ اِذَا حَرَّمَ الْخَمْرَ حَرَّمَ الْمَزَامِيْرَ یعنی جب حضور نے شراب کو حرام کیا مزامیر یعنی باجے گاجوں کو بھی حرام کر دیا۔ گانے کی حرمت کی ایک اور حدیث اوسط طبرانی میں اس طرح بھی آئی ہے اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ الْقَيْنَةَ وَبَيْعَهَا وَثَمَنَهَا وَتَعْلِيْمَهَا پروردگار رب العزت نے مطربہ گانے والی کو قرار دیا ہے اس کے بیچنے کو اس کی قیمت کو اور اس تعلیم کو حرام فرمایا ہے ظاہر ہے کہ وجہ حرمت اس کا گانا ہے پس گانے کی حرمت اس سے صاف ظاہر ہے اور بہت سی حدیثیں اس سے پہلے بھی گذر چکی ہیں ان حدیثوں پر نظر ڈالو اور شاہِ اسلام کی ان حدیثوں کے مقابلہ میں فقروں کے قول پیش کرو۔ سنو سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء اللہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں عجب امروز معائنہ شد کہ در معرض حجت احادیث صحیحہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم می گفتند

وہمیں می گویند کہ در شہر ما عمل بر روایتِ فقہ مقدم است بر حدیث و ہر بار کہ حدیث
صحیح حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم مذکور می شد بر می آرند و منع می کردند
کہ ایں حدیث متمسک شافعی است و او دشمن علماء ما است و ہیچ عالمے ندیدہ شدہ و نہ
شنیدہ شدہ کہ احادیث صحیح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم را انکار کردہ باشد و بر
چنیں سخن نمی گوید مگر آنکس کہ از حدیث پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اعتقادش زائل شدہ باشد
نمی دانم کہ ایں چہ روزگار است در آں شہرے کہ ایں چنیں مکابرہ کنند چگونہ آبادان
ماند عجب است کہ خشت خشت نشود چوں بادشاہ و امراء و خلائق از علماء ہمان
شہر می شنوند کہ دریں شہر عمل بر حدیث نیست چگونہ اعتقاد بر حدیث آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم راسخ ماند در آں وقت کہ ایشاں روایت کردن حدیث صحیح
میکردند زمین نرسانم کہ بشومت ایں چنیں بد اعتقادی کہ از علماء شہر معائنہ شد
بلا و وبا و قحط و وبا بر شہر خواہد بارید " یعنی آج عجیب بات دیکھی کہ دلیل ہے کہ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیثوں کو نہیں مانتے اور صاف کہہ دیتے ہیں
کہ ہم تو حنفی مذہب ہیں ہم تو فقہ کو مانتے ہیں بلکہ اپنے مذہب کے خلاف حدیث
سنکر صاف کہہ دیتے ہیں کہ اس پر شافعی کا عمل ہے اور وہ ہمارے علماء کا دشمن
ایسے علماء اور ایسے عوام وہ ہیں جنہیں حدیث رسول سے بد اعتقادی ہو گئی ہے مجھے
تعجب معلوم ہوتا ہے کہ ایسا زمانہ بھی آگیا آہ جس شہر میں یہ بولیاں بولی جاتی
ہیں اور اس طرح حدیث رسول کو ٹالا دیا جاتا ہے اس کی اینٹ سے اینٹ کیوں
نہیں بج جاتی؟ جب عالموں اور مفتیوں سے بادشاہ اور رعایا یہ الفاظ سنتے
ہیں کہ ہمارے یہاں حدیث پر عمل نہیں ہے ہم تو حنفی ہیں فقہ شریف پر عمل کرتے ہیں
تو پھر ان عوام کا اعتقاد حدیث پر کہاں رہیگا؟ اور جبکہ یہ لوگ حدیث
دینے اس پر عمل کرنے اور اسے بیان کرنے سے روکتے ہیں تو مجھے تو ڈر ہے کہ
کہیں اس بد اعتقادی کی شامت سے بلا اور وبا اور قحط اور مصیبت ان پر نہ آجائے
اور یہ بادشاہت ان سے چھین نہ جائے اور انہیں کہیں جلا وطن نہ کر دیا جائے۔
پس موجودہ زمانہ کے فقرا جو سلطان جی کے نام پر بھیک کا ٹکڑا کھاتے ہیں سلطان
جی کے ارشاد کی بھی تعمیل کریں۔ میں نے جہاں تک میرا خیال ہے اپنی اس کتاب میں

Marfat.com

موجودہ قوالیوں کی حرمت کی بہت سی دلیلیں جمع کردیں اور جنھیں تحقیق کا خیال ہو
ان کے لیے اس میں کافی تشفی کے اسباب موجود ہو گئے اسلئے حوالہ بخدا کرکے ختم
کرتا ہوں مسلمانو! جناب باری عزوجل کا ارشاد ہے وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَیْكُمُ الْاِیْمَانَ
وَزَیَّنَهٗ فِیْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَیْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ اللہ تعالیٰ
نے تمہارے دلوں میں ایمان کو سب سے زیادہ محبوب کردیا ہے اور اسی کو تمہاری
دلی آنکھوں کے سامنے حسین اور مزین کردیا ہے۔ کفر سے حکم عدولی سے اور
نافرمانی سے تم کو نفرت عطا فرمائی ہے پس یہی شان اپنے اندر پیدا کرو۔ ایمان کی
محبت کے بعد کلام خدا روح کی افزائش کے لئے کافی ہے۔ قوالوں کے نغمے اور باجوں
کی بھونڈی آواز کو آگ لگا دو۔ اور زینت ایمان اور خوش رنگی ایمان اور خوبصورتی
ایمان کے بعد تم امردوں کے رخساروں کو اور قوالوں کی زلفوں کو اور گانیوالیوں کی
اداکاریوں کو بھاڑ میں جھونک دو مسلمانو! قرآن چھوڑ کر قوالی کو لینا طاعت برداری سے
دستکش ہو کر فاسقی کو خریدنا فرمانبرداری سے بے لطف ہو کر نافرمانی کو پسند کرنا ہی
میرے بھائیو! اللہ ہمیں قیامت کے دن اپنا نغمہ سنائے اللہ تعالیٰ میدان محشر
میں اپنے پیارے رسول ﷺ کا نغمہ سنائے اپنے نبی حضرت داؤد ؑ کا نغمہ سنائے اپنے فرشتوں
کی حمد و ثنا کی صدائیں سنائے اپنی جنت کی حوروں کی پرنم آوازیں سنائے تم ان
غیر شرعی آوازوں پر کہاں ریجھ گئے؟ یاد رکھو یہ وہ ظلمتیں ہیں
جو تم کو نور محمدی سے تمہیں دور ڈالدیں گی پس تم ان سے کنارہ کش ہو جاؤ۔ فرمان احکم الحاکمین
اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا
اَوْلِیٰٓـٴُـهُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ الخ ایمان والوں کا والی
اللہ تبارک و تعالیٰ ہے جو انھیں اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لیجاتا ہے کافروں کے
ساتھی اور ان کے پیشرو شیاطین ہیں جو انھیں نور سے جدا کر کے اندھیروں میں پھنسانے
رہتے ہیں جس سے وہ انتہائی اندھیریوں والی جہنم میں ہمیشہ کیلئے اپنا ٹھکانا بنالیتے ہیں
پس شیطانی باجوں گاجوں اور راگ راگنیوں کے اندھیروں سے ہٹ جاؤ اور خدائی
پر نور اور پر سرور پر ترنم اور دل خوش کن صدا قرآن و حدیث کے نور کی طرف آجاؤ۔
محمد بن ابراہیم عفی اللہ الرحیم میمن جوناگڈھی۔ از مدرسہ محمدیہ دفتر اخبار محمدی صدر دہلی

Marfat.com

مولانا محمد صاحب مصنف کتاب ہذا کی دیگر موجودہ تصانیف

صلوٰۃ محمدی: پانچوں وقت کی نمازوں جمعہ عید تراویح جنازہ وغیرہ کی نمازوں کا مطابق حدیث بیان ۲ر

زکوٰۃ محمدی: کس مال پر زکوٰۃ ہے کتنی ہے کیسے دے کیسے نہ دے وغیرہ کل مسائل کا حدیث سے بیان ۴ر

ایمان محمدی: ایمان کی ستر شاخوں کا قرآن و حدیث وغیرہ سے مکمل بیان حج محمدی قیمت ۳ر

صیام محمدی: روزوں کے رمضان کے چاند کے شب قدر کے اعتکاف کے تمام مسائل مطابق حدیث ۲ر

توحید محمدی: پکی قبروں اور گنبدوں اور مقبروں کی حرمت میں سو دلیلیں بیان کی گئیں ہیں قیمت ۴ر

براءت محمدی: حسن نظامی کے رسالہ کا جواب ۲ر تحفہ محمدی [illegible] ۳ر

طریق محمدی: تقلید کی تردید میں چار سو دلیلیں قرآن حدیث ائمہ اور فقہا سے بیان کی گئی ہیں

فضائل محمدی: اہلحدیث کی جماعت اسی نام سے آنحضرت کے وقت سے آج تک ہے اس کا ثبوت قیمت [illegible]

میلاد محمدی: میلاد مروجہ اور قیام میلاد اور جلوس یوم النبی [illegible]

حقوق محمدی: آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کو سنکر انگوٹھے چومنے کی تردید [illegible] قیمت ۲ر

امام محمدی: عربی معہ ترجمہ امام ابوحنیفہ [illegible] و تردید [illegible]

برہان محمدی: رفع الیدین کے ثبوت [illegible] قیمت ۱ر

عقائد محمدی: امام احمد کی کتاب کا ترجمہ مسلمانوں کو کیا عقائد رکھنے چاہییں [illegible] محمدی

حنفی مذہب کی فقہ کی معتبر کتاب ہدایہ کی تردید اور تنقید [illegible] سے عقیدۂ محمدی [illegible]

سیرت محمدی: آنحضرت کی سوانح [illegible] امام ابوجعفر طبری کی کتاب کا ترجمہ

دلائل محمدی: حصہ اول آمین، رفع الیدین [illegible] فاتحہ کا اور امامت اہلحدیث کا ثبوت [illegible]

دلائل محمدی: حصہ دوم [illegible] مسائل میں حنفیہ جتنے دلائل پیش کرتے ہیں [illegible]

زیر ناف ہاتھ باندھنے کے دلائل ۸ر ہدایت محمدی فقہ کی کتاب ہدایہ کے [illegible]

اسمیں بیان کئے گئے ہیں ۳ر اشعار محمدی [illegible] تقلید از [illegible] مولانا [illegible]

صراط محمدی: تعزیہ داری کی تردید [illegible] حضرت امام حسین [illegible]

کا ثبوت بدعات رجب [illegible] اور [illegible]

تردید [illegible] کا صحیح واقعہ ۴ر سیف [illegible] فقہ کی کتاب [illegible]

کچھ سو مسائل کی تردید [illegible] عید الفطر فطرے اور نماز عید کے مسائل ۲ر [illegible]

داڑھی مونچھ کے احکام لباس [illegible] ۲ر زرد [illegible]

Marfat.com

بدعتی رسموں مثلاً تیجے دسواں بیسواں چالیسواں وغیرہ کی تردید ۱ر تعلیم محمدی[۲۹] عورتوں کی تعلیم کا اور
انہیں لکھنا سکھلانے کا ثبوت مع تردید مخالفین قیمت ۳ر قربان محمدی[۳۰] قبروں کے ساتھ کیا کرنا
چاہیئے اور کیا نہ کرنا چاہیئے ۳ر صدائے محمدی[۳۱] اہلحدیث پر جو چودہ اعتراض کئے جاتے ہیں سب کے
جواب ۳ر [illegible] سود ۱ر موت میت کے مسائل[۳۲] قربانی مرغ کا ثبوت[۳۳] زناکاری سے روک
۱ر اذان محمدی[۳۴] سحری کے وقت رمضان میں تردید مخالفین ۲ر جماعت محمدی[۳۵] مولوی [illegible] اللہ
کی کتاب کا رد عورتوں کے عیدگاہ جانے کا ثبوت ۶ر عصائے محمدی[۳۶] حنفیوں کے دو رسالوں کا
جواب جن میں [illegible] اہلحدیث پر اعتراض کئے تھے۔ تمکنت محمدی[۳۷] بجدید الا و رسلطان پر اعتراض
کے جواب [illegible] ضرب محمدی[۳۸] مقلدین سے تقلید کی بابت اکیسو سوال ۲ر شمع محمدی[۳۹] ایک سو
پچیس حدیثیں جنہیں حنفی نہیں مانتے ان کی فقہ میں مسائل ان حدیثوں کے خلاف ہیں [illegible]
سینے پر ہاتھ باندھنے کی امام محمد قاسم کی عربی کی کتاب کا ترجمہ ۱ر قبلہ محمدی[۴۰] نجدیوں کے
شہادت جو حدیث قرن شیطان شیطان والی پیش کی جاتی ہے اس کا ایک سو جوابات اور نجد
وہابی نجد کے فضائل خطبہ محمدی[۴۱] جمعہ کے خطبے کے ترجمہ کرنے کا ثبوت مخالفین کی تردید سمیت
۱ر مناظرہ محمدی[۴۲] ہوشیارپور کے تقلید کے مناظرہ کی کتاب ۲ر وضوء محمدی[۴۳] سوتی جرابوں
پر مسح کرنے کا ثبوت مع تردید مخالفین قیمت ۴ر تعویذ محمدی[۴۴] مسور کے ایک منہ پھٹ مدعی
حنفی کے دو زہریلے رسالوں کا جواب اہلحدیث کے ناجی فرقہ ہونے کا ثبوت ۳ر فیصلہ محمدی[۴۵]
قبروں پر [illegible] اور رشتے تبنے گاڑنے کی تردید ان کی دلیلوں کے جواب سمیت ۳ر
[illegible] محمدی[۴۶] حدیث کی کتب فقہ کی، تقلید کی جمع قرآن کی تاریخ اہلحدیث کا قدیم سے ہونا
[illegible] محمدی[۴۷] حنفی فقہ کے غلط مسائل اور حنفی لقب کی تردید محمدی لقب کا ثبوت
۸ر [illegible] محمدی[۴۸] تقویۃ الایمان پر جو اعتراض بدعتیوں کے تھے ان کے جواب ارشاد محمدی[۴۹]
[illegible] اشرف علی صاحب تھانوی کے رسالہ الاقتصاد کا جواب تقلید کے ثبوت کی دلیلوں کے
دو سو جوابات اور ان کی کتاب بہشتی زیور کے پچاس غلطیاں قیمت ۳ر نکاح محمدی[۵۰]
دو سو دلائل سے حنفیوں کے اس مسئلے کی تردید کہ ایک مجلس میں ایک ساتھ دی ہوئی تین
طلاقیں تین ہیں۔ اور اس کے بعد حلالہ کرلے۔ ایسی تین طلاقوں کے ایک ہونے کا ثبوت
ساتھ ہی معلقہ عورتوں کی رہائی اور مفقود الخبر مردوں کی عورتوں کی چھٹکارے کی صورتیں
قیمت ۱۲ر مشکوٰۃ محمدی[۵۱] اہلحدیث کے خلاف عامیانہ اور عالمانہ جتنے اعتراض ہیں سب کے

Marfat.com